UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226486
UNIVERSAL
LIBRARY

اِنَّ زلزلۃ الساعۃ شیٔ عظیم

الحمد للہ کہ ان ایام فرخندہ فرجام نضارت انضمام مین رسالہ نادر الوجود اندرز آموز
مشتمل حالات حشر و نشر اعنی یوم الساعۃ مشعر کیفیات دوزخ و جنت قابل نظارہ اسم با مسمے

صبح کا ستارہ

جسکو عالم باعمل فاضل اجل زبدۃ المدققین عمدۃ المحققین سراج المتکلمین جناب
مولوی عباس علی صاحب جاجموی نے باسناد معتبرہ تصنیف و تالیف فرمایا

مطبع منشی نولکشور کانپور مین باہتمام بھگوندیال ایجنٹ چھپا

اطلاع ۔ اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لئے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُنمین بعض کتب متفرقات دینیہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب

کتب متفرقات دینیہ اردو

احیاء القلوب ۔ فی میلاد المحبوب رسول شریف حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا بیان اور دیگر حالات از ابتدا خلقت نور محمدی تا حال وفات سرور کائنات و بیان معراج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مع اشعار نعتیہ فی الواقع میلاد مبارک کے بیان مین اس کتاب کے ساتھ دوسری کتاب کی ضرورت نہین ہے مصنفہ مولوی عبد الجلیل صاحب

اعجاز یوسفی مجموعہ وظایف و تعویذات و اعمال و دعا وغیرہ مصنفہ حافظ محمد یوسف

رشید المومنین ۔ عربی و اردو رسالہ نایاب متضمن احوال دوزخ و قیامت از محمد سلطان ۔ کاغذ سفید ۔

گلزار نعت ۔ از منشی رحمان علی مطبوعہ نظامی ۔

محامد النبی ۔ مولفہ مولوی حامد علی صاحب ۔

نام کتاب

علامات القیامتہ ۔ از مولوی محمد خلیل الرحمان کاغذ سفید ۔

کلمات قدسیہ الہامات غوثیہ ۔ از شیخ فتح علی کاغذ نخالی ۔

فضائل الشہور والصیام ۔ سال کے ہر ماہ کے فضائل و عبادات بہ ثبوت احادیث و آیات ۔

شمائل احمدی ۔ سراپاے رسول مقبول کا بیان از جمال الدین حسن خان ۔

مثنوی زائر ۔ دعوت کرنا اسلام کا قبائل قریش کو از نواب شیر علی خان ۔

اظہار الحقیقت جس مین سوال وجواب فرقہ وہابیہ کے مذکور ہین ۔

دوازدہ مجلس مسمے بہ ریاض الازہار از مولوی محمد قمر الدین گوپاموی ۔

دہ مجلس منظوم ۔ معرکہ کربلا ۔

دہ مخزن ۔ مصائب کربلا از حکیم نصیر اللہ خان صاحب ۔

بعون صانع محسنین و مکان فضل و خلاق زمین و زمن ما

جکا شاہ

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور میں مزین بہ طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اُس خدا کو جو عالم کا پروردگار ہی اور درود و سلام اُس نبیؐ پر جو سب نبیون کا سردار ہی بعد ازان عباس ابن ناصر علی المورخ بن فضل اللہ العلامۃ الجاجموی غفر اللہ لہم کہتا ہی کہ سنہ بارہ سو اونچاس ہجری مین جب میرے بھائی قاسم علی نے کہ نہایت سخی و شجاع و مجاہد تھا اور میری والدہ نے انتقال کیا مین نے کتاب دقائق الاخبار کو کہ امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمدؐ بن محمدؐ الغزالی رحمۃ اللہ علیہ نے موت کے احوال مین تصنیف کی تھی مغلق عربی سے سلیس اردو مین ترجمہ کیا تا فائدہ اُسکا عام ہو جاے اور ثواب اُسکا مین نے دونونکی روحونکو بخشا اور جو شخص اس کتاب سے فائدہ پاوے اور نفع اُٹھاوے اُس سے امید ہی کہ اس مغموم کو اور اُن دونون مرحوم کو اپنی دعا سے محروم نکرے اور اصل کتاب مین مینے کچھ کمی بیشی نہین کی مگر بعضی جگہو نمین بضرورت یا بقصد اختصار اور نام اس ترجمے کا **صبح کا ستارہ** ہی اسواسطے کہ زمانہ بھی آخری ہی اور اُسمین اخیر وقت کا حال بھی مسطور ہی اور خلق کو اس سے ہدایت بھی حاصل ہوگی انشاء اللہ تعالے

پہلا باب نور محمدیؐ کے بیان مین

حدیث مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نے ایک درخت پیدا کیا جسمین چار شاخین تھین سو شجرۃ الیقین اُسکا نام رکھا پھر محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو سفید موتی کے پردے مین طاوس سا بنا کر اُس درخت پر بٹھایا اُسنے ستر ہزار برس اُسپر تسبیح کی بعد ازان حیا کا آئینہ پیدا کر کے اُسکے آگے دھرا جب طاوس نے اُسمین اپنی صورت دیکھی نہایت ہی حسین و جمیل و زیبا و شکیل تب حق تعالے سے حیا کی اور پانچ دفعہ حق تبارک و تعالی کو سجدہ کیا سو یہی سجدے اُسپر فرض موقت ہو گئے کہ حقتعالی نے محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اُنکی اُمت کو پنج وقتہ نماز کا حکم کیا پھر حقتعالے نے نور کی طرف دیکھا تب شرم سے وہ پسینے پسینے ہو گیا سو اُسکے سر کے عرق سے فرشتے پیدا ہوے اور

چہرےکے عرق سے عرش وکرسی لوح قلم چاند سورج تارے اور جو کچھ آسمانون مین ہی اور سینے کے عرق سے انبیا ورسل وعلماو
شہدا وصلحا اور ابروکے عرق سے سب اہل ایمان اور کانونکے عرق سے یہود اور نصاریٰ اور مجوس وغیرہم کی ارواح
اور پشت کے عرق سے بیت المعمور کعبہ وبیت المقدس اور ساری دنیا کے مسجدونکی زمین اور پانون کے عرق سے
زمین پورب سے پچھم تک اور جو کچھ اسمین ہی سب پیدا ہوا پھر حقتعالی نے فرمایا کہ ای نور میرے حبیب کے نظر کر سو سامنے
دیکھا اپنے آگے ایک نور اور پیچھے ایک نور اور داہنے ایک نور اور بائین ایک نور یہ چارون یار تھے رضی اللہ تعالی عنہم
پھر اُس نور نے ستر ہزار برس تسبیح کی تب حقتعالی نے اُس سے ارواح انبیا کو پیدا کرکے اُنسے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کہلایا پھر عقیق سُرخ سے ایک قندیل شفاف پیدا کی اور نور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت کو جسطرح دنیا مین ہی اُسیطرح
بنا کر قندیل مین رکھا اور تمام روحون نے اُسکے گرد طواف کیا اور ستر ہزار سال تک تسبیح وتہلیل کی پھر خدا تعالی نے
سب روحونکو حکم کیا کہ اُسکی طرف دیکھین سو جسنے اُسکے سر کو دیکھا خلیفہ وسلطان ہوا اور جسنے پیشانی کو دیکھا امیر عادل ہوا
اور جسنے بھوؤنکو دیکھا نقاش ہوا اور جسنے کانونکو دیکھا صاحب تمتع وصاحب اقبال ہوا اور جسنے آنکھونکو دیکھا حافظ قرآن ہوا اور
جسنے رخسارونکو دیکھا سخی او عاقل ہوا اور جسنے بینی کو دیکھا طبیب وعطار ہوا اور جسنے ہونٹھونکو یا دانتونکو دیکھا خوبرو ہوا اور
جسنے مُنھ کو دیکھا روزہ دار ہوا اور جسنے زبان کو دیکھا بادشاہونکا قاصد ہوا اور جسنے حلق کو دیکھا واعظ اور موذن ہوا اور
جسنے داڑھی کو دیکھا جہاد کرنیوالا ہوا اور جسنے گردن کو دیکھا تاجر ہوا اور جسنے دونون بازوؤنکو دیکھا تیغ زن اور نیزہ باز
ہوا اور جسنے صرف داہنے بازو کو دیکھا حجام ہوا اور جسنے صرف بائین بازو کو دیکھا جلاد ہوا اور جسنے داہنی ہتھیلی کو دیکھا
صراف ہوا اور جسنے بائین ہتھیلی کو دیکھا نابینے اور جو کھنے والا ہوا اور جسنے دونون ہتھیلیون کو دیکھا سخی وصاحب
ہوا اور جسنے دونون ہاتھونکی پشت کو دیکھا بخیل ہوا اور جسنے داہنے ہاتھ کی انگلیونکو دیکھا کاتب ہوا اور جسنے
بائین ہاتھ کی اُنگلیون کو دیکھا درزی ہوا اور جسنے سینے کو دیکھا عالم ومجتہد ہوا اور جسنے پشت کو دیکھا متواضع اور شرع
کا مطیع ہوا اور جسنے پہلو کو دیکھا غازی ہوا اور جسنے شکم کو دیکھا قانع وزاہد ہوا اور جسنے زانونکو دیکھا راکع اور
ساجد ہوا اور جسنے پانونکو دیکھا شکاری ہوا اور جسنے قدم کے نیچے دیکھا بُرا چلنے والا ہوا اور جسنے پرچھائین کو دیکھا
سرودی ہوا اور جسنے نہ دیکھا یہودی نصرانی وکافر وسرکش ہوا اور جاننا چاہیے کہ حقتعالی نے نماز کو لفظ محمد کی
صورت پر مقرر کیا قیام الف کے مانند اور رکوع ح کے مانند اور سجدہ میم کے مانند اور نشست د آل کے مانند اور خلق کو
لفظ محمد کی صورت پر پیدا کیا سر میم کی طرح گول اور دونون ہاتھ ح کے مانند اور شکم میم کے مانند اور دونون پانون دال
کے مانند اور کوئی کافر اُسکی صورت پر جلایا نجائیگا بلکہ صورتین اُنکی بدل دی جائینگی تمام ہوا پہلا باب مترجم کہتا ہی اگر کوئی

اعتراض کرے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے سب کچھ پیدا ہوا تو سگ وخوک وکافر بھی اُسی سے
ہوے اور اِس سے اُسکا نجس ہونا لازم آتا ہو کہو نہین نورِ محمدا صل تمام اشیا کا ہو اور فروع کے آثار و احکام اصل پر
جاری نہین ہوتے دیکھو مٹی سے سبزہ اور دانہ پیدا ہوتا ہو اور سبزے اور دانے سے جانور ونکا گوشت اور یہ سب ملکر
انسان کی غذا ہوتی ہو اور وہ غذا مرد کی پشت پر ہوکر نطفہ بنتی ہو اور عورتونکے سینے پر ہوکر دودھ اور رگون مین
ہوکر خون اور مثانے مین جاکر بول اور ہر جگہ نیا حکم اور نیا اثر پیدا کرتی ہو اور مٹی اُن جگہون اور اثرون
سے مبرا ہو اسیطرح سیاہی دوات مین ہو جو حرفونکی اصل ہو لیکن قرآن کے حروف جب اُس سے بنتے ہین تب
یہ حکم پیدا کرتی ہو کہ ناپاک آدمی اسکو نہ چھوے اور یزید اور شیطان کا نام جب اُس سے لکھا جاتا ہو تو
قابل تعظیم نہین ہوتی اور رسول اللہ کو امّی اسواسطے کہتے ہین کہ سب اشیا کی اصل ہین کیونکہ اُم کا لفظ
زبان عرب مین بمعنی اصل کے آتا ہو جیسے ام القریٰ مکہ سب گانونکا اصل ہو اور ام الکتاب سورۂ فاتحہ کہ تمام
قرآن بطرز اجمال اُسمین مندرج ہو اور اسی طرح اُم الدماغ و اُم الامراض وغیر ذلک

دوسرا باب آدم علیہ السلام کی پیدائش مین

ابن عباسؓ نے فرمایا ہو کہ حق تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ملک ملک کی خاک سے پیدا کیا سر کعبے کی خاک سے
اور سینہ دہنا کی خاک سے اور پشت و شکم ہند کی مٹی سے اور دونون ہاتھ پورب کی مٹی سے اور دونون پانون
پچھم کی مٹی سے اور ایک روایت یہ ہو کہ سر بیت المقدس کی خاک سے اور چہرہ ایک بہشت کی خاک سے
اور دانت ہند کی خاک سے اور ہاتھ کعبے کی خاک سے اور ہڈیان پہاڑ کی خاک سے اور بعضے اعضا بابل کی
خاک سے اور پشت عراق کی خاک سے اور دل فردوس کی خاک سے اور زبان طائف کی خاک سے اور آنکھین
حوض کوثر کی خاک سے اور سر جو بیت المقدس کی خاک سے تھا اس سبب سے عقل و فہم و نطق کا مکان ہوا اور
منھ کو بہشت کی خاک سے تھا محل زینت ہوا اور آنکھین کہ حوض کوثر کی خاک سے تھین موضع ملاحت ہوئین اور
دانت کہ ہند کہ خاک سے تھے جای حلاوت ہوئے اور ہاتھ کہ کعبے کی خاک سے تھے مقام سخاوت ہوئے اور پشت کہ عراق
کی خاک سے تھی قوت کی جگہ ہوئی اور وہ بعض اعضا کہ خاک بابل سے تھے موضع شہوت ہوئے اور استخوان کہ پہاڑ کی خاک
سے تھے مضبوطی اور کڑاپن کی جگہ ہوئے اور دل کہ خاک بہشت فردوس سے تھا معدن ایمان و عرفان ہوا اور زبان کہ
خاک طائف سے تھی مکان شہادت کی یعنے اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہنے کی ہوئی اور آدم علیہ السلام کے بدن
مین نو دروازے بنائے سات چہرے مین دو آنکھین دو کان دو نتھنے ایک منھ اور دو موضع مخصوص اور اسکو

پانچ حواس دیے بصر و سمع و ذوق و شم و لمس اور جب روح کو حکم دیا کہ اُسکے منہ میں یا دماغ میں داخل ہو تو روح
دو سو برس تک اُسکے گرد پھری پھر آنکھوں میں اُتری اور جسم کو دیکھا تو مٹی پایا پھر جب کانوں میں پہونچی فرشتوں کی
تسبیح سُنی پھر ناک میں اُتر کر چھینکی اور بیشتر اس سے کہ چھینک سے فراغت پاوے حقتعالی نے اُسے الحمد للہ
کہنا سکھا دیا پھر جب اُسنے الحمد للہ کہا تب خدا تعالی نے فرمایا یرحمک ربک یا آدم پھر سینے میں اُتر کر اُٹھنے کا ارادہ
کیا لیکن اُٹھ نہ سکی اس معنی میں حقتعالی نے فرمایا وَکَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا یعنے آدمی بڑا جلد باز ہوا اور پھر جب پیٹ
میں پہونچی کھانیکی محتاج ہوئی پھر تمام بدن میں پھیل گئی تب ساری مٹی خون و گوشت و رگ و پے بنگئے پھر حقتعالی نے
اُسے ناخن کا لباس پہنا دیا سر سے پانوں تک سفید شفاف چمکتا ہوا کہ ہر دن اُسکا حسن بڑھتا تھا پھر جب اُسنے
گناہ کیا وہ خلعت اوتاری گئی اور ذرا سا نشان یادگار کیواسطے انگلیوں میں چھوڑ دیا گیا پھر جب اللہ تعالی آدمؑ
کو بنا سنوار چکا اور روح انکے بدن میں داخل ہو چکی نور محمدی انکے ماتھے پر پہونچکر ماہ دو ہفتہ کے مانند چمکا پھر انہیں
بہشتی تخت پر بٹھلایا اور فرشتوں نے کہا رنبکر سو برس تک اُنکو آسمانوں کے عجائبات دکھائے پھر انکے واسطے مشک
خالص سے ایک گھوڑا پیدا کیا گیا جسکا نام میمونہ تھا اور موتی مونگے کے دو بازو رکھتا تھا سو آدمؑ اُسپر سوار ہوئے
اور جبرئیل علیہ السلام نے اُسکی باگ پکڑی اور میکائیل اور اسرافیل داہنے بائیں جلو میں چلے اور آسمانوں کا تماشا
اُنکو دکھلایا اور وہ فرشتوں کو سلام کرتے تھے اور کہتے تھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ سو فرشتے کہتے تھے وعلیکم السلام پس
حقتعالی نے فرمایا کہ اے آدم تیرے اور تیری اولاد کے درمیان قیامت تک یہی تحیت رہے تمام ہوا دوسرا
باب مترجم کہتا ہے یہانسے معلوم ہوا کہ جو اسوقت کے بہتیرے مسلمان بجای السلام علیکم کے بندگی مجرا آداب وغیرہ
سے نئے نئے انوکھے الفاظ کہتے ہیں جنہیں شرع نے نہیں بنایا سو انکا کہنا اچھا نہیں کیونکہ اسمیں قدیمی سنت کا
ترک کرنا اور نئی باتوں کا اپنی طرف سے ایجاد کرنا لازم آتا ہے اور مشکوٰۃ میں ہے کہ اسلام سے پیشتر لوگ آپسمیں انعم اللہ بک عینا
کہتے تھے جب اسلام پھیلا بجای اُسکے السلام علیکم مقرر ہوا اور وہ متروک ہوا اور ہند میں ایک بڑی رسم ہے کہ اگر اہل حرفہ
وغیرہ جو چھوٹی اُمت کہلاتی ہیں بڑے آدمیوں سے السلام علیکم کہیں تو وہ لوگ حد سے خفا ہوں اور اُن بیچاروں کو
ایذا پہونچا دیں سو علاج اسکا یہ ہے کہ چھوٹے لوگ بجاے السلام علیکم کے فقط سلام یا میاں سلام یا سلام
صاحب یا سلام جی کہیں کیونکہ حذف کرنا علیکم کا روا ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَالُوْا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ

تیسرا باب فرشتوں کی پیدائش میں

جاننا چاہیے کہ حقتعالی نے چار فرشتے بزرگ پیدا کیے اسرافیلؑ و میکائیلؑ و جبرئیلؑ و ملک الموت یعنے عزرائیل

علیہم السلام اور تدبیر عالم کی انکے سپرد کی پس جبرئیل علیہ السلام کو وحی کا کام سپرد کیا اور میکائیل علیہ السلام کو مینھ برسانے اور رزق پہونچانے پر مقرر کیا اور عزرائیل علیہ السلام کو روحونکا کام دیا اور اسرافیل علیہ السلام کو صور پھونکنے کا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہی کہ اسرافیل علیہ السلام نے حقتعالیٰ سے ساتون آسمانون اور ساتون زمینون کی قوت مانگی سو حقتعالیٰ نے عنایت کی اور ہواؤنکی قوت اور پہاڑونکی قوت اور جن اور انسان کی قوت اور چارپایون کی قوت مانگی سو وہ بھی عنایت کی اور انکے سر سے پانون تک زعفرانی بال ہین اور بہت منھ اور بہت زبانین ان بالونمین چھپی ہین سو وہ ہر زبان سے دس لاکھ بولیونمین تسبیح کہتے ہین اور انکی ہر ایک سانس سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہی سو وہ سب کے قیامت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح کہتے ہین اور وہ مقربین ہین اور عرش کے اٹھانیوالے ہین اور کراماً کاتبین اور سب اسرافیل کی صورت ہین اور ہر روز اسرافیلؑ تین بار جہنم کی طرف دیکھتے ہین بدن انکا دبلا کر کمان کے چلے کے موافق ہو جاتا ہی پھر بہت روتے ہین اور زاری کرتے ہین اگر حقتعالیٰ انکے آنسوؤن کو نہ روکے تو ساری زمین آنسوؤنسے بھر جاوے اور نوح علیہ السلام کا سا طوفان ظاہر ہو اور اتنے لنبے چوڑے ہین کہ اگر سارے دریاؤن کا پانی انکے سر پر ڈالین تو ایک قطرہ زمین پر نگرے اور میکائیل پانسو برس بعد اسرافیل کے پیدا ہوئے انکے سر سے پانون تک زعفرانی بال ہین اور زبرجد کے بازو ہین اور ہر بال مین دس لاکھ زبانین ہین اور دس لاکھ آنکھین ہین اور ہر آنکھ سے روتے ہین تا حقتعالیٰ مومنونپر رحمت کرے اور ہر زبان سے مغفرت مانگتے ہین اور ہر آنکھ سے ستر ہزار بوندین ٹپکتی ہین اور ہر بوند سے ایک فرشتہ میکائیل کی صورت پیدا ہوتا ہی اور سب قیامت تک تسبیح کہتے ہین اور وہ میکائیل کے مددگار اور کروبی کہلاتی ہین اور مینھ پر اور سبزے پر اور پھولونپر اور رزق پر معین ہین کوئی بوند دریامین اور کوئی پھل درختون مین اور کوئی گھانس کا تنکا زمین پر نہین جسپر ایک مؤکل میکائیل کا نہو اور جبرئیل پانسو برس بعد میکائیل کے پیدا ہوے انکے ایکہزار چھ سو بازو ہین اور سر سے پانون تک زعفران سے بال اور دونون آنکھونکے بیچون بیچ مین سورج اور ہر بال پر چاندا ور تارے ہین اور ہر روز تین سو ساٹھ دفع نور کے دریا مین پیٹھتے ہین اور جب نکلتے ہین تو انکے بازوؤن سے جتنے قطرے گرتے ہین اُتنے ہی فرشتے جبرئیل کی صورت پیدا ہوتے ہین اور قیامت تک تسبیح کہتے ہین اور وہ روحانی کہلاتے ہین اور ملک الموت علیہ السلام کی صورت ہو بہو اسرافیل کیسی ہے

چوتھا باب موت کی پیدایش مین

قولہٗ تعالیٰ خَلَقَ المَوتَ وَالحَیٰوۃَ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہی کہ حق تعالےٰ نے موت کو ہزار ہزار پردونمین پیدا کیا آسمانون اور زمینون سے بڑا اور ستر ہزار زنجیرونمین اُسے جکڑا ہر زنجیر ایسی کہ اگر ہزار برس چلے

تو اُسکا چھوڑ دیا اور فرشتے اُسکے پاس نجاتے تھے اور اُسکا مکان نجانتے تھے لیکن اُسکی آواز سنتے تھے پر آدم م
کیوقت تک نجانتے تھے کہ وہ کون ہی بعد ازان حقتعالی نے ملک لموت کو فرمایا کہ مین نے تجکو موت پر مسلط
کیا ملک لموت نے کہا یارب موت کیا چیز ہی تب حقتعالے نے پردے اُٹھا دیے اور ملک لموت نے موت کو دیکھا پھر
حقتعالی نے فرشتو نسے فرمایا کہ سب کھڑے ہو اور موت کو دیکھو سو سب سب کھڑے ہوے تب موت کو فرمایا کہ اپنے سب
بازوؤن سے اوڑے اور اپنی سب آنکھین کھولے پس جب موت اوڑی سب فرشتے بیہوش ہوکر گر پڑے اور ہزار برس
کے بعد ہوش مین آئے اور کہا یارب اس سے بڑا بھی کچھ تو نے پیدا کیا ہی فرمایا مینے اسے پیدا کیا ہی اور مین ہر نگر ہون
اور سب خلق اسے چکھے گی پھر فرمایا کہ ای عزرائیل مینے تجکو اسپر مسلط کیا عزرائیل نے کہا یارب مین کس بل بوتے
سے پکڑون یہ تو بہت ہی بڑی ہی تب حق تعالی نے اُسے ایسا زور بخشا کہ اُسنے موت کو پکڑ لیا اور موت اُسکے
تابع ہو گئی اور کہنے لگی یارب مجھے حکم دے تو ایکبار آسمان مین ندا کرون فرمایا اچھا ندا کر تب موت نے کڑک کر
چنگھاڑا کہ مین وہ ہون کہ ہر دوست کو جدا کرونگی اور جورو خصم مین جدائی ڈالونگی مین وہ ہون کہ باپ کو بیٹیون
سے الگ کرونگی اور بھائیونکو بہنو نسے بچھڑاؤنگی مین وہ ہون کہ بنی آدم کی قوتین گھٹا دونگی اور سب کے
بل بوتے ڈھا دونگی اور گھرون اور شہرونکو اوجاڑ دونگی مین وہ موت ہون کہ تمکو ہلاک کرونگی اگرچہ مضبوط
مضبوط برجونمین جا کر چھپو مین وہ ہون کہ کوئی مخلوق مجھسے جا نبر نہوگی اور جب موت کسی پر اوترتی ہی
تو ایک صورت اُسکے سامنے بنکر کھڑی ہوتی ہی تب جی بولتا ہی تو کون ہی اور کیا چاہتا ہی کہتی ہی کہ مین موت ہون
تجھے دُنیا سے نکالونگی اور تیری اولاد کو یتیم کرونگی اور تیری بیبیونکو رانڈ بناؤنگی اور تیرا مال تیرے وارثون کو
دلواؤنگی جنھین تو زندگی مین نچاہتا تھا اور تو نے آجتک اپنے واسطے نیکی نکمائی سو اب مین آپہنچی یہ سنکر
جی مُنھ پھیر لیتا ہی تب موت دوسری طرف سے اُسکے سامنے جا کر کھڑی ہوتی ہی اور کہتی ہی تو مجھے نہین پہچانتا مین
وہی ہون جسنے تیری ماں باپ کی جان قبض کی اور تو کھڑا دیکھتا تھا اب تجکو لینے آئی ہون تا اولاد تیری دیکھے
مین وہ موت ہون مینے اگلے بڑے بڑے گروہونکو ہلاک کیا پھر کہتی ہی بتا تو نے دنیا کو کیسا پایا تب جی کہتا ہی کہ مینے
اُسے مکار و غدار و بیوفا پایا پھر حقتعالی دنیا کی صورت اُسکے سامنے بھیجتا ہی وہ کہتی ہی کہ ای گنہگار شرماتا نہین تو نے
مجھ مین گناہ کیا اور آپ کو نافرمانیو نسے بار بر کھنا اور حرام و حلال مین فرق نکیا اور سمجھا کہ مین دُنیا سے جدا نہونگا
سو مین تجھسے اور تیرے عمل سے بیزار ہون اور مال آکر کہتا ہی ای گنہگار تو نے مجھے ناحق طرح کمایا اور غریب
غربا کو ندیا آخر آج مین دوسرے کے ہاتھ پڑا قولہ تعالے یوم لا ینفع مال و لا بنون

اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ یعنے اُسدن مال اور اولاد فایدہ نہ دینگے مگر جو اللہ کے پاس آویگا سلامت دل
لیکر جو ما سوا اللہ سے فارغ و سلامت ہو بعد ازان موت روح کو لیتی ہو اگر مومن ہو تو سعادت کے ساتھ اور اگر منافق ہو تو شقاوت کے ساتھ

پانچوان باب اس ذکر مین کہ موت کس طرح روح کو لیتی ہے

کتاب النبوی مین مقاتل بن سلیمان مفسر سے منقول ہو کہ ملک الموت کا ایک تخت ہو ساتوین آسمان مین نور سے بنا ہوا جسکے ستر ہزار پائے ہین اور ملک الموت کے چار بازو ہین اور ہر جاندار کے مقابل اُسکے بدن مین مُنھ اور آنکھین اور ہاتھ ہین سو جو مُنھ اُسکا جس شخص کے مقابل ہو اُسی مُنھ سے اُسکو دیکھتا ہو اور اُسی ہاتھ سے اُسکی جان قبض کرتا ہو اور قبض کر چکنے بعد وہ مُنھ اور ہاتھ ملک الموت کے بدن سے جاتا رہتا ہو اور ایک پانون ملک الموت کا دوزخ کے پل پر ہو دوسرا بہشت کے تخت پر اور بدن اتنا بڑا ہو کہ اگر سارے دریاؤن کا پانی اُسکے سر پر ڈالین تو ایک بوند زمین پر نگرے اور کہتے ہین کہ تمام دنیا ملک الموت کے سامنے اسطرح ہو جیسے ایک خوان طرح طرح کے کھانون سے بھرا ہوا کسیکے سامنے رکھا ہو کہ جو چیز چاہے اُسمین سے کھا لیوے اور کہتے ہین کہ جب سب خلق فنا ہو جاویگی ملک الموت کے بدن کی تمام آنکھین بند ہو جاوینگی مگر چار آنکھین جو اسرافیل و میکائیل و جبرئیل و عزرائیل اور چار عرش کے اُٹھانے والونکے مقابل ہین اور کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ حقتعالی نے عرش کے نیچے ایک درخت پیدا کیا ہو اور جتنے افراد مخلوقات کے ہین اتنے ہی اُسمین پتے ہین سو جب بندے کی عمر تمام ہوتی ہو اور چالیس دن زندگی کے باقی رہجاتے ہین ایک پتا ٹوٹکر عزرائیل کی گود مین آکر گرتا ہو عزرائیل کو خبر ہو جاتی ہو اور اُس شخص کی جان قبض کرنے پر مستعد ہوتے ہین اور جسدن سے پتا گرتا ہو اُسدن سے وہ شخص آسمان پر مردہ مشہور ہوتا ہو اگرچہ دُنیا مین چالیس دن تک زندہ رہتا ہو اور کہتے ہین کہ جب کسیکی عمر تمام ہوتی ہو تب وہ فرشتہ جو اُسکے دم و نفس پر موکل ہو ملک الموت سے کہتا ہو کہ فلانے کی سانسین پوری ہو چلین اور جو اُسکے رزق و اعمال پر متعین ہو کہتا ہو کہ اُسکی روزی اور اُسکے سب کام تمام ہوئے اور حقتعالی نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہو کہ جسکا نام ملک الارحام ہو اُسکا یہ کام ہو کہ نطفے مین اُس جگہ کی مٹی ملا دیتا ہو جس جگہ وہ شخص مریگا سو بندہ ہر جگہ پھرا کرتا ہو اور آخر وہین جا کر مرتا ہو جہان کی موت بدی ہو قولہٗ تعالی قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَى مَضَاجِعِهِمْ یعنے کہدے اے محمد کہ اے منافقو اگر تم اپنے گھرون مین ہوتے اور کہتے کہ ہمارے ساتھ جہاد کو باہر نکلو تو بھی باہر نکلتے تم مین سے وہ لوگ جن پر مارا جانا لکھا تھا اپنے پڑاؤ پر یعنے جس جگہ مین انکا مرنا تھا وہین آ موجود ہوتے

اور کہتی ہین کہ ملک الموت علیہ السلام پہلی زمانہ مین ظاہر ہوتی تھے سو ایکدن سلیمان علیہ السلام کی پاس آئی اور ایک جوان کو جو حضرت کی پاس بیٹھا یا بھر نظر دیکھا جوان کانپ اوٹھا پھر جب ملک الموت چلی گئے جوان نے کہا یا حضرت ہوا کو فرمائیے کہ مجھی چین مین پہونچاوی حضرت نی ویسا ہی کیا ایک گھڑی بعد پھر ملک الموت آئے تب سلیمان نے پوچھا کہ تم اوس جوان کو کس سبب سی دیکھتے تھی ملک الموت علیہ السلام نے کہا مجھے حکم ہوا تھا کہ آج ہی چین مین اوس شخص کی روح کو قبض کرو سو مین اوسکو تمہارے پاس بیٹھا دیکھکر تعجب کرتا تھا تب سلیمان علیہ السلام نی اوسکا سارا حال کہہ سنایا ملک الموت نے کہا خوب اب مین جاتا ہون اوسکی جان وہین نکالونگا اور کہتے ہین کہ ملک الموت کے بہت اتباع اور اعوان ہین کہ روحونکو قبض کیا کرتے ہین چنانچہ منقول ہی کہ ایک شخص ہمیشہ یہی ورد رکھتا تھا کہ یا خدا بخشدی مجھکو اور اوس فرشتے کو جو سورج پر موکل ہی سو بعد مدت کی ایکدن اوس فرشتے نے دعا کی کہ یارب مجھی حکم ہو تو اوس شخص کی ملاقات کو جاؤن چنانچہ حکم ہوا اور فرشتہ اوسکی ملاقات کو آیا اور کہنے لگا اے شخص تو میرے واسطے بہت دعا مانگا کرتا تھا کہ تیرا مقصد کیا ہی کہا میرا مقصد یہ ہی کہ تو مجھکو اپنے مکان پر لیجائے اور مین ملک الموت سے پوچھون کہ میری زندگی کے کتنے دن باقی ہین فرشتہ اوسی آسمان پر لے گیا اور اپنے مکان پر بٹھلا کر آپ ملک الموت کے پاس گیا اور کہا کہ ایک آدمی ہمیشہ میرے واسطے دعا مانگا کرتا ہی اور حاجت اوسکی یہ ہی کہ اپنے مرنیکا دن معلوم کرکے آخرت کی واسطے کچھ ثواب جمع کرے سو تم اوسکی کتاب دیکھکر اوسکی مرنیکا حال بتادو ملک الموت نے کہا تیرا مصاحب جوان عظیم الشان ہی نہ مریگا جب تک تیری جگہ پر نہ بیٹھے سورج کے فرشتے نے کہا وہ تو آیا ہی اور میری جگہ پر بیٹھا ہی ملک الموت نے فرمایا کہ اگر وہ تیری جگہ پر بیٹھا ہوگا تو میرے ساتھیون نے اوسکی روح بھی قبض کرلی ہوگی اور خبر مین ہی کہ چار بلے سب اللہ تعالی کے ذکر مین ہین اور جب وہ ذکر کو چھوڑ دیتے ہین حق تعالی اونکی جان قبض کرلیتا ہی اور کہا حقیقت مین قابض ارواح کا حق تعالی ہی اور ملک الموت کیطرف اسطرح کی نسبت ہی جیسے کہتی ہین کہ زید نے عمرو کو قتل کیا یا فلانی بیماری سی زید مرگیا قال اللہ تعالی اللہ یتوفی الانفس حین موتہا

چھٹا باب پیغمبرونکی روحونکی حال مین

خبر مین ہی کہ جب ملک الموت علیہ السلام اونکی روح قبض کرنیکا ارادہ کرتا ہی روح کہتی ہی کہ تیری اطاعت نکرونگی جب تک خدای عزوجل کا حکم نہ پاؤنگی ملک الموت علیہ السلام کہتا ہی اسینے مجھے حکم دیا ہی روح کہتی ہی جاؤ اس باتکو اثبات پر کچھ نشان و برہان سے آؤ جب مجھے میرے اللہ تعالی نے پیدا کیا اور بدن مین داخل کیا تم اوسوقت مین تھی اب جا کہ

مجھے لیجاؤ ملک الموت علیہ السلام یہ سنکر اللہ تعالی کیطرف پھر جاتا ہی تب اللہ تعالی فرماتا ہی کہ میرے بندیکی روح یہ کہتی ہی
لے ملک الموت بہشت مین جا اور ایک سیب یا انگور وہانسے لیکر اوسے دکھلا ملک الموت بہشت مین جاتا ہی اور میوہ
لاتا ہی اسپر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھا ہوتا ہی سو وہ روح کو دکھا دیتا ہی تب وہ ہنسی خوشی سی نکل آتی ہی

ساتوان باب مومنونکی روحونکے بیانمین ۷

خبر مین ہی کہ جب مسلمان کی عمر آخر ہو چکتی ہو ملک الموت اوسکے منہ کیطرف سے روح قبض کرنے آتا ہی تب وہ کہتا ہے
کہ ادھر سے راہ نہین کیونکہ اس منہ سے خدای عزوجل کا نام لیا جاتا تھا تب ہاتھونکی طرف سے آتا ہی ہاتھ کہتی ہین
کہ ادھر سے بھی رستہ نہ ملیگا کیونکہ ان ہاتھون سے اسنے صدقہ دیا ہی اور یتیم کا سر سہلایا ہی اور علم لکھا ہی اور کافرون
پر تلوار چلائی ہی تب پانونکی طرف سے آتا ہی پانون کہتے ہین ادھر سے بھی تم نہ آنے پاؤگے کیونکہ ان پانون
سے وہ جماعت کو گیا ہی اور عیدونکی نماز کو گیا ہی اور عالمون کی مجلس مین گیا ہے تب کانونکی طرف سے
آتا ہی کان کہتے ہین ادھر سے بھی تم نہ آنے پاؤگے کیونکہ ان کانون سے اسنے اللہ تعالی کی باتین اور قرآن
شریف سنا ہی تب آنکھونکی طرف سے آتا ہی آنکھین کہتی ہین ادھر سے بھی تمھارا گذر ممکن نہین کیونکہ اسنے ان آنکھون سے
قرآن دیکھے ہین اور عالمونکے چہرے پر نظر کی ہی تب ملک الموت اللہ تعالی کیطرف پھر جاتا ہی اللہ تعالی فرماتا ہی
کہ اپنی ہتھیلی پر میرا نام لکھکر اوسکی روح کو دکھاؤ ملک الموت یہی کرتا ہی تب وہ نکل آتی ہی اور اس نام کی انس سے
جانکنی کی سختی نہین ہوتی ہی اور خبر مین ہی کہ جب بندہ نزع مین ہوتا ہی آواز آتی ہی کہ اسے چھوڑ دو ذرا
آرام لے لیوے اور جب روح سینے پر پہونچتی ہی آواز آتی ہی کہ اسے چھوڑ دو آرام لے لیوے اسیطرح اور اعضا
مین یہانتک کہ جب حلق پر پہونچتی ہی آواز آتی ہی کہ چھوڑ دو اسے تو سب اعضا آپس مین رخصت ہولین تب
آنکھ آنکھ کو وداع کرتی ہی اور کہتی ہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اسیطرح کان اور ہاتھ اور
پانون سب ایک دوسرے کو رخصت کرتے ہین اور ہاتھ بے حس و حرکت رہجاتے ہین اور آنکھین بے نظر اور
کان بے سماعت لیکن یہ سب سہل ہی اگر زبان پر ایمان اور دلمین معرفت باقی رہی اگر نعوذ باللہ تعالی اسمین
فرق آیا تو کہین ٹھکانا نہین فقیہون نے کہا ہے کہ نزع کی وقت اکثر ایمان سلب ہو جاتا ہی

آٹھوان باب فریب شیطان کے بیان مین

خبر مین ہی کہ جان نکلنے کی وقت شیطان آتا ہی اور بائین طرف بیٹھکر کہتا ہی کہ اس دین کو چھوڑ اور کہہ کہ خدا
دو ہین تو تجھے نجات ملے امام حجۃ الاسلام دقائق الاخبار کی مؤلف فرماتے ہین جیسا کہ معاملہ ہو تو بڑا خطرہ

سوائے دوستو ہمیشہ گریۂ وزاری مین رہو اور شب بیداریان کرو اور نمازین پڑھو اور خواب غفلت سے اور دنیا سے بیزار رہو تا نجات پاؤ امام اعظم نعمان ابوحنیفہ رح کوفی سے پوچھا کون گناہ ہی جسمین ایمان جاتے رہنی کا زیادہ خوف ہی فرمایا ایمان کا شکر نکرنا اور خوف خاتمے کا چھوڑ دینا اور خلق پر ظلم کرنا سو جسمین یہ تینون خصلتین ہون یہ ہی کہ دنیا سے بے ایمان جاوے اور کہتے ہین کہ موت کیوقت بہت ہی پیاس لگتی ہی اور کلیجہ جلنے لگتا ہی اور بیمار پیاس کے مارے تلملاتا ہی سو شیطان پانی کا بھرا ہوا پیالہ لیکر اوسکے سرہانے کھڑا ہوتا ہی اور وہ نہین جانتا کہ یہ شیطان ہی سو جب پانی مانگتا ہی شیطان کہتا ہی کہہ عالم کا کوئی صانع نہین تو مین دونون سو جسکی شامت آتی ہی کہدیتا ہی اور جسکے نصیب اچھے ہین نہین کہتا چنانچہ یہ منقول ہی کہ ابوزکریا زاہد جب مرنے لگا اوسکے دوستون نے کہا کہ پڑھو اوسنے منہ پھیر لیا دوسری مرتبہ پھر کہا کہ کلمہ پڑھ دوبارہ اوسنے منہ پھیر لیا تیسری دفعہ کہا مین نہین کہتا تب سب نہایت غم ہوا ایک گھڑی کے بعد ابوزکریا کو ہوش آیا آنکھین کھولدین اور لوگون سے پوچھا تم مجھسے کچھ کہتے تھے انھون نے کہا کہ ہم کہتے تھے کہ کلمہ کہو سو تمنے دو دفعہ منہ پھیر لیا تیسرے دفعہ کہا مین نہین کہتا ابوزکریا بولا کہ شیطان میری پاس پانی کا قدح لیکر آیا تھا اور کہتا تھا کہہ لا الہ سو مین منہ پھیر لیتا تھا آخر مینے تیسری بار جھنجلا کر کہا کہ مین نہین کہتا تب وہ پیالہ پھینک کر بھاگ کھڑا ہوا سو مین اب کہتا ہون اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اور جب آدمی مرتا ہی سب چیزین اوسکی بٹ جاتی ہین مال کو وارث لیجاتے ہین اور روح کو ملک الموت اور بدن کو کیڑے کھاتے ہین اور ہڈیونکو خاک اور نیکیان مدعیونکو ملتی ہین جو اوسپر حق و دعوی رکھتے ہین لیکن یہ سب آسان ہی الٰہی کاش شیطان ایمان کو نہ لیجانے پاوے اَللّٰهُمَّ اَحْيِنَا عَلَى الْاِسْلَامِ وَ تَوَفَّنَا عَلَى الْاِيْمَانِ

نوان باب آوازون کے ذکر مین جو مرنیکے بعد آتی ہین

حضرت علی کرم اللہ وجہہ پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہین کہ جب مومن مرتا ہی آسمانون سے تین آوازین آتی ہین ای فرزند آدم تونے دنیا کو چھوڑا یا دنیا نے تجھکو چھوڑا تونے دنیا کو رضی رکھا یا دنیا نے تجھکو رضی رکھا تونے دنیا کو سمیٹا یا دنیا نے تجھکو سمیٹا اور جب غسل دیتے ہین تین آوازین آتی ہین اے فرزند آدم کہان گیا تیرا زیور کسنے تجھے ناتوان کیا اور کہان گئین تیری باتین کسنے تجھے گونگا بنایا اور کہان گئی تیری دوست کسنے تجھے اکیلا کیا اور کفن پہنانے مین یہ آوازین آتی ہین تو سفر کو بے توشہ جاتا ہی اور اپنے گھر سے نکلتا ہی سو کبھی نہ پھیرے گا اور تو ہولناک گھر کی طرف جاتا ہی اور جب جنازے پہ لٹاتے ہین یہ آوازین آتی ہین اے فرزند آدم

تجھے خوشی ہو اگر تو بُرے کے مرا ہو اور تجھے خوشی ہو اگر خدا کی رضامندی تجھ پر ہو اور افسوس وغم ہو تجھ پر اگر خدا تجھے ناخوش ہو اور جب نماز پڑھنے کے واسطے جنازہ رکھتے ہین یہ آوازین آتی ہین ای فرزند آدم جو کچھ تو نے کیا بھلا یا بُرا سو سب تیرے واسطے ہو اگر تیرے کام نیک ہین تو نیکی پاویگا اور اگر تیرے کام بُرے ہین تو بُرائی دیکھیگا اور جب گاڑا جاتا ہو زمین سے یہ آوازین آتی ہین ای فرزند آدم تو میری پیٹھ پر ہنستا تھا اب رونا ہو تو میری پیٹھ پر خوشیان کرتا تھا اور اٹھکیلیان مچاتا تھا اب محزون وغمزدہ ہونا ہو تو میری پیٹھ پر باتین چلکتا تھا اب چپکا ہوا اور جب گاڑ کر لوگ پھرتے ہین اللہ تعالی فرماتا ہو ای بندے تو اکیلا ہو گیا بیکس ہو گیا یہ سب تجھے اندھیرے مین چھوڑ گئے جنکے لیے تو میری نافرمانی کرتا تھا سو مین آج ایسی رحمت کرونگا جس سے خلق کو تعجب آوے اور ایسی شفقت کرونگا کہ مان باپ بیٹے پر نکرین

حصہ ۸ دسوان باب زمین اور قبر کی آوازین

انس بن مالکؓ سے منقول ہو کہ زمین ہر دن یہ باتین کہتی ہو ای فرزند آدم تو میری پیٹھ پر چلتا پھرتا ہو میرے اندر رہنے ڈولنے نپاویگا میری پیٹھ پر حرام کھاتا ہو میرے اندر تجھے کیڑے مکوڑے کھائینگے میری پیٹھ پر گناہ کرتا ہو میرے اندر عذاب پاویگا میری پیٹھ پر ہنستا ہو میرے اندر رویگا میری پیٹھ پر خوشی کرتا ہو میرے اندر غمگین ہوگا میری پیٹھ پر حرام کھا کھا کر موٹا بنتا ہو میرے اندر آ کر گھل جائیگا میری پیٹھ پر اکڑتا پھرتا ہو میرے اندر ذلیل ہوگا میری پیٹھ پر خوش خوش چلتا ہو میرے اندر غمناک پڑا رہیگا میری پیٹھ پر نور مین چلتا ہو میرے اندر اندھیرے مین پڑیگا میری پیٹھ پر جماعت کے ساتھ چلتا ہو میرے اندر اکیلا پڑیگا اور خبر مین ہو کہ قبر ہر روز تین بار کہتی ہو کہ مین وحشت کا گھر ہون مین اندھیری ہون مجھ مین کیڑے ہین میرے واسطے کیا تیار کیا ہو مین تنہائی کا گھر ہون سو قرآن کی تلاوت کو اپنا مونس بنا اور مین نہایت تاریک ہون نماز شب پڑھ کر مجھے روشن کر مجھ مین خاک دھول کے سوا کچھ بچھونا نہین سو نیک عملونکا بچھونا تیار کر کر مجھ مین سانپ بھرے ہین سو بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اور آنسوؤن کو زہر مہرہ بنا اور مین وہ گھر ہون جسمین منکر نکیر تجھسے سوال کرینگے سو میری پیٹھ پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بہت پڑھا کر مترجم کہتا ہو اسی معنی مین آگے مینے چند اشعار کہے تھے دو ان مین سے یہ ہین نظم فذی تقول لاهلها انی مظلمة + و تردنی عن غلوب کالشموع و خفت

فی الافاعی للادغة + فاجعلوا النیران اهراق الدموع

گیارھوان باب میت کی سختی کے بیان مین

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے منقول ہو کہ فرمایا مین گھر مین بیٹھی تھی ناگاہ رسول اللہ آئے مینے ارادہ کیا کہ آپکی تعظیم کو اُٹھون جسطرح میری عادت تھی آپ نے فرمایا بیٹھی رہو مین بیٹھی رہی رسول اللہ آئے میرے زانو پر سر رکھکر سو گئے مین بوڑھے بال آپکی ریش مبارک مین ڈھونڈھنے لگی اُنیس بال نظر آئے مینے فکر کی کہ اب رسول اللہ دنیا سے انتقال فرماوینگے اور امت بے نبی ہو جائیگی اس خیال سے میرے آنسو بہنے لگے یہانتک کہ چند قطرے رسول اللہ کے روی مبارک پر گرے آپ چونک اُٹھے مینے کہا قربان جاؤن یا رسول اللہ کون حال مردے پر بہت سخت ہو آپ نے فرمایا سختی مردے پر اُسوقت ہوتی ہو جب اُسکو گھر سے نکالتے ہین اور اُسکے اقربا اُسپر روتے ہین اور زیادہ تر رنج اُسکو اُسوقت ہوتا ہو جب اُسکو قبر مین رکھکر مٹی ڈالتے ہین اور دوست آشنا تنہا چھوڑ کر چلے آتے ہین اور فرمایا کہ اس سے زیادہ رنج اُسوقت ہوتا ہو جب مردہ شو انگشتری اُتارتا ہو سو اُسوقت روح چلاتی ہو اس آواز سے کہ سوائے جن اور آدمی کے سب خلق سنتی ہو اور کہتی ہو اے غسل دینے والے تجھے قسم ہو اللہ کی کہ میرے کپڑے ہولے ہولے اُتار کیونکہ مین ابھی موت کے جنگل سے چھٹی ہون اور جب پانی اُسپر ڈالتے ہین کہتی اے غسل دینے والے بہت گرم پانی نہ ڈال نہ بہت ٹھنڈا ڈال کیونکہ میرا بدن جان نکلنے سے گھائل ہو گیا ہو اور جب نہلانے لگتے ہین کہتی ہو اے غسل دینے والے میرا بدن زور سے نہ مل کیونکہ وہ زخمی ہو رہا ہو اور جب نہلا چکتے ہین اور کفن پہنا کر پاؤن کی طرف سے اُس مین گرہ دیتے ہین تب کہتی ہو تجھے قسم خدا کی اے غسل دینے والے میرے سر کا کفن نہ باندھ تو میرے دوست و آشنا بھائی بند سب میرا مُنھ دیکھ لین کیونکہ یہ آخری دیدار ہو آج مین جدا ہوتا ہون پھر تا قیامت اُنکے پاس نہ آنے پاؤن گا اور جب مردے کو گھر سے نکالتے ہین روح کہتی ہو کہ اے میرے لوگو تمکو خدا کی قسم ہو جلدی نکرو مجھے گھر بار جورو لڑکو سے رخصت ہو لینے دو اے میرے لوگو مینے اپنی عورت کو بیوہ چھوڑا ہو تم اُسے ایذا نہ دینا مینے اپنی اولاد کو یتیم چھوڑا ہو تم اُنکو دق نکرنا مین اب گھر سے نکلتا ہون اور کبھی نہین آنیکا اور جب جنازہ اُٹھاتے ہین کہتی ہو اے میرے لوگو تم کو قسم خدا کی شتابی نکرو اور مجھے اپنے لڑکے بالونکی اور عزیز قریبونکی آواز سن لینے دو کیونکہ آج مین جدا ہوتا ہون اور تا قیامت جدا رہونگا اور جب جنازہ لیچلتے ہین کہتی ہو اے میرے دوستو اے میرے بھائیو اے میرے لڑکو بالو دنیا کے فریب مین نہ آؤ جیسا کہ مین آگیا دنیا تمھین عیش و عشرت مین اُلجھا نہ رکھے جیسا کہ مجھے اُلجھا رکھا دیکھا جو مال متاع مینے جمع کیا سب وارثون کے نیگ لگا اور اُنھون نے رتی بھر بھی میرا گناہ نہ اُٹھایا اور جب جنازے کی نماز پڑھکر بعضے دوست آشنا اُسکے پھرنے لگتے ہین کہتی ہو اے میرے بھائیو مردہ آخر بھول ہی جاتا ہو لیکن

ابھی سے نہ بھولو اور دفن سے پیشتر نہ چلے جاؤ اے دوستو مین تمکو برا معلوم ہوتا ہون لیکن اس ساعت نے مجھے
مہر رکھو مین نے بہت سامال جمع کیا اور تم بھونکے واسطے چھوڑا سو مجکو خیرات کے ثواب سے محروم رکھا اور مین نے
تم کو علم قرآن سکھایا مجھے دعا سے بے نصیب نہ چھوڑو ابن قلابہ رح سے روایت کرتے ہین کہ انھون نے فرمایا مینے خواب
مین ایک مقبرہ دیکھا کہ اُسکی سب قبرین شق ہو گئی ہین اور مردے نکل آئے ہین اور بیٹھے ہین اور ہر ایک کے
سامنے ایک ایک نور کا طبق دھرا ہو مگر ایک شخص کہ میرے پڑوسیون مین تھا سو وہ اندھیرے مین بیٹھا تھا
اُسکے سامنے نور نتھا سو مینے اُس سے پوچھا کہ تیرے پاس کس سبب سے نور نہین کہا ان سب لوگونکی لڑکے بالے
دوست آشنا انکے لیے دعا کیا کرتے ہین اور صدقے دیا کرتے ہین اس سبب سے انکو نور ملتا ہو اور میرا بیٹا
فاسق ہو نہ میرے لیے دعا کیا کرتا ہو نہ صدقے دیتا ہو اس سبب سے مین اندھیرے مین پڑا رہتا ہون اور ہمسایون سے خجل
ہون ابن قلابہ رح فرماتے ہین یہ دیکھکر مین جاگا تب مینے اُس شخص کے بیٹے کو بلایا اور جو دیکھا تھا کہ سنایا اُسنے
کہا مین تمھارے سامنے فسق و فجور سے توبہ کرتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ ہمیشہ اپنے باپ کے واسطے دعا کرونگا
اور صدقہ دونگا ابن قلابہ رح کہتے ہین کہ پھر ایک مدت کے بعد مینے اُسی مقبرہ کو اُسی طرح خواب مین دیکھا اور
اُس شخص کے آگے ایسا نور دیکھا کہ آفتاب سے زیادہ روشن تھا اور اُسنے مجھے دیکھکر کہا جزاک اللہ خیرا اے ابن قلابہ رح
تیرے سبب سے مین ظلمت و ندامت و عقوبت سے چھٹا اور خبر مین ہو کہ شہر اسکندریہ مین ملک الموت ایک شخص کو ظاہر
ہوا اُسنے کہا تو کون ہو کہا مین ملک الموت ہون وہ شخص کانپنے لگا ملک الموت نے کہا کیون کانپتا ہو کیا دوزخ
سے ڈرتا ہو کہا ہان ملک الموت نے کہا کہ تو مین ایسا کچھ لکھدون جس سے تجھے نجات ملے کہا اچھا لکھدیجیے
ملک الموت نے ایک صحیفے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا اور کہا یہ بچاؤ ہو دوزخ سے مترجم کہتا ہو کہ موت سے
انسان کو کچھ نقصان نہین پہونچتا کیونکہ روح کو فنا نہین رسول اللہ نے فرمایا ہو انما خلقتم للابد یعنے تم ہمیشہ
کے لیے پیدا کیے گیے ہو جسطرح بعض عضوونکی کٹ جانے سے روح کو نقصان نہین ہوتا ہو اسیطرح سے خیال کیا
چاہیے کہ سب اعضا کے بیکار رہونے سے بھی نقصان نہین ہوتا پھر موت سے ڈرنا لا حاصل ہو ہان بدکامون سے
پرہیز کرنا ضرور ہو کیونکہ مرنیکے بعد انھین کے سبب سے رنج ہوتا ہو اور سزا ہو بدبختی ہو ولیکن جو شخص عابد و متقی
و ایماندار ہو اُسکو موت سے بہت فائدہ ہو کیونکہ اعمال شاقہ کے رنج و کشاکش سے رہائی پاتا ہو اور محنت کی
اجرت اُسے ملتی ہو اور کہا ہو کہ مرنا پل ہو کہ دوست کو دوست تک پہونچاتا ہو سبب یہی ہو کہ ایک ولی جانکنی
کے وقت ہنستا تھا اور خوش تھا کسینے کہا اے عجب مرنا اور ہنسنا کیا نظم پا ہر و پردہ جب اٹھاتے ہین + عاشق اسطرح

جی سے جاتے ہین + اور مولوی روم قدس سرہ نے فرمایا ہو **مثنوی** آن جہان ور اہش ار پیدا شدی + کم کسی یک لحظہ اینجا بدی + چون قیامت روز عرض اکبرست + عرض او خواہد کہ بازیب و فرست + ہر کہ چون ہندوے بدسودائی ست روز عرض نوبت رسوائی ست + یوم تبیض وتسود وجوہ + ترک دہ ہنار وشہرہ گردوران گروہ + ہرچہ پنہان باشدت پیدا شود + ہر کسے خائن بود رسوا شود + سچ ہو جو خیانت کرے محاسبے سے ڈرے اور جسکا معاملہ ٹھیک ٹھاک ہو اُسے حساب سے کیا باک ہو دنیا مین کفار چاہتے ہین کہ ہزارون برس جیین یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ولیکن وہان کہین گے کہ کاش ہم جلد مرتے تو بہتیرے گناہون سے بچتے **مثنوی** ہر کہ مېر د خود تمنا باشدش + کہ بدی زین پیش نقل مقصدش + گر بود بد تا بدی کمتر بدی + در تقی تا خانہ زودتر آمدی + ہیچ مردہ نیست پرحسرت ز مرگ + حسرتش آنست کم بودہ برگ + اور ایک مرنا یہ ہو کہ آپکو اور سارے عالم کو فانی سمجھے اور حقتعالی کو باقی اور یہانتک اس خیال مین ڈوب جاوے کہ سواے حق کے اُسے کچھ نظر ہی نہ آوے مولوی فرماتے ہین **مثنوی** ابر ما را شد عدو خصم جان + کہ کند مہ راز چشم من نہان + بود من ابر ست پردہ است وکثیف + زانعکاس لطف حق گرد ضعیف + بر کنم بود وخودی را من زراہ + تا بہ بینم حسن مہ را ہم زماہ + آزمودم مرگ من در زندگیست + چون رہم زین زندگی پایندگیست + از جمادی مردم و نامی شدم + وز نما مردم بحیوانی زدم + مردم از حیوانی وآدم شدم + پس چہ ترسم کے ز مردن کم شوم + حملہ دیگر بمیرم از بشر + من برآرم از ملائک سر بدر + از ملک ہم بایدم جستن بجو + كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ + بار دیگر از ملک قربان شوم + انچہ در وہم نآید آن شوم + پس عدم گردم عدم چون ارغنون + گویدم کہ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

بارھوان باب ماتم اور نوحے کے بیان مین

خبر مین ہو کہ جو مصیبت مین کپڑے پھاڑتا ہو یا چھاتی پیٹتا ہو گویا نیزہ لیکر اپنے خدا سے لڑتا ہو اور رسول اللہ سے منقول ہو کہ فرمایا کہ جو مصیبت مین دروازہ سیاہ کرے یا کالے کپڑے پہنے یا کپڑے پھاڑ ڈالے یا گھر اوجاڑ ڈالے یا درخت توڑ ڈالے تو جتنے اُسکے تن پر بال ہین اُتنے ہی گھر دوزخ مین اُسکے واسطے بنائے جاینگے اور گویا وہ ستر پیغمبرونکے خون مین شریک ہوا اور اُسکا روزہ اور نماز قبول نہوگا جبتلک وہ ماتم کا نشان باقی رہیگا اور اُسکی گور تنگ ہوجاویگی اور حساب اُس سے کڑا لیا جائیگا اور جتنے فرشتے آسمان اور زمین مین ہین سب اُسپر لعنت بھیجین گے اور ہر گناہ اُسکے نام لکھے جائینگے اور قیامت مین قبر سے ننگا اُٹھے گا اور جو مصیبت مین کپڑے پھاڑیگا اللہ تعالے اُسکا دین پرزے پرزے کر دیگا اور جو مُنھ پر طمانچے ماریگا یا مُنھ نوچ ڈالیگا حق تعالی اسکو اپنے وجہ کریم کے دیدار سے محروم کریگا

اور حدیث مین ہی کہ لوگ جب مصیبت مین روتے پیٹتے چلاتے ہین ملک الموت دروازے پر آکر کہتا ہی کہ یہ چلانا
کیسا ہی اسقدر غضب و غصہ تم کسپر کرتے ہو اگر مجھپر خفا ہو تو بیجا ہی کہ مین تابعدار ہون مالک کے حکم سے آتا
ہون یعنے تمھاری عمر سے ایک ساعت بھی کم نہین کی اور تمھارے رزق سے ایک دانہ بھی نہین گھٹایا اور مین کسی پر
ظلم نہین کرتا اور اگر اللہ تعالی کی قضا و حکم سے ناراض ہو تو کافر ہوئے اور قسم ہی خدای عز و جل کی مین تمھارے پاس
پھر آؤنگا اور پھر آؤنگا اور پھر آؤنگا تا قیامت فقیہ ابو اللیث رح نے کہا ہی نوحہ کرنا یعنے بین کی باتین بنانا اور
چلا چلا کر رونا پیٹنا حرام ہی صرف آنسو ولنے رونا منع نہین ولیکن صبر افضل ہی قولہ تعالی اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ
اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ یعنے یہی بات ہی کہ صبر کرنیوالے اپنا اجر بیشمار بھر پاوینگے اور رسول اللہ نے فرمایا کہ
نوحہ کرنیوالے اور جو اُسکے آس پاس ہو اور جو نوحہ سُنے سب پر خدا کی اور فرشتونکی اور آدمیونکی لعنت ہی
اور جب علی بن حسین بن علی رض نے انتقال فرمایا اُنکی بی بی سال بھر تک اُنکی قبر پر بیٹھی رہین اور سال کے بعد
جب خیمہ اُکھاڑا آواز آئی کہ جسکے لیے تم بیٹھی تھین وہ ملا اور رسول اللہ سے منقول ہی کہ جب آپکے بیٹے ابراہیم
نے انتقال فرمایا آپکی آنکھین بھر آئین عبد الرحمن بن عوف رض نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ نے رونا منع نہین
کیا فرمایا یعنے دو بُری آوازون سے منع کیا ہی نوحے کی آواز اور راگ کی اور مُنہ نوچنا اور گریبان چاک کرنا
ولیکن یہ آنسو رحمت ہین کہ اللہ تعالی رحیمونکے دلمین ڈال دیتا ہی پھر فرمایا کہ دل غمناک ہوتا ہی اور آنکھین
بھر آتی ہین تیری جدائی مین ای ابراہیم مترجم کہتا ہی کہ مسلمانونکو مصیبت مین چاہیے کہ صبر اختیار کرین اور
گلے اور شکوے کی بات زبان سے نہ نکالین کیونکہ اس مین بہت ہی گناہ سخت ہی بلکہ بے صبری کا انجام کفر ہی اور
ان رسمون پر ہندوستان کی عورتین بہت ہی دلیر ہین اُنکے مردونکو چاہیے کہ ان حرکتون سے اُنھین باز رکھین
بخاری و مسلم نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ نے فرمایا لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ
وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ نہین ہی ہمسے یعنے اسلام سے خارج ہی وہ جسنے پیٹا مُنھ اور
پھاڑا گریبان اور پکارا یعنے نوحہ کیا کفر کی رسم پر اور عمران بن حصین اور ابی ہریرہ رض سے منقول ہی
کہ ہم پیغمبر کے ساتھ ایک جنازہ پر وارد ہوئے کہ لوگون نے بسبب ماتم کے چادرین اوتار کر پھینک دین
تھین فقط پیراہن پہنے چلے جاتے تھے سو رسول اللہ نے فرمایا کہ تم کیا جاہلونکی سی باتین کرتے ہو تحقیق مینے
ارادہ کیا کہ بددعا دون کہ تمھاری صورتین بدل جائین یعنے ریچھ و بندر بنجاؤ جب اُن لوگون نے یہ سُنا
اپنی چادرین اُٹھالین اور پھر وہ حرکت نکی سو یہ حرکتین کسی کی مصیبت مین درست نہین اگرچہ نبی و

دلی کی مصیبت ہو ہان بے اختیاری کے رونے پر گرفت نہین اگرچہ روتے روتے یعقوب علیہ السلام کی طرح آنکھین سپید ہو جاوین کیونکہ جس بات مین کسی طرح آدمی کا بس نہین چلتا اللہ تعالی مواخذہ نہین

کرتا لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا

رسول اللہ سے منقول ہی کہ حقتعالی نے پہلے جو کچھ لوح محفوظ پر لکھایا تھا کہ مین ہی اللہ ہون میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہین اور محمد میرا بندہ اور رسول ہی اور میری سب خلق سے بہتر ہی جو میرے حکم پر گردن جھکا دے اور میری بھیجی ہوئی بلا پر صبر کرے اور میری نعمتون پر شکر کرے مین اُسی صدیق لکھونگا اور صدیقون کے ساتھ اُسے قیامت مین اُٹھاؤنگا اور جو میرے حکم پر گردن نہ جھکا دے اور میری بلا پر صبر نکرے اور میری نعمتون پر شکر نکرے وہ میرے آسمان کے تلے سے نکلجاوے اور میرے سوا دوسرا خدا ڈھونڈھ لے اور حضرت علی نے فرمایا ہی کہ صبر تین ہین ایک طاعت اور عبادت پر صبر کرنا یعنے عبادت پر مداومت کرنا اور ریاضت سے اوکتا نجانا اور دوسرا گناہ پر صبر کرنا یعنے عبادت پر مداومت کرنا اور ریا سے اوکتا نجانا اور دوسرا گناہ پر صبر کرنا یعنے اپنے عضوؤنکو گناہ سے باز رکھنا اور دل کو بُری خواہشون سے روکنا تیسرا مصیبت پر صبر کرنا جو کوئی طاعت پر صبر کریگا حقتعالی اُسکو قیامت کے دن سو درجے بہشت مین عطا کریگا کہ ہر ایک درجہ کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہی اور جو گناہ پر صبر کریگا حقتعالی اُسکو نو سو درجے عطا کریگا کہ ہر ایک درجہ کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا عرش و تحت الثری کے درمیان ہی اور جو مصیبت پر صبر کریگا حق تعالی اُسکو اسیطرح کے ایک ہزار نو سو درجے عطا کریگا

چودھوان باب روح نکلنے کے بیان مین

خبر مین ہی کہ جب نزع کیوقت بندیکی زبان بند ہو جاتی ہی چار فرشتے اُسکے پاس آتے ہین پہلا کہتا ہی السلام علیک مین تیرے رزق پر موکل ہون سو مینے پورب پچھم سب ڈھونڈھا کہین تیرے رزق کا ایک دانہ نپایا اب تیری موت کا وقت آپہونچا اور دوسرا کہتا ہی السلام علیک مین تیرے پانی پر موکل ہون سو پورب پچھم مین نے چھان مارا کہین کوئی چیز تیرے پینے کی نپائی اب تیری موت کی ساعت آپہونچی اور تیسرا کہتا ہی السلام علیک مین تیری سانسون پر موکل ہون سو مین نے سب پورب پچھم ڈھونڈھا کوئی ایسی جگہ نملی جہان تو ایکدم لے اور چوتھا کہتا ہی کہ السلام علیک مین تیرے وقتون اور دمون پر موکل ہون سو پورب پچھم مینے ڈھونڈھا کوئی ایسی جگہ نملی جہان تو کوئی کام کرے پھر کرام کاتبین آکر کہتے ہین السلام علیک ہم تیرا احوال لکھنے پر

فدرتھانے ور یعقوب عقبا بیٹے یہ ... سورہ ... لا یکلف اللہ ... تھا امر ربان سے ... نکالا تھا ۱۲ ۱۵ اللہ تکلیف نہین دیتا کسی شخص کو مگر جو اسکی طاقت ہے ۱۲

موکل ہین اور ایک سیاہ کاغذ نکالکر کہتے ہین اسے دیکھ اُسوقت بیمار کو عرق آ جاتا ہی اور اُسکے پڑھنے کے خوف سے
داہنے بائین دیکھنے لگتا ہی پھر موت کا فرشتہ آتا ہی داہنے پر رحمت کے فرشتے اور بائین پر عذاب کے فرشتے ساتھ
لیے سو بعضونکی جان سختی سے کھینچتی اور بعضون کی نشاط و آسانی سے اور حلقوم پر پہونچتی ہی ملک الموت
اُسے لے لیتا ہی اگر نیک بخت ہی تو رحمت کے فرشتون کو حوالے کر دیتا ہی اور اگر بدبخت ہی تو عذاب کے
فرشتونکو پھر فرشتے روح کو اوپر لیکر جاتے ہین اور نیکبخت ہی تو حکم ہوتا ہی کہ اسکو اسکے بدن کی طرف پھر لیجا
کر اپنے بدن کا حال دیکھے فرشتے اُسے لے آتے ہین اور گھر کے درمیان رکھ دیتے ہین سو وہ سب حال دیکھتی ہی کہ
فلانا روتا ہی اور فلانا نہین لیکن بول نہین سکتی پھر قبر تک جنازے کے پیچھے جاتی ہی پھر جب لاش کو دفنا چکتی
ہین اور سوال کا وقت آتا ہی تو بعضون نے کہا ہی کہ روح کو جواب دینے کے واسطے بدن مین داخل کرتے ہین
جسطرح زندگی مین تھی اور بٹھلاکر سوال کرتے ہین اور بعضون نے کہا ہی سوال صرف روح سے ہی بدن سے نہین
اور بعضون نے کہا ہی کہ فقط سینے تک روح داخل ہوتی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ روح کو کفن اور بدن کے
درمیان رکھتے ہین غرضکہ سوال ضرور ہوتا ہی جسطرح سے ہو سوال کا عذاب قبر کا ایمان ضرور لانا چاہیے اُسکی
کیفیت دریافت کرنے مین مشغول نہووے حقتعالی سب چیزون پر قادر ہی فقیہ ابو اللیث نے کہا ہی کہ جو کوئی
عذاب قبر سے نجات چاہے اُسے چاہیے کہ چار چیزون ہمیشہ کرتا رہے اور چار چیز ولسے باز رہے کرنے کی چار چیزین یہ
ہین نماز کی محافظت کرنا کہ ترک نہونے پاوے اور صدقہ دینا اور قرآن پڑھنا اور سبحان اللہ بہت کہنا کہ ان
چیزون سے قبر روشن ہوتی ہی اور کشادہ کردیجاتی ہی اور باز رہنے کی چار چیزین یہ ہین جھوٹ بولنا چھوڑدے اور خیانت
اور دغابازی چھوڑدے اور لترابین چھوڑدے اور پیشاب سے پاک صاف رہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے فرمایا ہی پیشاب سے پاک صاف رہو کہ اکثر عذاب قبر کا اس سے ہی بعد ازان منکر نکیر دیکھکر اپنے
چنگلون سے زمین چیرتے ہوے آتے ہین اور اُسکو بٹھلاتے ہین اور کہتے ہین کون تیرا رب ہی اور پیغمبر کیا دین
ہی سو اگر نیکبخت ہوا تو کہتا ہی رب میرا اللہ تعالی ہی اور نبی میرا محمد مصطفےٰ اور دین میرا اسلام تب
کہتے ہین سو جسطرح دولھا سوتا ہی اور ایک کھڑکی سی کھول دیتے ہین جس سے وہ اپنا مقام بہشت مین دیکھ
لیتا ہی پھر دونون فرشتے روح سمیت اوپر جاتے ہین اور روح کو قندیلون مین رکھتے ہین جو عرش کے
نیچے لٹکتی ہین اور ابو ہریرہؓ سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ حقتعالی فرماتا ہی
مین جس بندے پر رحمت و مغفرت کیا چاہتا ہون اُسکو بدن کی بیماری مین مبتلا کرتا ہون یا مفلسی مین یا غم مین پھر

اگر اسپر بھی گناہ باقی رہگئے تو نزع کیوقت اُسپر سختی کرتا ہون یہانتک کہ وہ پاک صاف مجھ سے ملاقات
کرتا ہی اور جسنے مین چاہتا ہون کہ یہ بخشدون اُسے بہت ہی شادمانی و کامرانی عنایت کرتا ہون اور بہت سے
روزی دیتا ہون یہانتک کہ جتنی اُسنے نیکیان کی ہون اُن سب کے عوض اُسکو نعمت پہونچ جاوے پھر اگر اسپر بھی
کوئی نیکی باقی رہ گئی تو موت اُسکو آسان کردیتا ہون پس آتا ہی وہ میرے پاس تہیدست نیکیون سے اور سودہ
ؓ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہی کہ فرمایا سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے
تھے جس مومن کے ایک کانٹا گڑتا ہی اُسکے عوض اللہ تعالیٰ اُسکو ایک نیکی دیتا ہی اور ایک گناہ اُسکا مٹا
دیتا ہی اور کہا کہ جس بدن کو بیماری نہ پہونچے اُسمین خیر نہین اور حدیث مین ہی کہ مومن جب مرنے لگتا ہی
آسمان سے فرشتے اوترتے ہین سفید رو جنکے چہرے آفتاب سے ہوتے ہین اور بہشت سے کفن اور خوشبو لیے آتے
ہین اور پھر ملک الموت اُسکے سرھانے آکر کہتا ہی نکل ای نفس مطمئنہ اور خدا کی رحمت اور مغفرت کی طرف چل
سو روح نکل آتی ہی اور وہ اُسے آسمان کی طرف لیجاتے ہین اور ساتون آسمانون کے دروازے کھل جاتے ہین
اور سب اُسکو اچھے لقب اور اچھے نام سے پکارتے ہین پھر اُسکا نام علیین مین لکھا جاتا ہی اور حکم ہوتا ہی کہ اُسے
زمین کیطرف لیجاؤ کہ منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم ومنہا نخرجکم تارۃ اخری پھر اُسکی روح کو بدن مین
داخل کرتے ہین اور منکر نکیر اُس سے سوال کرتے ہین اور جواب باصواب پاتے ہین تب آواز آتی ہی کہ میرے بندے
نے سچ کہا اُسکے واسطے بہشتی فرش بچھاؤ اور اُسے بہشتی لباس پہناؤ اور بہشت کا دروازہ کھولدو نا ہوا اور خوشبو
اُسے پہونچے اور جہانتک اُسکی نظر پہونچے قبر کشادہ کردو جب فرشتے یہ سب کام کر چکتے ہین ایک شخص خوشبودار
مین معطر بہت ہی اچھے ستھرے کپڑے پہنے بشارت دیتا ہوا اُسکے پاس آتا ہی وہ کہتا ہی تو کون ہی خدا تجھپر رحمت کرے
مین نے تجھسا حسین کوئی شخص دنیا مین نہین دیکھا وہ کہتا ہی مین تیرا نیک عمل ہون اور جب کافر مرنے لگتا ہی آسمان
سے فرشتے عذاب کے کپڑے لیے ہوے اوترتے ہین اور اُسکو پہناتے ہین اور ملک الموت اُسکے سرھانے آکر سختی سے
اُسکی روح نکالتا ہی پھر جب وہ نکل چکتی ہی تب سوای جن و آدمی کے جتنی خلقت آسمان و زمین مین ہی سب اُسپر لعنت
کرتی ہی پھر اُسے لیکر آسمان پر چڑھتے ہین وہان سے آواز آتی ہی کہ اسے اسکی خوابگاہ کی طرف لیجاؤ تب سے
زمین پہلے آتے ہین بعد ازان منکر نکیر بھیانک صورتین بادل کی طرح کڑکتے ہوے بجلی کی سی آنکھین گھماتے ہوے
زمین کو پھاڑتے ہوے اُسپر ظاہر ہوتے ہین اور اُسے بٹھلا کر پوچھتے ہین کہ رب تیرا کون ہی وہ کہتا ہی مین نہین
جانتا تب فرشتے اُسکو ایسے بھاری چمٹے سے مارتے ہین جسے تمام خلق اگر جمع ہو تو اٹھا نہ سکے سو ہڈیان پسلیان اُسکی

اُدھر کی اُدھر ہو جاتی ہین پھر ایک شخص گندہ بدصورت اسکے پاس آتا ہو اور کہتا ہو حَسَرَاتُ اللہ تعالیٰ شَتّٰی تو خدا تعالیٰ کے طاعت مین سُست تھا اور گناہ کرتے مین چالاک اور چست وہ کہتا ہو تو کون ہو کہ مینے دُنیا مین تجھسا بدشکل کوئی نہین دیکھا وہ کہتا ہو مین تیرا بدعمل ہون پھر دوزخ کا دروازہ کھولدیا جاتا ہو کہ وہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین دیکھ لیتا ہو تا روز قیامت اسی حال مین رہتا ہو اور حدیث مین آیا ہو کہ جو کوئی جمعے کے دن یا جمعے کی رات کو مریگا اللہ تعالیٰ اُسی قبر کے فتنہ سے امین رکھے گا اور ابوامامہ باہلی سے منقول ہو کہ جب مردہ قبر مین دھرا جاتا ہو فرشتہ آکر اُسکے سرہانے بیٹھتا ہو اور ایسا گرز مارتا ہو کہ اُسکے تمام عضو چور چور ہو جاتے ہین اور قبر مین آگ بھڑکائی جاتی ہو پھر کہتا ہو اُٹھ خدا تعالیٰ کے حکم سے تب وہ اُٹھ بیٹھتا ہو اور اس شور سے چلاتا ہو کہ سوای جن و انس کے تمام خلق سنتی ہو پھر کہتا ہو کہ تو مجھے کیون ستاتا ہو اور کسواسطے عذاب دیتا ہو مین تو نماز پڑھتا تھا اور زکوۃ دیتا تھا اور رمضان کے روزے رکھتا تھا فرشتہ کہتا ہو مین اسواسطے عذاب دیتا ہون کہ ایک دن تو ایک مظلوم کے پاس گیا تھا اور وہ تجھ سے فریاد کرتا تھا اور تو نے باوجود قدرت کے اُسکی فریاد نہ سُنی اور فلانے دن تو نے نماز پڑھی تھی لیکن پیشاب سے پاک نتھا اور حدیث مین آیا ہو کہ جو کوئی مظلوم کو دیکھے اور اُسکی فریاد نہ سُنے قبر مین اُسکو سو کوڑے آتش کے مارینگے اور عبداللہ بن عمرؓ سے منقول ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار گروہ کو حق تعالیٰ نور کے منبرونپر بٹھائیگا اور رحمت مین داخل کرائیگا لوگون نے پوچھا کہ وہ کون ہین یا رسول اللہ فرمایا کہ جو بھوکونکو کھلاوین اور جہاد کرنیوالونکی توقیر کرین اور ناتوانونکی مدد کرین اور مظلومونکی فریاد سُنین اور انس بن مالک سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب مردہ قبر مین دھرا جاتا ہو اور مٹی اُسپر ڈالی جاتی ہو اور اُسکے لوگ اسکو کہتے ہین ای میرے سردار ای میرے شریف تب فرشتہ کہتا ہو ارے تو سنتا ہو یہ کیا کہتے ہین تو شریف تھا وہ کہتا ہو مین تو بندہ ہون لیکن یہی مجھے شریف کہتے ہین مین کیا کرون ای میرے لوگو مین شریف نتھا جب پھر اُسپر عذاب ہونے لگتا ہو تو چلاتا ہو اور کہتا ہو وَاکَسْرَ عَظْمَاہُ وَاَمُدَّ مُنْعَم نَدَامَتَاہُ وَاَعْنَقَتْ سَوَاہُ یعنے ہای فریاد کیسی ہڈیان ٹوٹتی ہین یا خدایا یہ کیسی ندامت کی جگہ ہو ہای فریاد کیا کڑا سوال ہو اور خبر مین ہو کہ جو شخص پہلی شب جمعہ کی رجب کے مہینے سے رات بھر خدا کی یاد مین جاگے تو حق تعالےٰ جل شانہ فرماتا ہو مین تمھین گواہ بناتا ہون ای فرشتو یاد رکھو اسے بخش دیا

پندرھوان باب اُس فرشتے کے ذکر مین جو منکر نکیر سے پیشتر قبر مین آتا ہو

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابن سلام منکر نکیر سے پیشتر مردے کے پاس ایک فرشتہ آتا ہو کہ اُس کا مُنہ سورج سا چمکتا ہو نام اُسکا رومان ہو وہ مردیکو بٹھلاتا ہو اور کہتا ہو لکھ جو کچھ تو نے بھلا برا کیا ہو وہ کہتا ہو مین کسطرح لکھون میرے پاس قلم سیاہی کاغذ کہان ہو فرشتہ کہتا ہو اپنی تھوک کی سیاہی بنا اور انگلی کا قلم اور کفن کے ٹکڑے کا کاغذ تب وہ اپنی سب نیکیان لکھتا ہو اور جب گناہون پر پہونچتا ہو شرماتا ہو فرشتہ کہتا ہو جب دنیا مین گناہ کیا تھا تب حق تعالی سے نہ شرمائے تھے اب شرماتے ہو بعد ازان گرز اٹھا کر مارتا ہو تب بندہ ناچار ہو کر گناہونکو بھی لکھتا ہو پھر فرشتہ کہتا ہو کہ اُسکو لپیٹ کر اپنے ناخن سے مہر کرو تب وہ لپیٹ کر ناخن سے مہر کرتا ہو پس فرشتہ اُسکو اُسکی گردن مین لٹکا جاتا ہو اور تا قیامت وہ لٹکا رہتا ہو قولہ تعالی وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ بعد ازان منکر نکیر آتے ہین اور اسیطرح قیامت مین جب حکم ہوگا کہ اپنا نامۂ اعمال پڑھ تب بندہ سب نیکیان پڑھ جائیگا اور گناہونکے پڑھنے مین رکے گا حقتعالی فرماویگا کیون نہین پڑھتا کہے گا یارب مجھے تجھسے شرم آتی ہو حقتعالی فرماویگا دنیا مین نہ شرمایا اب شرماتا ہو تب بندہ پشیمان ہوگا اور پشیمانی کچھ فائدہ نہ بخشیگی پھر حکم ہوگا خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ

سولھوان باب منکر و نکیر کے ذکر مین

حدیث مین آیا ہو کہ جب مردہ قبر مین دھرا جاتا ہو اُسکے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ آتے ہین جنکی آنکھین نیلی ہین اور کڑک بادل کی سی ہو سوہ زمین چیرتے ہوئے اُسکے سر کی طرف سے آتے ہین نماز کہتی ہو کہ اس طرف سے نہ آؤ کیونکہ یہ اسی دن کے ڈر سے راتون کو سجدے کرتا تھا تب داہنی طرف سے آتے ہین صدقہ کہتا ہو ادھر سے نہ آؤ کہ یہ اسی جگہ کے خوف سے صدقہ دیا کرتا تھا تب بائین طرف سے آتے ہین روزہ کہتا ہو ادھر سے نہ آؤ کہ یہ اسی دن کی دہشت کھا کر بھوک پیاس سے دل کو مردہ کیا کرتا تھا تب پائون کی طرف سے آتے ہین جمعہ کہتا ہو ادھر سے نہ آؤ کہ یہ اسی جگہ کے خطر سے پاپیادہ نماز کو جاتا تھا وہ جگا دیتے ہین اور کہتے ہین کہ محمد کو کیا کہتا ہو وہ کہتا ہو اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پس آرام سے اُسے سلا کر چلے جاتے ہین اور منکر نکیر کے سوال مین یہ حکمت ہو کہ آدم کی پیدایش کے وقت فرشتون نے طعن سے کہا تھا کہ یارب کیا تو زمین مین ایسا شخص پیدا کرتا ہو جو اسمین فساد و خونریزی کرے اور حق تعالی نے فرمایا تھا اِنِّی اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے جو مین جانتا ہون سو تم نہین جانتے پس

اور جو آدمی ہو سو ایسا کہ جو کچھ کہے ان کی ... نہ سمجھے اور اسی طرح ... ہو

حق تعالی منکر ونکیر کو بھیجتا ہی تا مسلمان سے کلمہ اور ایمان کی باتین سنکر فرشتون کے سامنے گواہی دین
اور گواہ دس سے کم نہین ہوتے اور جب منکر ونکیر فرشتونکے سامنے اُسکے ایمان پر گواہی دے چکتے ہین
حقتعالے فرماتا ہی اۓ میرے فرشتو ہینے اُسکی جان لے لی اور اُسکا مال ومتاع غیرونکے نصیب کیا
اور اُسکی جورو غیر کی گود مین سوئی اور اُسکے لونڈی غلام غیر کے بس مین پڑے پھر اُس سے زمین کے
اندر جب سوال ہوا تب اُسنے میرا ہی دم بھرا اور میرا ہی کلمہ پڑھا تاکہ تم جانو کہ جو مجھے معلوم ہی
تمھین نہین معلوم مترجم کہتا ہی کہ شیخ عبدالحق محدث رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی ذکر کیا ہی کہ سوال کے
وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا جمال مبارک میت کو دکھلاتے ہین

سترھوان باب کراما کاتبین کے ذکر مین

حدیث مین ہی کہ ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہین ایک داہنے پر سو وہ بے گواہی نیکیان لکھتا ہی
اور دوسرا بائین پر سو وہ گناہ لکھتا ہی لیکن جب دوسرے کو گواہ بنا لیتا ہی اور داہنے بائین یہ
اُسوقت ہوتے ہین جب آدمی بیٹھا ہوتا ہی اور جب چلتا ہی تو اُسکے آگے پیچھے ہو لیتے ہین اور جب
سوتا ہی سرھانے پائنتی ہوتے ہین اور ایک روایت ہی کہ پانچ فرشتے ہین دو رات کے دو دن کے
ایک کسی وقت نہین ٹلتا قولہ تعالی لہ معقبات من بین یدیہ ومن خلفہ یحفظونہ من امر اللہ
سو معقبات سے رات دن کے فرشتے مراد ہین یعنے اللہ تعالی کے پہرے والے فرشتے ہین آدمی کے آگے اور
پیچھے کہ اُسکو محفوظ رکھتے ہین جن وانس وشیاطین وغیرہ سے بحکم حق تعالی اور رسول اللہ سے منقول ہی
کہ داہنے ہاتھ کا فرشتہ نیکی کو لکھ لیتا ہی جب آدمی نیکی کا ارادہ کرتا ہی اور جب آدمی گناہ کرتا ہی اور بائین
ہاتھ کا فرشتہ لکھنے کا ارادہ کرتا ہی داہنے ہاتھ کا فرشتہ اُس سے کہتا ہی ٹھہر جا وہ سات ساعتین ٹھہر جاتا ہی
پھر اس عرصہ مین اگر اُسنے توبہ واستغفار کیا تو نہین لکھتا ہی اور اگر نہ کیا تو ایک گناہ لکھ لیتا ہی پھر جب
بندہ مر جاتا ہی اور قبر مین رکھا جاتا ہی دونون فرشتے کہتے ہین یارب تونے ہمکو اپنے بندے پر عمل
لکھنے کے واسطے تعین کیا تھا سو وہ مرگیا اب ہمین حکم دے تو آسمان پر چڑھ جاوین حق تعالی فرماتا ہی
کہ آسمان فرشتون سے بھرا ہی سب میری تسبیح کرتے ہین سو تم میرے بندیکی قبر پر تسبیح وتہلیل کہو اور میرے
بندیکے واسطے لکھتے رہو جب تک مین اُسے قبر سے اُٹھاؤن اور کراما کاتبین اُنکا سو اسطے نام ہی کہ جب وہ نیکی
لکھتے ہین تو بخوشی تمام اُسکو آسمان پر لیجاتے ہین اور حقتعالی سے ظاہر کرتے ہین اور اس نیکی پر گواہی دیتے ہین

اور جب گناہ لکھتے ہین تو غمگین و محزون ہوکر اُسے آسمان پر لیجاتے ہین پس حقتعالی فرماتا ہی کہ ای کراما کاتبین
میرے بندے نے کیا کیا وہ عیب ریجاتے ہین یہان تک کہ حق تعالے دوسرے تیسرے مرتبہ پوچھتا ہی
کہتے ہین الٰہی تو ستار خطا پوش ہی تو نے اپنے بندونکو حکم کیا ہی کہ ایک دوسرے کا عیب چھپاوے وہ
ہر روز تیری کتاب پڑھتے ہین اور ہماری تعریف کرتے ہین اور ہمین کرام کہتے ہین وَاِنَّ عَلَیْکُمْ لَحَافِظِیْنَ
کِرَامًا کَاتِبِیْنَ سو انکا عیب چھپا ڈال کہ تو علام الغیوب ہی مترجم کہتا ہی کہ بیشتر حدیثون مین آیا ہی کہ
فرشتے مومن کے واسطے استغفار کرتے ہین اور وجہ اسکی میرے نزدیک یہ ہی کہ ایمان و اعتقاد لانے کو ایک
اثر ہی معنوی سو جو کوئی جسکا معتقد ہوتا ہی اُس سے اُسکو فیض پہونچتا ہی لیکن اگر اعتقاد صحیح و درست
ہو نہ باطل و خلاف واقع پس اُمت مرحومہ محمدیہ کو تمام انبیا سے فیض باطنی حاصل ہوا کرتا ہی اور اسی
سبب سے ذرا سے کام مین بہت سا ثواب پاتے ہین کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یَمْلَأُ الْمِیْزَانَ اور اسی سبب سے یہ
پچھلے اگلون سے آگے ہوگئے ہین کہ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ اور اسیطرح سب فرشتون کا ایمان لکھتے
ہین سو اُنسے طرح طرح کے فیض پہونچا کرتے ہین وَاللّٰہُ تَعَالیٰ اَعْلَمُ

اٹھارھوان باب اس ذکر مین کہ روح گھر مین اور قبر پر آتی ہے

حدیث مین ہی کہ جب مرنے سے تین دن گذر جاتے ہین روح کہتی ہی یا رب مجھے حکم دے کہ مین جاؤن
اور اپنے بدن کو دیکھون حکم ہوتا ہی کہ اچھا جا تب وہ قبر کے پاس آتی ہی اور دیکھتی ہی کہ نتھنون سے
اور منھ سے پانی بہا ہی یہ دیکھکر بہت روتی ہی اور کہتی ہی ای میرے مسکین بدن ای میرے محبوب تجھے اس
وحشت و بلا کے گھر مین اس غم و درد کے گھر مین اس رنج و ندامت کے گھر مین اپنی زندگی کے دن یاد ہین
بعد ازان چلی جاتی ہی پھر اسیطرح پانچوین دن اذن لیکر آتی ہی اور دور سے دیکھتی ہی کہ نتھنون سے
اور منھ سے اور کانون سے ریم و خون بہا ہی یہ دیکھکر بہت روتی ہی اور کہتی ہی ای میرے مسکین بدن اس
غم و رنج و محنت کے گھر مین اس کیڑون اور بچھوؤن کے گھر مین تجھے اپنی زندگی کے دن یاد ہین کیڑے
مکوڑے تیرا گوشت کھا گئے تیرے اعضا شق ہوگئے تیرا چمڑا پھٹ گیا بعد ازان چلی جاتی ہی پھر اسیطرح
ساتوین دن حکم لیکر آتی ہی اور دور سے دیکھتی ہی کہ بدن مین کیڑے پڑ گئے ہین سو دھاڑین مار کر روتی ہی
اور کہتی ہی تجھے اپنی زندگی کے دن یاد ہین تجھے اپنے لڑکے بالے خویش و قریب یاد ہین تجھے اپنی زمین
جگہہ یاد ہی کہان ہین تیرے بھائی بند کہان ہین تیرے دوست آشنا کہان ہین تیرے ہمسائے اور ہمنشین

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب مومن مرجاتا ہی اسکی روح اپنے گھر کے آس پاس مہینے بھر تک
پھرا کرتی ہی اور دیکھتی ہی کہ لوگ اُسکا مال کس طرح بانٹتے ہین اور اُسکا قرض کسطرح ادا کرتے ہین پھر بعد
مہینے کے قبر کے گرد سال بھر پھرتی ہی اور دیکھتی ہی کہ اُسکے لیے کون دعا مانگتا ہی اور کون غمگین ہوتا ہی
پھر جب سال پورا ہو جاتا ہی تب اُسکو جہان سب وہین جمع رہتی ہین لیجاتے ہین اور نفخ صور تک
وہین رہتی ہی اور وہ جو قرآن مجید مین ہی تنزل الملائکۃ والروح سو کہتے ہین کہ روح اس جگہ یعنی
رحمت کے ہی چنانچہ ایک قرأت مین روح آیا ہی بفتح را اور بعضے کہتے ہین کہ روح بڑے ایک فرشتے کا
نام ہی کہ شب قدر مین مومنون کے احترام کے واسطے اوترتا ہی اور کہا ہی کہ روح تمام بدن مین ہی اور
موت بھی تمام بدن مین سرایت کرتی ہی قولہ تعالیٰ قل یحییہا الذی انشأہا اول مرۃ اور
روح و روان دونون ایک ہین لیکن روح جب گئی تو پھر بدن مین نہین آتی اور پھر بدن مین حس و حرکت
نہین رہتی اور روان جاتا ہی اور پھر آتا ہی اور اُسکے جانے پر بھی بدن مین حرکت رہتی ہی اور روح کی
جگہ بدن مین معین نہین اور روان کی جگہ دونون ابروؤنکے بیچ مین ہی اور روح جب جاتی ہی تو
بیشک بندہ مرجاتا ہی اور روان جب جاتا ہی تب وہ سو جاتا ہی اور روح زیست بھر بدن سے
الگ نہین ہوتی اور حرکت نہین کرتی جس طرح پانی لاکر برتن مین بھر دین اور گھر مین دھر دین اور سورج کی
چمک اُسپر پڑے تو عکس اُسکا چھت پر ہلتا ہوا نظر آوے لیکن پیالہ اپنی جگہ سے نہ ہلے اسیطرح روح
بدن مین ہوتی ہی اور شعاع اُسکا عرش تک پہونچتا ہی سو وہی روان ہی اور وہان جو کچھ دیکھتا ہی
اُسے خواب ملکوتی کہتے ہین اور روح بعد وفات کے کہان رہتی ہی بعضون نے کہا صور مین رہتی ہی
کیونکہ جتنے جاندار پیدا ہوئے ہین اور قیامت تک پیدا ہونگے اُتنے ہی سوراخ صور مین ہین سو روح
اگر نعمت کے قابل ہی تو وہان ہی اور عذاب کے قابل ہی تو وہان ہی اور کہتے ہین کہ مومنون کی روح
علیین مین سبز پرندون کے حوصلون مین اور کافرون کی روح دوزخ مین سیاہ پرندون کے
حوصلون مین اور کہتے ہین کہ مومنون کی روح جب قبض کی جاتی ہی رحمت کے فرشتے اُسے
باعزاز تمام چھٹے آسمان تک لیجاتے ہین پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آتی ہی کہ اسکو علیین
مین رکھو اور زمین مین پھر لیجاؤ تب روح کو اُسکے بدن کی طرف پھر لاتے ہین اور بہشت کا
دروازہ کھول دیتے ہین کہ وہ اپنے مقام کو وہین سے دیکھتی ہی تا قیامت اور کافرون

اوترتے ہین فرشتے اور روح

کی روح کو عذاب کے فرشتے چلے آسمان کی طرف لیجاتے ہین سو اُسکے دروازے موندلیے جاتے ہین اور حکم ہوتا ہو کہ اسکو اسکی جگہہ مین لیجاؤ تب اُسے لے آتے ہین اور اُسکی قبر تنگ کر دیتے ہین اور دوزخ کا دروازہ کھولدیتے ہین کہ وہ اپنا بیٹھکا وہین سے دیکھتی ہو تا قیامت اور اسی معنی پر حدیث مین آیا ہو کہ مردے جوتیون کی کھٹکھٹ سُنتے ہین لیکن بول نہین سکتے اور بعضے عالمون نے فرمایا ہو کہ شہیدون کی روحین فردوس مین سبز پرندون کے گھونسلون مین ہین جہان چاہتے ہین اُڑا کرتے ہین پھر بسیرا لیتے ہین قندیلون مین جو عرش کے نیچے معلق ہین اور مسلمان کے لڑکون کی روحین بہشتی کنجشکون کے حوصلون مین اور مشرکون کے لڑکون کی روحین بہشت کے چارون طرف پھرا کرتی ہین قیامت تک اُنکو کہین جگہہ رہنے کی نہین ملتی آخرت مین وہ مومنون کے خادم بنائے جاوینگے اور جن مسلمانون کے ذمے کسی کا قرض یا دعویٰ یا حق ہو اُنکی روحین ہوا مین معلق ہین نہ اُنکو بہشت مین لیجاتے ہین نہ آسمان پر جب تک اُنکا قرض و مظلمہ نہ چکا دیا جاوے اور فاسق مسلمانون کی روحین قبر مین بدن سمیت عذاب پاتی ہین اور کافرون اور منافقون کی روحین سجین مین جہنم کی آتش مین اور بعضون نے کہا ہو کہ روح ایک جسم لطیف ہو کہ مخلوق ہو اور اسی سبب سے حق تعالیٰ کو کوئی روح نہین کہتے کیونکہ محال ہو کہ حق تعالیٰ محل اجسام کا ہو اور یہودیون نے رسول اللہ سے روح کا حال اور اصحاب رقیم کا حال اور ذوالقرنین کا حال پوچھا سو انکی شان مین سورۂ کہف اوتری اور روح کے مقدمے مین یہ آیت اوتری وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي یعنے کہہ روح میری خدا کے علم سے ہو اور مجھے اُسکا علم نہین اور بعضون نے کہا ہو آیت کے یہ معنی ہین کہ روح میرے رب کی تکوین سے ہو کہ اُسنے کن کے کلمے سے اُسے ہست کیا ہو اور امر دو طرح کا ہو ایک امر التزام جیسے عبادت کا حکم کرنا اور ایک امر تکوین جیسے قول اُسکا إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ اور وہ جو خداے تعالیٰ نے فرمایا ہو نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَىٰ قَلْبِكَ سو روح امین جبرئیل علیہ السلام ہو اور جو فرمایا ہو يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا سو روح سے وہان بھی جبرئیل ع مقصود ہین اور بعضون نے کہا ہو کہ روح ایک بڑے فرشتے کا نام ہو جو اکیلا ایک صف مین کھڑا ہوگا اور سب فرشتے ایک صف مین اور وہ جو حضرت آدم علیہ السلام کی شان مین فرمایا ہو نَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي سو یہ اضافت تشریف و تعظیم کی راہ سے ہو جیسے

(حاشیہ)
۱۲ ... اوترا ہو ۱۲ اسکو فرشتہ جبرئیل ... ۱۲ جسدان کفر ۱ ... اور فرشتے قطار باندھکر ۱۲ نفخت پھونکدی مین نے ... اپنی جان ۱۲

۵۷ [illegible] پھونکدی اسمین اپنی طرف کی جان

ناقۃ اللہ وبیت اللہ اور جو عیسیٰ علیہ السلام کی شان مین فرمایا ہی فَنَفَخْنَا فِیہِ مِنْ رُّوحِنَا سو اسواسطے
فرمایا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جبرئیل کی پھونک سے پیدا ہوے اور بعضون نے کہا کہ روح اسجگہ بمعنی
رحمت کے ہی واللہ اعلم بالصواب مترجم کہتا ہی کہ روح کا حال مفصل اسواسطے نہ بیان کیا گیا کہ
ہر شخص کی فہم اور عقل مین نہ آسکتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی اُمِرْنَا اَنْ
نُکَلِّمَ النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِہِمْ یعنے ہمکو حکم ہی کہ آدمیون سے اُنکی عقل کے موافق کلام کرین اور جو
شخص عقل صافی وفہم وافی رکھتا ہو اُسے چاہیے کہ تصوف کی کتابین دیکھے خصوص امام حجۃ الاسلام غزالی
کی تصنیفین کیونکہ اُنھون نے بعضے رسالون مین روح کا حال بتصریح تام وتشریح تمام لکھا ہی اگرچہ
اس رسالہ مین اختصار کر گئے ہین

اُنیسوان باب صور کے ذکر مین اور بعث وحشر کے

جاننا چاہیئے کہ اسرافیل کے چار بازو ہین ایک پورب مین ایک پچھم مین ایک کو بچھاتا ہی ایک سے بدن ڈھانکتا
ہی اور عرش کے پائے اپنے کاندھے پر اُٹھاتا ہی اور حقتعالی کے خوف سے چھوٹا ہوجاتا ہی کنجشک کے برابر
اور کوئی فرشتہ عرش سے اتنا نزدیک نہین جتنا اسرافیل ع ہین اُسکے اور عرش کے درمیان سات
پردے ہین کہ ایک پردے سے دوسرے پردے تک پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہی اور جبرئیل ع اور
اسرافیل ع کے درمیان ستر حجاب ہین اور حق تعالی نے لوح محفوظ کو سفید براق موتی سے پیدا
کیا ہی طول اُسکا اتنا ہی جیسے آسمان اور ساتون زمین کا درمیان اور عرش سے معلق ہی اور
جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ قیامت تک ہوگا سب اُسمین لکھا ہی اور اسرافیل علیہ السلام اپنی داہنی ران پر
صور رکھے ہوئے اور صور کا مُنھ اپنے مُنھ سے لگائے ہوے اس انتظار مین ہی کہ جو ہین پھونکنے کا
حکم ہو تو پھونکدے رسول اللہ نے فرمایا ہی کہ اُس کی قسم جسکے ید قدرت مین میری جان کہ جس دن
نرسنگا پھونکا جاویگا قیامت آجاوے گی حالانکہ آدمی کے مُنھ مین لقمہ پڑا ہوگا نگل نہ سکے گا
اور کپڑا پہنتا ہوگا سو پہن نہ سکے گا اور پانی مُنھ سے لگائے ہوگا سو پی نہ سکے گا اور صور تین بار
پھونکا جائیگا ایک کو نفخۂ فزع کہتے ہین ایک کو نفخۂ صعق کہتے ہین ایک کو نفخۂ بعث سو جب دُنیا
کی مدت گذر جاویگی ملک الموت ساتوین زمین تک ہاتھ پھیلا کر سب آسمانون اور زمینون کی روح نکال
لے گا اسوقت کوئی زمین پر باقی نرہیگا مگر ابلیس اور نہ آسمان پر مگر جبرئیل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل

اور انھین کو حق تعالیٰ نے اس آیت مین مستثنیٰ کیا ہو وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ صور کی چار شاخین ہین ایک مچھم مین ایک پورب مین ایک ساتوین زمین کے نیچے ایک ساتوین آسمان پر اور جتنی تمام عالم کی روحین ہین اتنی ہی صور مین دروازے ہین اور اُسکے ایک طبقے مین نبیون روحین ہین اور ایک مین آدمیون کی اور ایک مین پریون کی اور ایک مین جانورون کی

بیسوان باب نفخۂ فزع کے بیان مین

جب نفخۂ فزع ہوگا آسمان وزمین کی تمام خلقت مین ہول پڑجائیگا اور پہاڑ اڑنے لگین گے اور آسمان پھٹنے لگین گے اور زمین کانپنے لگے جیسے پانی پر ناؤ ڈگمگاتی ہو اور حاملہ عورتون کے حمل گر جائینگے اور لڑکے خوف سے بڈھے ہو جائینگے اور شیاطین بھاگتے پھرینگے اور ستارے ٹوٹنے لگین گے اور چاند سورج دھندے ہو جائینگے قولہ تعالیٰ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ پس چالیس برس ایسا ہی رہیگا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی کہ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ پھر فرمایا آیا جانتے ہو کہ کون دن ہو تب صحابہ بولے خدا ورسول جانتا ہو آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہو جب حق جل وعلا آدم سے فرماویگا کہ بھیج اپنی اولاد کو دوزخ کی طرف آدم کہین گے یارب کتنے بھیجون حکم ہوگا کہ ہر ہزار سے نوسو ننانوے دوزخ مین اور ایک بہشت مین جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب لوگ رونے لگے اور نہایت غمگین ہوئے حضرت نے فرمایا مجھے امید ہو کہ بہشت مین تین حصے اور لوگ ہونگے ایک حصہ تم پھر فرمایا کہ مجھے امید ہو کہ دو حصے تم ہوگے ایک حصہ تمام خلق تب سب خوش ہوگئے پھر فرمایا کہ خوش ہوگئے پھر فرمایا کہ خوش ہو کیونکہ تم تمام امتون پر اسطرح ہو جیسے اونٹ کے سامنے بکری اور تم ایک جزو ہو ہزار جزو سے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ اللہ تعالیٰ کی سو رحمتین ہین انمین سے ایک دنیا مین بھیجی گئی ہو جسکے اثر سے جن انس وحش وطیر آپس مین مہربانیان کرتے ہین اور ننانوے رحمتین قیامت کے دن اپنے بندون پر کریگا مترجم کہتا ہو یہ حدیث مشکوٰۃ مین بھی ہو پھر حق تعالیٰ اسرافیل علیہ السلام کو صور پھونکنے کا حکم دیگا وہ پھونکیگا اور کہیگا اے روحو حق تعالیٰ کا حکم ہو بدنون سے نکلو تب آسمان وزمین کے تمام لوگ بیہوش ہو جائینگے

اور دفعۃً سب کے سب مرجائینگے مگر جسے خدای تعالیٰ چاہیگا سو نہ مریگا یعنے شہید دنکی روحین کہ وہ اپنے خدا
کے پاس زندہ ہین چنانچہ فرمایا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ
اور حدیث مین ہی کہ حق تعالیٰ نے شہیدونکو پانچ بزرگیان دی ہین جو کسی کو نہین دین ایک یہ کہ سب
نبیون کی روح کو ملک الموت قبض کرتے ہین اور شہیدونکی روح کو حق تعالیٰ آپ قبض کرتا ہو دوسرے
یہ کہ سب انبیا بعد موت کے نہلائے جاتے ہین تیسرے یہ کہ سب نبیون کو کفن دیا جاتا ہو اور نکو بھی دیا
جاویگا پر شہیدونکو نہین دیا جاتا چوتھے یہ کہ انبیا کو مردہ کہتے ہین اور مین ایسا ہی ہون کہ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم
مَّيِّتُونَ اور شہدا زندہ ہین کہ احیا کہلاتے ہین پانچوین یہ کہ سب نبی قیامت کے دن شفاعت کرینگے اور
مین بھی اُسی دن شفاعت کرونگا اور شہید ہر روز شفاعت کرتے ہین تا قیامت اور کہتے ہین کہ بارہ شخص باقی
رہجائینگے جبرئیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ و عزرائیلؑ اور آٹھ عرش کے اٹھانے والے اور دُنیا رہجائیگی اکیلی بے
آدمی بے پری بے شیطان بے وحوش تب حقتعالےٰ فرماویگا اے ملک الموت جتنے اولین و آخرین ہین
اُتنے ہی تیرے ساتھی اور مددگار مینے پیدا کیے اور تجھے آسمانون اور زمینون کی قوت بخشی آج مین تجھے رنگ
رنگ کے غضب کا لباس پہناتا ہون سو تو میرا غضب لیکر اوتر اور شیطان کو مزہ موت کا چکھا اور جتنی سختی
اگلون پچھلون آدمیون پر ہوئی ہے اُسکی دوگنی چوگنی اُس اکیلے پر کر اور زبانی دوزخ
کے بیادے ستر ہزار آتشی زنجیرین لیکر تیرے ساتھ ہونگے یہ سُنکر ملک الموت ایسی بھیانک
صورت مین جسکے دیکھنے سے ساتوین آسمان اور ساتون زمین کے لوگ مرجائین منہ دہو کر شیطان
کو للکارینگے اُنکی آواز کی شدت دھول سے شیطان بیہوش ہوجائیگا اور خرخرے کی آواز اس
زور و شور سے اُسکے گلے سے بلند ہوگی کہ آسمان اور زمین کی خلقت اُسے سُنے تو بیہوش ہوجاوے تب
ملک الموت فرماوینگے ٹھہر اے خبیث تا موت کا مزہ تجکو چکھاؤن تونے بہت عمر پائی اور بہت
خلقت کو گمراہ کیا یہ سُنکر وہ پورب کو بھاگیگا ملک الموت جب وہان بھی جا پہونچینگے تب پچھم کو جائیگا
وہان بھی جب وہ جا پہونچینگے آخر بھاگتے بھاگتے تھک کر آدم کی قبر کے پاس ٹھہریگا اور کہیگا اے
آدم مین تیرے سبب سے پھٹکارا ہوا اور رجیم و ملعون ہوا پس ملک الموت اُسے آتش کا پیالا پلاوینگے
تب وہ خاک پر لوٹنے لگیگا پھر زبانی دہکائی ہوئی کیلون سے اُسکا منہ چیرینگے اور تیر ونسے
پاش پاش کرکے اُسکی جان قبض کرینگے پھر حق تبارک و تعالیٰ ملک الموت سے فرماویگا کہ دریاؤن کو

فناکر سو ملک الموت دریاؤن سے کہین گے تمھاری میعاد گذر چکی دریا کہین گے ہمکو حکم دو تو اپنے اوپر روئین یہ کہکر روئین گے اور کہین گے کہان ہین موجین اور کہان ہین ہمارے عجائبات آپہونچا حکم اللہ وتقدس تعالی کا بعدازان ملک الموت زور سے ایک ایسی آواز دیگے کہ سارا پانی تپال تک سوکھ جائیگا پھر پہاڑون کے پاس جائینگے وہ بھی روکر کہین گے کہان ہو ہماری اونچائی اور کہان ہو ہمارا کڑاپن آپہونچا حکم حق جل وعلا کا پس ملک الموت کی ایک جنگھار سے وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوکر اڑ جائینگے اور انکے پانی دھنس جائینگے پھر آسمان پر چڑھکر جنگھار مارینگے جسکے صدمے سے چاند وسورج وتارے سب چورچور ہوکر گر پڑینگے پھر حق تبارک وتعالی فرمادیگا کہ ای ملک الموت اب میری خلقت مین کون باقی رہا کہین گے الٰہی حَیٌّ لَا یَمُوْتُ توہی ہو اور باقی اب تو کوئی نہین رہا مگر جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام اور عرش کے اٹھانیوالے اور مین ضعیف بندہ تب انکی روح قبض کرنے کا بھی حکم ہوگا بعدازان حقتعالی فرمادے گا ای ملک الموت کیا تو نے میرا قول نہین سنا کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ سو تو بھی اب مرجا پس ملک الموت بھی مرجائینگے اور کچھ باقی نرہیگا اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہُ تعالی

اکیسوان باب حشر ونشر کے بیان مین

حدیث مین ہو کہ جب حق تبارک وتعالی چاہیگا کہ خلق کو جلاوے جبرئیل علیہ السلام ومیکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام اور عزرائیل علیہ السلام کو زندہ کریگا اور ان چارون مین پہلے اسرافیل کو جلا دیگا وہ عرش سے صور لیکر بہشت مین جائینگے اور کہین گے ای رضوان بہشت کو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے اور انکی امت کے لیئے آراستہ کر پھر براق اور لواء الحمد اور جنت کے حلے لیکر آوینگے سو جانورون مین جو پہلے زندہ ہوگا وہ براق ہو پھر اللہ تعالی فرمادیگا کہ اسے آراستہ اور تیار کرو تب سرخ یاقوت کا لباس پہنادینگے اور سبز زبرجد کی لگام اسکے منہ مین دینگے اور وہ ہرے زین پوش ایک سبز ایک زرد اسپر کسین گے پھر اس تیاری سے اسے ایکر رسول اللہ کی قبر مبارک کی طرف جائین گے اور زمین اسوقت کفدست میدان ہوگی سپاٹ چورس نہ اونچی نہ نیچی اس سبب سے رسول اللہ کا مرقد مبارک پہچان نہ پڑے گا ناگاہ ایک نورا دیکھے

مرقد پاک سے عمود گرد باکے مانند آسمان کی طرف بلند ہوگا تب جبرئیل علیہ السلام کہینگے کہ اے اسرافیل آواز دو کیونکہ حشر کا کاروبار تمھارے ذمے ہو سب علوم کو خدا تعالیٰ تمھارے ہی ہاتھ سے مشہور کریگا وہ کہین گے نہین اے جبرئیل تمھین آواز دو کیونکہ تم دنیا مین رسول اللہ کے پاس آتے جاتے تھے مجھے اُن سے شرم آتی ہو جبرئیل خاموش رہجائینگے تب اسرافیل میکائیل سے کہین گے کہ تم پکارو میکائیل پہلی مرتبہ کہین گے السلام علیک اے روح پاک اپنے مقدس بدن کی طرف رجوع کر اور کچھ جواب نہ پائینگے پھر دوسری دفعہ کہین گے اے روح مقدس اُٹھو فیصلے اور حساب کے واسطے اور رحمن کے پاس جانیکے واسطے تب قبر مبارک شق ہو جاویگی اور رسول اللہ اُٹھ بیٹھین گے اور سر ولیش پر سے گرد جھاڑنے لگین گے پھر جبرئیل علیہ السلام انگوٹھی لباس اور براق دینگے رسول اللہ فرماوین گے کہ اے جبرئیل یہ کون دن ہو وہ کہین گے قیامت کا دن ہو یہ حسرت کا دن ہو یہ ندامت کا دن ہو یہ یوم التلاق ہو یہ یوم الفراق ہو رسول اللہ فرما دینگے اے جبرئیل علیہ السلام مجھے بشارت دو اور کچھ خوشی کی خبر سناؤ کہین گے یارسول اللہ لواء الحمد میرے ساتھ ہو آپ فرماوینگے مین یہ نہین پوچھتا مین اپنی گنہگار امت کا حال پوچھتا ہون کیا تم انکو پل صراط پر چھوڑ آئے ہو تب اسرافیل کہین گے اے محمدؐ خداے عزوجل کی قسم ہو مینے ابھی تک صور نہین پھونکا رسول اللہ فرماوین گے اب میرا جی خوش ہوا اور میری آنکھون مین طراوت آئی ہو یہ تاج و حلہ لیکر پہنین گے اور براق پر سوار ہونگے

بائیسوان باب براق کی تعریف مین

براق ایسا بُراق کہ اُسکے دو بازو ہین جنکے زور سے آسمان اور زمین کے درمیان اوڑے گا چہرہ اُسکا آدمی کا سا اور پیشانی کشادہ سُرخ یاقوت کی اور کان پتلے پتلے سبز زبرجد کے اور آنکھین تارے کے مانند چمکتی ہوئین اور دُم گائے کی سی سُرخ سونے سے مڑھی اور بدن برق کا سا گویا طاؤس اور گدھے سے اونچا اور خچر سے چھوٹا براق اس سبب اُسکا نام ہو کہ وہ برق کے مانند تیز گام ہو سو جب رسول اللہ اُسکے نزدیک جا ینگے اُچھلے پھاندیگا اور کہیگا خداے عزوجل کی قسم مجھپر کوئی نہ سوار ہوگا مگر نبی ہاشمی قریشی محمد بن عبداللہ صاحب اللواء اور رسول اللہ صلعم فرماوینگے کہ مین ہی محمد ہون اور سوار ہوکر جنت مین داخل ہونگے اور سجدے مین

رہینگے تب آواز آویگی کہ سر اُٹھا یہ رکوع و سجود کا دن نہین یہ حساب اور عذاب کا دن ہے جو لوگ کہ سو
یا دیگا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما وینگے یارب مین اپنی اُمت کی نجات چاہتا ہون حکم ہوا جسمین تو راضی
ہو سو مینے دیا قولہٗ تعالیٰ وَلَسَوْفَ یُعْطِیکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی پھر چالیس دن تک آسمان سے پانی برسایا
جائیگا کہ اُسمین نطفے کی خاصیت ہوگی اور پانی بارہ بارہ گز ہر چیز سے اونچا ہوگا خلق اُس پانی کی تاثیر
سے سبزی کے مانند جمے گی اور اُنکے بدن تمام و کمال درست ہو جائینگے پھر لپیٹے گا خدای عز و جل زمین و
آسمان کو اور تین بار کہیگا کسکے واسطے ہو سلطنت اور بادشاہی کوئی جواب نہ دیگا تب آپ ہی فرماویگا
اللہ کا ہو ملک اللہ ہی کی سلطنت جو اکیلا ہو قہر والا پھر کہیگا کہان ہین گھمنڈی کہان ہین شہزادے اور کہان
ہین وہ جو میرا کھاتے تھے اور و نکا گاتے تھے اور پہاڑ دھنے ہوئے رنگا رنگ پشمینے کے مانند اُڑینگے پھر
بدل ڈالیگا خدائے عز و جل اس زمین کو جسپر فسق و فجور کیا گیا ہو اور جہنم کو اُسپر رکھے گا اور ایک اور
زمین بنا دیگا سپید چاندی کی کہ اُسپر بہشت کو نصب کریگا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہو
کہ فرمایا مین نے رسول اللہ سے پوچھا کہ جسدن دوسری زمین بدل جائیگی آدمی کہان ہونگے فرمایا تو نے بڑی
بات پوچھی اے عائشہ رضی اللہ عنہا آدمی اُسدن پل صراط پہ ہونگے

تیئسوان باب نفخۃ البعث کے بیان مین

پھر حق جل و علا فرماویگا کہ اے اسرافیل اٹھو اور مردون کے جلانے کا صور پھونکدے اسرافیل صور
پھونکین گے اور پکارینگے کہ اے نکلی ہوئی روحوا ور سڑی ہوئی ہڈیو اور پرانے بدنو اور پھٹے چمڑو اور گرے
بالو حساب و فیصلے کے واسطے اُٹھو یہ کہتے ہی سب کے حق تبارک و تعالیٰ کے حکم سے ننگے مادرزاد اُٹھ
کھڑے ہونگے آسمانون کو دیکھین گے کو شق ہو گئے ہین اور ستارے گر گئے ہین اور سورج لپیٹ ڈالا
گیا ہو اور چاند اندھیرا ہو اور زمین بدل گئی ہو اور سمندر سوکھا ہو اور دوزخ ہولناک آواز سے گرجتی ہو
اور زبانیے کمندین پھینکتے ہین اور ترازو مین عمل تولنے کی تیار ہین اور فرشتے عمل نامے لیے کھڑے
ہین اور بہشت ہزارون زیب و زینت سے سامنے موجود ہو تب کہین گے آہ افسوس کسنے ہمکو سوتے
سے جگایا کسنے ہماری خوابگاہون سے ہمکو اُٹھایا ندا ہوگی کہ ھٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ
یہ وہی ہو جسکا خدائے رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبرون نے اسکی سچی خبر دی تھی روایت ہو کہ لوگون نے
رسول اللہ سے اس آیت کے معنی پوچھے یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا

آپ رونے لگے یہانتک کہ آپکے کپڑے آنسوؤن سے تر ہو گئے بعد ازان فرمایا کہ ای پوچھنے والو تمنے بڑا امر پوچھا قیامت کے دن میری امت کے بارہ جھنڈے ہونگے جنھون نے دغل فصل کی باتین بنا بنا کر لوگون کو آپس مین لڑوا دیا ہی انکا فرقہ بندرونکی صورت ہوگا قولہ تعالی وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ اور جنھون نے رشوتین لی ہین حرام کھایا ہی انکا فرقہ سورونکی صورت بنے گا اور جو لوگ قاضی مفتی ہو کر جھوٹا فتوی اور اُلٹا حکم دیتے تھے اندھے کر دیے جاوینگے قولہ تعالے وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ اور جو لوگ اپنی عبادت پر غرور کرتے تھے اور آپ کو سب سے اچھا جانتے تھے وے گونگے بہرے کر دیئے جاوینگے قولہ تعالی اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا اور جو عالم و مشائخ اور لوگون کو نیک باتین سمجھاتے تھے اور آپ برے کامون مین اُلجھے رہتے تھے اُنکا یہ حال ہوگا کہ اپنی اپنی زبانین کاٹین گے اور اُنکے منھ سے پیپ لہو بہے گا قولہ تعالے اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ اور جنھون نے جھوٹی گواہیان دی تھین اُنکے بدنون پر آتش کے کوڑے لگین گے قولہ تعالی وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اور جو لوگ شہوت اور لذت مین پڑے رہتے تھے اور ہر دم نفس امارہ کو شکم سیر کھاتے تھے اُنکے بدنون سے بدبو آویگی اور اُنکے پانون اُنکی چوٹی مین بندھے ہونگے قولہ تعالی اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ اور جو لوگ اپنے مال سے حق تعالی کا حق ادا نکرتے تھے صرف اپنے نام و آرام کے واسطے خرچ کرتے تھے وہ کھڑے نرہ سکین گے داہنے بائین گرتے پڑتے رہین گے قولہ تعالی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ اور جو لوگ غیبت کیا کرتے تھے اور پیٹھ پیچھے لوگون کو نام دھرا کرتے تھے اُنکو جلتے بلتے گندھک کے پاجامے پہناوینگے قولہ تعالی لَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا اور جو ترے تھے اُنکی زبانین گدی سے نکالی جاوینگی اور جو لوگ مسجدون مین دنیا کی باتین کیا کرتے تھے وہ متوالے اُٹھین گے قولہ تعالی وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا اور جو سود بیاج لیا کرتے تھے اُنکو لٹا کر کے سر نیچے پانون اوپر فرشتے کھینچ لاوینگے مترجم کہتا ہی کہ اس حدیث کو ثعلبی نے روایت کیا ہی لیکن اُنھون نے دس گروہ لکھے ہین اور تفسیر عمدہ مین بھی دس لکھے ہین اور معاذ بن جبل سے روایت ہی کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ قیامت اور حسرت اور ندامت کے دن حق تعالی میری امت کی بارہ صفین بناویگا بعضے قبرون سے اُٹھین گے اور اُنکے ہاتھ پانون کٹے ہونگے

سو اللہ کی طرف کا پکارنے والا پکاریگا کہ یہ وہ لوگ ہین جو پڑوسیون کو ستایا کرتے تھے اور بے توبہ مرگئے سو یہ اُنکی سزا ہو اور جگہ اُنکی دوزخ مین اور بعضے قبرون سے اُٹھین گے جانورونکی صورت پر سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ وہ لوگ ہین جو نماز مین سُستی کرتے تھے اور بے توبہ مرے یہ اُنکی سزا ہو اور جگہ اُنکی دوزخ مین ہو قولہٗ تعالیٰ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ اور بعضے قبرون سے اُٹھین گے کہ اُنکے پہاڑ سے ڈبل ہونگے اور سانپ اور بچھوا اونکے سارے بدن مین لپٹے ہونگے سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ وہ ہین جو زکوٰۃ نہ دیتے تھے اور بے توبہ مرے یہ اُنکی سزا ہو اور جگہ اُنکی دوزخ مین ہو اور روپے اور اشرفیون سے اُنکی پیشانیان اور پشت پہلو داغی ہو جاینگی قولہٗ تعالیٰ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ یَّوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ اور بعضے قبرون سے اُٹھین گے کہ اُنکے مُنہ سے خون بہے گا اور آگ نکلے گی اور اُنکی آنتین پیٹ سے نکلی ہوئین زمین پر گھلین گی سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ تجار فجار ہین کہ جو خرید اور فروخت مین جھوٹھ بولتے تھے اور بے توبہ مرگئے یہ اُنکی سزا ہو اور جگہ اُنکی دوزخ مین اور بعضے قبرون سے اُٹھین گے جنکے بدن مردار کے مانند بدبو کرینگے سو پکاریگا کہ یہ وہ لوگ ہین جو آدمیون کے ڈرسے چھپ چھپ کر گناہ کرتے تھے اور خدای تعالے سے نہ ڈرتے تھے اور بے توبہ مرے یہ اُنکی سزا ہو اور جگہ اُنکی دوزخ مین اور بعضے قبرون سے اُٹھین گے جنکی گردنین سانپون نے ڈس ڈس کر رخنہ رخنہ کردی ہونگی سو پکارے گا کہ جھوٹی گواہی دیتے تھے اور بے توبہ مرے یہ اُنکی سزا ہو اور جگہ اُنکی دوزخ مین اور بعضے قبرون سے اُٹھین گے جنکے مُنہ مین زبان نہوگی اور پیپ لہو مُنہ سے بہیگا سو پکارنیوالا پکارے گا کہ یہ وہ لوگ ہین جو گواہی چھپاتے تھے اور دیکھا ہوا معاملہ نہ بتاتے تھے حق پوشی کرتے تھے اور بے توبہ مرے یہ اُنکی سزا ہو اور جگہ اُنکی دوزخ مین قولہٗ تعالیٰ وَلَا تَکْتُمُوا الشَّھَادَۃَ وَمَنْ یَّکْتُمْھَا فَاِنَّہٗ اٰثِمٌ قَلْبُہٗ اور بعضے قبرون سے اُٹھین گے سر نیچے پانون اوپر اُنکی شرمگاہ ہو ون سے پیپ اور لہو بہے گا سو پکارنے والا پکاریگا کہ یہ لوگ زنا کرتے تھے اور بے توبہ مرے یہ اُنکی سزا ہو اور جگہ اُنکی دوزخ مین قولہٗ تعالیٰ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً اور بعضے قبرون سے اُٹھین گے کالا مُنہ نیلی آنکھین دوزخ کے انگارون سے

پیٹ بھرا ہوئیگا سو پکارنے والا پکاریگا کہ یہ لوگ ظلم سے یتیمون کا مال چٹ کر گئے تھے اور بے توبہ مرے
یہ انکی سزا ہی اور جگہہ انکی دوزخ مین قوله تعالیٰ انما یاکلون فی بطونهم نارا اور بعض قبرونسے
کوڑھی اٹھین گے سو پکارنے والا پکاریگا کہ یہ لوگ ماں باپ کو حق ستاتے تھے اور بے توبہ مرے
یہ انکی سزا ہی اور جگہہ انکی دوزخ مین قوله تعالیٰ وبالوالدین احسانا اور بعض قبرون سے
اندھے اٹھین گے بڑے بڑے دانت نکلے ہوے جیسے بیلون کے سینگ اور ہونٹھ پیٹ تک لٹکے
سو پکارنے والا پکاریگا کہ یہ شرابی ہین بے توبہ مرے یہ انکی سزا ہی اور جگہہ انکی دوزخ مین قوله
تعالیٰ انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوه
اور بعضے قبرون سے اٹھین گے کہ انکے چہرے چودھوین رات کے چاند سے روشن ہونگے اور بجلی کی
طرح پل مین صراط سے اڑ جائینگے سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ وہ لوگ ہین جنہون نے اچھے کام
کیے اور خلق کو گناہون سے منع کیا اور پانچون وقت کی نمازین با جماعت ادا کین اور توبہ کر کے
مرے یہ جزا ہی اور مکان انکا بہشت مین ہی حق تعالیٰ ان سے راضی ہی یہ حق تعالیٰ سے
نہ انکو کچھ ڈر ہی نہ غم اللھم اجعلنا منھم

چوبیسوان باب قبر سے اٹھنے کے بیان مین

کہتے ہین کہ خلق جب قبرون سے اٹھیگی اسی جگہہ سب کے سب چالیس برس تک کھڑے رہین گے
نہ کھائین گے نہ پئین گے نہ بولین گے اور رسول اللہ سے پوچھا کہ قیامت کے دن آپکے امتی کس
نشان سے پہچان پڑینگے آپنے فرمایا کہ وضو کے اثر سے غر محجلین ہونگے یعنے جو عضو انکے وضو
مین دھوئے جاتے ہین روشن و تابندہ ہونگے اور حدیث مین ہی کہ حشر کے دن جب خلق قبرون
سے اٹھیگی فرشتے مومنونکے پاس آوینگے اور انکے بدنونسے خاک جھاڑینگے سب جگہہ کی گرد چھٹ جائیگی مگر
اعضاے سجود کی گرد جتنی فرشتے ملین گے نہ چھٹے گی تب آواز آویگی کہ اے میرے فرشتو یہ قبر کی مٹی نہین یہ سجدہ
محرابون کی مٹی ہی انکو اسیطرح رہنے دو یہان تک کہ پل صراط سے اوتر کر جنت مین داخل ہونگے تاکہ
جو انکو دیکھے جانے کہ میرے بندے اور نوکر ہین اور اعضا سجود کے سات ہین ماتھا اور دونون ہاتھ
اور دونون کاسۂ زانو اور دونون پانون کی انگلیان اور بعضون نے ناک کو بھی کہا ہی اور جابر بن
عبد اللہ سے روایت ہی کہ قیامت کے دن جب مردے قبرون سے اٹھین گے اللہ تعالیٰ رضوان کو جو بہشت کا

وربان ہی پیغام بھیجے گا کہ مین نے روزہ دارون کو بھوکا پیاسا قبرون سے اُٹھایا ہی سو بطرز استقبال کے اُنکی خواہشون کی چیزین تیار کر رکھو رضوان بہشت کی حورون اور غلمانون کو بُلا وے گا وے نور کے لاکھون طبق لیے ہووے ہزارون طرح کے میوُن اور نفیس کھانون اور لذیذ شربتون سمیت رضوان کے پاس جمع ہونگے اور گنتی مین وہ اتنے ہونگے جتنے زمین مین مٹی کے ذرے ہین اور مینھ کی بوندین برستی ہین اور درختون پر پتے پھر جب سامان تیار ہوچکیگا حق جل وعلا اُنکو کھانا کھلاویگا اور فرما دیگا کلوُا واشربُوا هنیئًا بما اسلفتم فی الایام الخالیة اور ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ لوگ جب قبرون سے اُٹھینگے فرشتے تین فرقون سے مصافحہ کرینگے شہیدون سے اور رمضان کے روزہ دارون سے اور اُنسے جو عرفہ کے دن روزہ رکھتے ہین اور عایشہؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب دنون سے دوست زیادہ اللہ تعالی کے نزدیک جمعہ وعرفہ ہی کہ اسمین رحمت ہو اور سب دنون سے دشمن زیادہ شیطان کے نزدیک جمعہ وعرفہ ہی اے عائشہ جو عرفہ کو روزہ رکھے اُسپر تیس دروازے خیر ورحمت کے کشادہ ہون اور تیس دروازے شر وشدت کے بند ہون اور جب عرفہ کا روزہ دار پانی سے روزہ کھولتا ہی جو رگ اُسکے بدن مین ہی فجر تک کہتی رہتی ہی کہ بار خدایا اسپر رحمت کر اور حدیث مین آیا ہی کہ روزہ دار اپنی اپنی قبرون سے نکلینگے اور فرشتے اُنکو عمدہ خوانون اور نفیس چھاگلون کے پاس لیجائینگے اور کہینگے کھاؤ تم بھوکے رہتے تھے جب لوگ سیر ہوکر کھاتے تھے اور پیو تم پیاسے رہتے تھے جب لوگ سیراب ہوکر پانی پیتے تھے وہ اس حال مین ہونگے اور لوگ حساب مین پھنسے ہونگے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ رسول اللہ نے فرمایا آدمی قیامت کے دن برہنہ تن وبرہنہ پا اُٹھینگے جسطرح ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہین لیکن کوئی کسیطرف نہ دیکھے گا سب کی آنکھین ہول اور ہیبت سے آسمان کی طرف ہونگی چالیس برس تک کھڑے رہینگے دکھائینگے نہ سنینگے آفتاب کی گرمی سے کسی کے پانو پسینے مین بھیگینگے پنڈلیون تک پسینا آویگا کسی کے پیٹ تک کسی کی چھاتی تک بی عائشہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ کوئی اُسدن سوار بھی اُٹھیگا فرمایا ہان انبیا اُنکے اہل بیت اور وہ لوگ جو رجب وشعبان ورمضان مین متصل روزے رکھتے ہین اور سب لوگ اُسدن بھوکے ہونگے مگر انبیا اُنکے اہلبیت اور رجب

وشعبان کے روزہ دار کہ وہ آسودہ ہونگے اور کہتے ہین کہ قیامت کے میدان مین تمام مخلوقات
ایک سو بیس صفین کیجائینگی ہر صف اتنی لانبی کہ چالیس ہزار برس چلے تو اُسکا چھور ملے اور اتنی چوڑی کہ
کہ بیس ہزار برس چلے تو اُسکا کنارہ ملے سو انمین سے تین صفین ایمان والونکی ہونگی اور باقی سب کافرونکی
اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ فرمایا قیامت کے دن میری امت کی اکیسو بیس
صفین ہونگی مصنف رح کہتا ہے یہی صحیح تر ہے مترجم کہتا ہے سیوطی رحمہ اللہ نے خصائص الکبریٰ مین لکھا ہے کہ
سب بہشت کے لوگ اکیسو بیس صف مین ہونگے اسی اس اُمت سے اور چالیس تمام انبیا کی امت سے

۲۵ پچیسوان باب محشر والونکے چلنے کے بیان مین

کہتے ہین کہ حشر کے دن کفار پاپیادہ چلین گے اور ایماندارون کو سواریان ملین گی کما قال جل
جلالہٗ یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا حضرت علیؑ نے فرمایا ہے کہ متقیون کو گھوڑون پر
سوار محشور کرینگے حق تعالیٰ فرشتون سے فرمادیگا کہ انکو بے سواری نہ چلنے دو کیونکہ دنیا مین انکو
ہمیشہ سواری کی عادت رہی ہے ابتدا مین یہ باپ کی پشت پر رہے بعد ازان مان کے شکم مین بعد ازان
دائیونکی گودیون مین بعد ازان باپ کے کاندھے پر بعد ازان اونٹ گھوڑے ٹٹو وغیرہ پر جب
مرے تو بھائیون کی گردنون پر اُن کا جنازہ چلا سو اب جو قبرون سے اُٹھائے گئے ہین پیادہ
نرہنے پاوین کہ انکو چلنے کا ربط نہین انکی قربانیون کو انکی سواری بناؤ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَسْمِنُوْا ضَحَایَاکُمْ فَاِنَّھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَطَایَاکُمْ

۲۶ چھبیسوان باب قیامت کے ذکر مین

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب قیامت مین آفتاب نزدیک کردیا جاویگا اور گرمی اسکی
بہت ہی سخت ہو جائیگی تب آتش سے ایک سایہ نکلکر چھا جائیگا پھر آواز آویگی کہ ای محشر
کے لوگو سائے کی طرف چلو سب تین فرقے ہو کر چلین گے ایک ایمان والون کا ایک منافقون
کا ایک کافرون کا اور جب سب کے سب اُس سایے کے نیچے پہونچ جائینگے وہ تین قسم ہو جائیگا
ایک گرمی ایک دھوان ایک نور کما قال اللہ تعالیٰ اِنْطَلِقُوْا اِلٰی ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ سو حرارت
منافقون کے سر پر قائم ہوگی اور دھوان کافرون پر مسلط کیا جائیگا اور نور مومنون کو ملے گا

اسواسطے کہ منافق لوگ دنیا مین گرمی سے آپکو بچاتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم رسول کے ساتھ گرمی کے
سبب سے جہاد کو نہین نکل سکتے سو حق تعالیٰ نے فرمایا قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا اور کفار دنیا مین
اندھیرے مین تھے کہ خدای جل علا کی آیتین اور نشانیان نہ دیکھتے تھے سو آخرت مین بھی انھین
تاریک دھوان ملیگا قولہ تعالیٰ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓؤُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ
اِلَى الظُّلُمٰتِ اور مسلمان دنیا مین نور ایمان کا رکھتے تھے سو آخرت مین بھی نور پاوینگے قولہ
تعالیٰ اللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وقولہ تعالیٰ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ
بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ اور رسول اللہ نے فرمایا ہو کہ سات فرقون کو حق جل وعلا عرش کے
سایے مین بٹھلاویگا اُسدن جب سواے اُس سایے کے اور سایہ نہوگا ایک بادشاہ عادل دوسرا
وہ جو بھری جوانی چڑھتے جوبن مین اللہ تعالیٰ کی عبادت مین مشغول ہوا ہو تیسرے وہ دو شخص
کہ صرف اللہ کے واسطے آپس مین دوستی رکھتے ہین چوتھا وہ مرد جسے مال وجمال والی عورت جو روپ روپیا
دونون رکھتی ہو چاہے اور وہ خداے تعالیٰ کے خوف اس سے باز رہے پانچوین وہ شخص جو تنہائی
مین خدای تعالیٰ کے خوف سے روتا ہو چھٹا وہ جسکا دل مسجد ہی مین لگا رہتا ہو ساتوین وہ جو داہنے
ہاتھ سے صدقہ دے اور بائین ہاتھ سے چھپاوے اور حدیث شریف مین آیا ہو کہ جب حقتعالیٰ تمام
خلق کو جمع کریگا پکارنیوالا پکاریگا ای اصحاب فضل آؤ بہت سے لوگ اُٹھین گے اور جلد جلد جنت کی
طرف چلین گے اور فرشتے انکو راستے مین ملین گے اور کہین گے ان لوگون سے تم کون ہو کہین گے
ہم وہ ہین کہ جب ہم پر لوگون نے ظلم کیا ہمنے صبر کیا اور جب کسی نے ہماری تقصیر کی ہمنے معاف کی فرشتے
کہین گے اچھا سیدھے جنت کو چلے جاؤ پھر پکارنیوالا پکاریگا کہ اہل صبر کہان ہین تب بھی بہت سے لوگ
اُٹھین گے اور جلد بہشت کی طرف چلین گے فرشتے انکو راہ مین ملین گے اور کہین گے تم کون ہو جو
بہشت کو جھپٹے چلے جاتے ہو کہین گے ہم صبر والے ہین کہ خدای تعالیٰ کی بندگی مین ثابت و مستقیم رہے
فرشتے کہینگے اچھا بہشت کو چلے جاؤ پھر پکارنیوالا پکاریگا آپس مین للہ دوستی رکھنے والے کہان ہین
تب بھی بہت سے لوگ اُٹھین گے اور بہشت کی طرف شتابان ہونگے راہ کے فرشتے کہین گے کہ تم کون ہو
کہ بہشت کو جھپٹے چلے جاتے ہو کہینگے ہم آپسمین للہ دوستی رکھتے تھے فرشتے کہینگے اچھا بہشت کو چلے جاؤ
اور جب یہ سب لوگ بہشت مین داخل ہو چکین گے تب حساب کی ترازو بن لائین جائینگی اور حدیث شریف مین

آیا ہو کہ لوا ء الحمد اتنا لنبا ہو کہ اگر ہزار برس چلے تب اُسکا چھور ملے اور عرض اُسکا اتنا ہی جتنا آسمان
اور زمین کا درمیان اور سُرخ یاقوت و سبز زمرد اُسمین جڑے ہین اور اُسمین نور کے تین جھنڈے
ہین ایک پچھم مین ایک پورب مین ایک دُنیا کے بیچون بیچ ہین اور اسپر تین سطرین لکھی ہین اوّل
بسم اللہ الرحمن الرحیم دوسری الحمد للہ رب العالمین تیسری لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ اور اسکے قریب ستر ہزار نیزے ہین ہر نیزے کے نیچے ستر ہزار صفین فرشتون کی ہر صف
مین پانچ لاکھ فرشتے کہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کرتے ہین اور قیامت مین سب اہل ایمان
اُس لواء الحمد کے گرد اگرد ہونگے اور سوا اُس لواء کے اور چھوٹے چھوٹے نیزے صحابیون کے
گرد ہینگے چنانچہ صدق کا نیزہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے واسطے گاڑا جائیگا اور ساری صدیق
اُسکے نیچے ہونگے اور عدل کا نیزہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیواسطے اور تمام عادل اُسکے تلے ہونگے
اور سخاوت کا نیزہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کیواسطے اور سب سخی اُسکے نیچے اور شہادت کا نیزہ
علی کرم اللہ وجہہ کیواسطے اور سب شہید اُسکے نیچے اور فقر کا نیزہ حضرت ابو دردا کیواسطے اور سب فقیر
اُسکے نیچے اور زہد کا نیزہ حضرت ابوذر کے واسطے اور سب زاہد اُسکے نیچے اور قرات کا نیزہ حضرت ابی بن کعب
کے واسطے اور سب قاری اُسکے نیچے اور مظلومیت کا نیزہ حضرت امام حسین کیواسطے اور سب جو ظلم سے
قتل ہوئے ہین اُسکے نیچے ہونگے قال اللہ تعالیٰ یوم ندعو کل اناس بامامھم اور حدیث مین
ہے کہ قیامت کے دن جب خلق پر بہت ہی سختی اور تنگی ہوگی حق تبارک و تعالیٰ جبرئیل کے ہاتھ
رسول اللہ کو پیغام بھیجے گا کہ اپنی اُمت سے کہ مجھے اُس نام سے پکارین جس نام سے دُنیا مین سختی
کے وقت پکارتے تھے تب محمدی پکارنیوالا پکاریگا کہ سب بسم اللہ الرحمن الرحیم کہو جب سب
یہ کہین گے اللہ تعالیٰ سب کا حساب فیصل کریگا اور سب امتون سے فرماویگا اگر یہ اُمت محمدی کی ہوتی
تو مین فیصلہ ہزار برس مین چکاتا اور سب جانور درند چرند پرند بھی محشور ہونگے اور اُن مین بھی فیصلہ
کیا جائیگا سونا توانون کو توانائی دینگے کہ زور آور سے اپنا بدلہ لیلے بعد ازان سب خاک کردیے جائینگے
اور جو آنکھ خدای عز و جل کے خوف سے روئی ہو وہ دوزخ کو نہ دیکھے گی اور جو کوئی خوف خدا سے اتنا
بھی رویا ہو گا کہ اُسکا ایک بال بھی بھیگا ہو گا حق تعالیٰ اُسکے گناہ معاف کردیگا اور پکار دیا جائیگا
کہ یہ شخص ایک بال کی برکت سے ناجی اور مغفور ہوا اللھم اغفر لنا

ستائیسوان باب بہشت کے ذکر مین

وہب رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ بہشت کا عرض اتنا ہو جتنا آسمان وزمین کا عرض ہو اور اُس کا طول سوائے حق جل و علا کے کوئی نہین جانتا جو جی چاہے سب وہان موجود ہو اور اُنمین حورین بڑی بڑی آنکھین والیان جنکو حق تعالیٰ نے نور سے پیدا کیا ہو گویا وہ یاقوت و مرجان ہین نیچی نگاہون والیان کہ اپنے شوہرون کے سوا کسی طرف نہین دیکھتین اور اُن کے شوہرون سے پیشتر کسی جن وآدمی نے انکو چھوا چھیڑا نہین اور جب انکے شوہر اُنکی صحبت سے فراعت پا وین گے فی الفور وہ جیسی کی تیسی پاکیزہ ہو جائینگی ایک ایک اُن مین سے ستر ستر حلے رنگ رنگ کے پہنے ہو جو بال سے زیادہ ہلکے ہین اُن کا گوشت اور استخوان ایسا شفاف ہو کہ پنڈلیون کی ہڈیون کا مغز صاف اوپر سے دکھائی دیتا ہو

اٹھائیسوان باب بہشت کے دروازون اور نہرون کے بیان مین

ابن عباسؓ نے فرمایا ہو کہ بہشت کے آٹھ دروازے ہین سونے کے جواہر سے جڑے پہلے پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہو وہ پیغمبر اور شہیدون کا اور سخیون کا دروازہ ہو اور دوسرا نمازیون کا دروازہ ہو جو اچھی طرح وضو کرتے ہین اور اچھی طرح نماز ادا کرتے ہین اور تیسرا زکوۃ دینے والون کا دروازہ ہو جو خوشی سے دیتے ہین اور چوتھا اُن لوگون کا ہو جو خلق کو نیک کام سکھاتے ہین اور بُرے کامون سے منع کرتے ہین اور پانچوان اُن لوگون کا ہو جو ظلم اور شہوت سے باز رہتے ہین اور چھٹا حاجیون کا اور ساتوان جہادیون کا اور آٹھوان اُن لوگون کا جو حرام سے آنکھین چھپاتے ہین اور ماں باپ کے ساتھ اور ناتے والون کے ساتھ سلوک کرتے ہین اور بہشت سات ہین دارالجنان دارالسلام جنۃ الماوی جنۃ الخلد جنۃ النعیم جنۃ الفردوس جنۃ العدن مترجم کہتا ہو کہ یہ ساتون رہنے کے واسطے ہین اور آٹھوان دیدار کے واسطے ہو جسکا نام علیون ہو اور بہشت مین ایک اینٹ چاندی کی ہو اور ایک سونے کی اور گارا مشک و زعفران کا اور بیچ بنگلے ایک ایک موتی کے ایک ایک زمرد کے ہین ساٹھ ساٹھ کوس لانبے اور چوڑے اور اتنے ہی اونچے اور کھڑکیان یاقوت کی ہین اور دروازے جواہر کے اور اُنمین نہرین بہتیان ہین جنکے کنارے ٹیڑے و صفا بنے ہین ایک کا نام نہر الرحمۃ وہ سب بہشتون مین پہونچی ہو اور جنکو نہ سونپے ہین اُنکا

پانی برف سے سرد زیادہ اور شہد سے شیرین تر ہی اور ایک نہر کوثر ہی وہ خاص ہمارے رسول اللہ
کی نہر ہی اور جتنے آسمان مین تارے ہین اُتنے چاندی سونیکے کٹورے اُس مین تیرتے ہین اور ایک
نہر کافور ہی ایک سلسبیل ہی ایک نہر رحیق مختوم اور انکے سوا بہت سی نہرین ہین اور فرمایا رسول اللہ
نے کہ معراج کی رات مجھے سب بہشتین دکھائی گئین مینے اُنمین چار نہرین دیکھین ایک آب صاف کی
ایک دودھ کی ایک شراب کی ایک شہد صفا کی قال اللہ تعالیٰ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ
وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى
مینے جبرئیلؑ سے کہا کہ یہ نہرین کہان سے آتی ہین اور کہان کو جاتی ہین کہا حوض کوثر کو جاتی ہین لیکن
مین نہین جانتا کہان سے آتی ہین تم حق تعالیٰ سے دعا کرو تو حال کھُلے رسول اللہ فرماتے ہین
مینے دعا کی تب ایک فرشتے نے آکر سلام کیا اور کہا یا محمدؐ آنکھین موندو مینے آنکھین موندلین پھر جو
کھولین تو ایسی جگہہ مین تھا جہان ایک قبہ دُر سفید کا بنا تھا اور اُسمین دو دروازے یاقوت کے تھے
اور سُرخ سونے کا قفل دیا تھا اتنا بڑا اگر تمام عالم اُسپر بیٹھے تو ایسا معلوم ہو کہ پہاڑ پر چڑیا بیٹھی ہی پھر
اُس فرشتے کے حسب الاشارۃ مینے قفل کے پاس جاکر بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہا ترت قفل
کھُل گیا مین قبے کے اندر گیا دیکھا اُسکے چار ستون پر بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھا ہی اور
پانی کی نہر بسم کی میم سے جاری ہی اور دودھ کی نہر اللہ کی ہے سے اور شراب کی نہر رحمٰن کی میم
اور شہد کی نہر رحیم کی میم سے بعد ازان حق تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ محمدؐ تیری اُمتیون سے
جوکوئی مجھے ان نامون سے یاد کریگا اور دل سے خالصًا مخلصًا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہیگا
اُسکو ان چارون نہرون سے سیراب کرونگا اور درخت طوبےٰ کا بیان یہ ہی کہ جڑ اُسکی موتیکی ہی
اور شاخین اُسکی زمرد کی اور پتے اُسکے سندس کے اور اُس مین ستر ہزار شاخین ہین بہشت مین
کوئی قبہ و حجرہ نہین جسمین اُسکی ایک شاخ سایہ فگن نہو جیسے سورج کہ اصل اُسکی آسمان مین ہی اور
نور اُسکا ہر درجہ و مکان مین اور حضرت علیؓ سے منقول ہی کہ بہشت کے درخت سونے چاندی کے
ہونگے اور دنیا کے درختون کی جڑ نیچے ہوتی ہی پانون اوپر اور بہشت کے درخت برخلاف
اسکے ہونگے تاکہ میوہ لینے مین تکلیف نہو اور درختون پر چڑھنا نہ پڑے قولہ تعالیٰ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ
یعنے میوے اُنکے نزدیک ہین اور وہان کی زمین مین مٹی کی جگہہ مشک و عنبر و کافور ہی

جب ٹھنڈی ہوا کے جھونکے سے پتے جھڑ جھڑاتے ہین ایسی سہانی ستھری صدا نکلتی ہی جو کسی کان نے
کبھی نہ سُنی ہو اور حضرت علیؑ سے روایت ہی کہ رسول اللہ نے فرمایا بہشت مین ایک درخت ہی جسکے اعلے
سے نفیس حلے نکلتے ہین اور اسفل سے گھوڑے پر و بازو والے جن پر در و یاقوت کے جڑے زین بوتے
پڑے ہین سو اولیاء اللہ کو ملین گے کہ وہ سوار ہو کر جنتون کا تماشا دیکھین گے کم درجے کے لوگ دیکھ
کہین گے یارب کس چیز نے انھین اس کرامت کو پہونچایا جواب سُنین گے کہ تم سوتے تھے یہ نماز پڑھتے
تھے تم کھانا کھاتے تھے اور روزہ رکھتے تھے تم کونے مین بیٹھے تھے یہ جہاد کو نکلتے تھے تم بخیلی کرتے تھے یہ مال
خرچتے تھے اور بہشت مین نہ گرمی ہی نہ جاڑا بلکہ ایک موسم ہی معتدل خوش آیندہ ہر دل نہ دھوپ اور نہ
اندھیرا بلکہ یہ حالت ہی جیسے نور کا تڑکا لیکن نور ظہور چمک دمک صفائی ستھرائی مین اُس سے ہزار چند زیادہ
قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ رسول اللہ نے فرمایا کیا بتا دُون مین تھین وہ ساعت جو بہشت کی ساعتون
سے بہت ہی مشابہ ہی وہ ساعت صبح ہی سورج نکلنے سے پیشتر اُسکا سایہ دراز و قایم ہی اُسکی راحت
و آرام وسیع با بسط ہی اُسکی برکت و لطافت کثیر و فراوان ہی

۲۹ انتیسوان باب حورون کے بیان مین

حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی نے حورونکا چہرہ چار رنگ سے بنایا ہی سپید و سبز و زرد و سُرخ
اور پاؤن اُنکے زانو تک نفیس زعفران سے بنے ہین اور زانو سے سرتک کافور و مشک و عنبر سے
اور بال قرنفل سے یعنے اصل و سرشت اُنکی اُن چیزون سے ہی جیسے آدم کی اصل و سرشت مٹی
سے تھی اور شیطان کی آتش سے اور حورین ایسی معطر و مطیب ہین کہ اگر کوئی اُنمین سے دنیا مین
تھوک دے تو تمام عالم مشک کی خوشبو سے بھر جائے اور ہر ایک کے سینے پر حقتعالی کا نام اور
اُسکے شوہر کا نام لکھا ہی اور ہر ایک کے ہاتھ مین دس دس کنگن زر و جواہر کے ہین ابن عباسؓ سے
روایت ہی کہ رسول اللہ نے فرمایا ہی بہشت مین ایک حور ہی کہ نام اُسکا لعبت ہی اُسکو حقتعالی نے
چار چیزون سے پیدا کیا ہی مشک و کافور و عنبر و زعفران اور اُسکی مٹی کو آب حیات سے خمیر
کیا ہی وہ اگر سمندر مین تھوک دے تو سارا دریا میٹھا ہو جاے اُسکی گردن کے پاس لکھا ہی کہ جو
مجھ سی عورت چاہے اُسے چاہیے کہ خداوند تعالی کی طاعت و عبادت کرے اور ابن مسعودؓ سے روایت
ہی کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے جنت عدن کو پیدا کیا اور جبرئیلؑ سے فرمایا کہ اُسکے گرد

پھرے اور دیکھے ناگاہ ایک حور کسی محل سے نکل کر جبرئیلؑ کے سامنے مسکرائی تمام جنت عدن اُسکے دانتونکی چمک سے روشن ہوگئی اور جبرئیل غش مین آکر گر پڑے اور جانا کہ یہ خداتعالیٰ و تقدس کا نور ہی آواز آئی کہ ای امین اللہ سر اُٹھا اور اس سے کلام کر حضرت جبرئیلؑ نے آپ کو سنبھالا اور اُسنے کہا سُبحَانَ الَّذِی خَلَقَکِ کیا پاک ہی کیا نرالا ہی وہ جسنے پیدا کیا تجھے بولی یا امین اللہ تم جانتے ہو مجھے کسکے لیے پیدا کیا ہی کہا نہین کہا مجھے اُسکے واسطے پیدا کیا ہی جو اللہ تعالیٰ کی رضا اپنی ہواے نفس پر مقدم رکھے اور رسول اللہؐ نے فرمایا ہی مینے بہشت مین ملائکہ کو دیکھا کہ محل و ایوان ملمع بناتے ہین یعنے ایک چاندی کی اینٹ رکھتے ہین ایک سونیکی اور بناتے ہین پھر رہجاتے ہین اور بنانا موقوف کرتے ہین پھر بنانے لگتے ہین پھر رہجاتے ہین مینے اُسکا سبب پوچھا بولے جنکے واسطے یہ مکان بنتے ہین وہ جب حق تعالیٰ کو یاد کرتے ہین ہم مکان بنانے لگتے ہین اور جب وہ چُپ رہجاتے ہین ہم بھی بنانا موقوف کرتے ہین

تیئسوان باب تتمۂ ذکر بہشت مین

حدیث شریف مین ہی کہ پل صراط کے اُدھر کئی صحرا ہین اُن مین بہت سے درخت ہین اور ہر درخت کے نیچے دو چشمے جاری ہین ایک داہنے ایک بائین سو اہل ایمان جو پل صراط سے اُترینگے اور آفتاب کی گرمی سے تشنہ ہونگے اُن چشمون مین سے ایک کا پانی پئین گے جو نہین وہ پانی سینے تک پہونچیگا تمام خیانت اور ناپاکیان دل کی صاف کر ڈالیگا پھر جب شکم مین پہونچے گا خون اور بول وغیرہ کو زایل کر دیگا اور اُنکا ظاہر و باطن سب پاک و صاف ہو جائیگا بعد ازان دوسرے چشمے مین نہائینگے سو اُنکے مُنھ چودھوین رات کے چاند سے روشن تر ہو جائین گے اور اُنکے بدنون کی کھال حریر سے زیادہ ملایم ہو جائیگی اور اُنکے اجسام مشک کے مانند خوشبودار ہو جائینگے بعد ازان جنت کے دروازے پر پہونچکر دروازہ کھٹکھٹائینگے وہان سے حورین نکل آوینگی اور ہر ایک اپنے اپنے شوہر کے گلے سے لپٹ کر کہین گی کہ تو میرا محبوب ہی اور مین تجھ سے خوش ہون کبھی ناراض نہونگی اور اپنی خوابگاہ مین لیجائینگی وہان ستر تخت ہونگے نہایت طویل و عریض ہر تخت پر ستر ستر بچھونے اور ہر بچھونے پر ایک حسین و جمیل حور ستر حلے پہنے ہوے اور باوجود اُسکے لباس کے پردے سے ساق کا نور نمایان جیسے فانوس کے اوجھل شمع اور بہشت کی عورتون کے بال ایسے طولانی ہین کہ اگر ایک

بال زمین مین گرے تو زمین چمک اُٹھے گویا ہر ایک بال سورج کی کرن ہی اور رسول اللہ نے فرمایا ہی کہ بہشت سفید ہی چمکتی ہوئی اُسکے لوگ سوتے نہین نہ اُس مین آفتاب ہی نہ رات اور سات دیوارین اُسکے گرداگرد محیط ہین پہلی صرف چاندی کی دوسری ملمع چاندی اور سونیکی تیسری صرف سونیکی اسیطرح چوتھی پانچوین چھٹی دیوار زمرد جواہرات وغیرہ کی اور ساتوین دیوار ایک نور ہی تابندہ اور ہر ایک دیوار کے درمیان پانسو برس کے راستے کا فاصلہ ہی اور بہشتیون کے بدن مین بال نہونگے مگر سر کے بال اور بھوین پلکین اور مردون کی مونچھون مین قدرے سبزی ہوگی جیسے نوخط جوانون کے ہوتی ہی تا عورت سے متمیز ہون اور حورون کے بدن ایسے شفاف ہونگے کہ اہل جنت اُنکے مُنھ اور سینے اور ساق مین اپنا منھ دیکھ لیا کرینگے اور ہر روز بہشتیون کے بدن مین قوت و جمال زیادہ ہوگا جیسے دُنیا مین ضعف اور پیری زیادہ ہوتی ہی یہانتک کہ ایک ایک مرد کو سو سو مرد کی قوت ہوگی کھانے مین بھی پینے مین بھی جماع مین بھی اور ابن عباس رض سے روایت ہی کہ جب ولی اللہ کا میوون کے تناول سے فراغت پاویگا کھانے کا مشتاق ہوگا تب ستر ہزار خادم ستر ہزار خوان حسب قوت کے لیکر اُسکے سامنے جائینگے ہر ایک خوان مین ہزار دو ہزار پیالے اور قابین سونے کی چنی ہونگی کما قال اللہ تعالیٰ یُطَافُ عَلَیْہِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ اور ہر پیالے رکابی مین ستر ہزار رنگ کا کھانا ہوگا جو کسی دیگچی مین نہین پکا اور کسی باورچی نے اور کسی آتش نے اُسے نہین پکایا لیکن اللہ تعالیٰ نے انھین برتنون سے اُس کھانے کو جیسا چاہا پیدا کیا ہی سو کھائیگا اُسکو مع اپنے قبیلے کے ساتھ اور جب دونون آسودہ ہونگے رنگ رنگ کے پرندے اونٹون کے برابر ہوا سے اوترینگے اور اُنکے سامنے آکر کہوینگے اور کہینگے ہمنے فلانے فلانے چشمے کا پانی پیا ہی اور فلانے فلانے بہشتی مرغزار مین ہم چرے ہین یہ سُنکر ولی اللہ کا اُن پرندون کا مشتاق ہوگا تب وہ خود بخود بُھنکر خوانون مین لگ جائینگے اور وہ خوش خوش تناول کریگا حدیث شریف مین آیا ہی کہ بہشت کے لوگ میوہ اور کھانا جو چاہینگے کھائینگے بعد ازان پسینے کی راہ اُسکا فضلہ نکل جائیگا اور پسینے مین مشک کی سی بو ہوگی مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہی کہ جنت کی تعریف مین اور نعمت اخروی کی توصیف مین ایک آیت

ف [illegible] اور [illegible] اور [illegible] آرام [illegible] ۱۲

اور ایک حدیث قدسی کفایت ہو آیت یہ ہی فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَہُمْ مِّنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ یعنے
نہین جانتی کوئی جان کہ کیا چھپایا گیا ہو اُنکے واسطے آنکھونکی ٹھنڈک سے اور حدیث یہ ہے
اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصّٰلِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ
بَشَرٍ یعنے مین نے اپنے بندون کے واسطے وہ کچھ تیار کر رکھا ہو جو کسی کی آنکھ نے نہین دیکھا
اور کسی کان نے نہین سُنا اور کسی دل مین نہین گذرا اور سب سے افضل حق جل و علا کا دیدار ہو
نَصَرَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی بِالنَّظَرِ اِلٰی وَجْہِہِ الْکَرِیْمِ

تمام ہوئی کتاب دقائق الاخبار

اب مترجم عنہ اللہ عنہ اپنی طرف سے چند مسایل ضروریہ بیان کرتا ہو مسئلہ قبرون کا زیارت کرنا جائز ہو ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہو کہ رسول اللہ مدینے کی قبرون پر گئے اور اہل قبور کی طرف منھ کرکے کھڑے ہوے اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَہْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ سو مناسب ہو کہ جب زیارت کو جاے یہ الفاظ کہے اور بیہودہ کام کچھ نکرے فتح القدیر اور فتاوی عالمگیری مین ہو یُکْرَہُ عِنْدَ الْقَبْرِ کُلُّ مَا لَمْ یُعْہَدْ مِنَ السُّنَّۃِ وَالْمَعْہُوْدُ مِنْہَا لَیْسَ اِلَّا زِیَارَتُہَا وَالدُّعَاءُ عِنْدَہَا قَائِمًا کَمَا کَانَ یَفْعَلُ رَسُوْلُ اللّٰہِ فِی الْخُرُوْجِ اِلَی الْبَقِیْعِ یعنے جو کچھ سنت نبوی سے مقرر و معہود نہین سب قبر کے پاس مکروہ ہو اور معہود اور مقرر صرف اتنا ہو کہ زیارت کرے اور قبر کے پاس کھڑے ہوکر خدای تعالی سے مُردیکی مغفرت مانگے کیونکہ رسول اللہ بقیع مین جب جاتے تھے اُسکے سوا کچھ نکرتے تھے سو قبر کا چومنا اور اُسکے آگے ٹھہرنا اور بجانا گانا اور کھانا پینا سو سب مکروہ ہو چنانچہ شرح بین العلم کتاب کشف الغطاء وغیرہ مین تصریح ان باتون کو منع کردیا ہو اور تاج الدین سبکی نے فرمایا ہو کہ قبر کا ہاتھون سے چھونا اور بوسہ دینا بدعت منکر ہو اور شیخ عبد الحق دہلوی نے ترجمہ مشکوٰۃ مین لکھا ہو کہ مسح نکند قبر را بدست و بوسہ ندہد آنرا و منحنی نشود و روے بخاک نمالد کہ این عادت نصاری ست اور ملا علی قاری رح نے شرح مناسک مین لکھا ہو کہ قبر کے آس پاس نہ پھرے کیونکہ طواف صرف کعبہ کے واسطے ہو پس نبی و ولی کی قبر کے گرد پھرنا حرام ہو انتہی اور بعضی روایتون

مین ماں باپ کی قبر چومنا اور صلحا کی قبر کے گرد تین دفعہ تک پھرنا آیا ہو لیکن وہ روایتین ضعیف ہین اور فتوی بیشتر فقہا و محدثین کا اسکے منع پر ہو اور صحیح بخاری مین ہو کہ رسول اللہ نے مرض موت مین فرمایا لَعَنَ اللّٰہُ عَلَی الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَاءِھِمْ مَسَاجِدَ یُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا یہود و نصاری پر حق تعالی نے پھٹکار بھیجی انھون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو سجدہ گاہ بنایا ڈرایا جاتا ہو انکے فعل و صنعت سے یعنے اے مسلمانو زنہار تم انکے سے کام کرنے نہ لگنا سو اسوقت کے بیشتر جہلا و ملا ایسے افعال کرتے ہین اور علما کا کہنا ہرگز خیال مین نہین لاتے ھَدٰىھُمُ رَبُّھُمْ اور سیوطی نے ابن جریرؒ سے اور انھون نے محمد ابراہیم رحمۃ سے روایت کی ہو کہا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ حَوْلٍ فَیَقُوْلُ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ یعنی رسول اللہ ہر سال کے سرے پر شہیدونکی قبرون کی زیارت کو آتے تھے اور فرماتے تھے سَلَامٌ عَلَیْکُمْ آخر تک صحیح بخاری و مسلم مین ام حبیبہ اور زینب بنت جحش رضؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حلال نہین مسلمان عورت کو کسی مرنے پر غم کرنا تین شب سے زیادہ مگر شوہر کر چار مہینے دس دن اُسکو عدا دیعنی عدت کرنا واجب ہو یعنے زیب و زینت چھوڑ دینا اور عطر اور سرمہ و مسی و ریعو بیل نہ لگانا لازم ہو اور مہندی اور سوہا کسم کا رنگا پہننا اور زعفرانی پہننا بھی درست نہین کذا فی الہدایۃ اور اگر کچھ عذر ہو تو رستمی پہننا مضائقہ نہین مطالب المومنین اور مشکوۃ کے ترجمے مین ہو کہ تین دن کے سوا تعزیت کرنا نہین درست اور تعزیت کے معنی صبر سکھانا ہو غمزدے کو اور جو کچھ کہ اس زمانے کے نادان لوگ رسمین اور تکلفات کرتے ہین سب بدعت و ناشروع ہو اور ترمذی نے عبد اللہ بن جعفرؓ سے روایت کی ہو کہ جب جعفر کے شہید ہونے کی خبر پہونچی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگون سے فرمایا کہ جعفر کے لوگون کے واسطے کھانا تیار کرو کیونکہ اُنپر ایسی حیرانی آئی ہو جسمین وہ مشغول ہو رہے ہین یہان سے معلوم ہوا کہ قریبون اور دوستون کو مستحب ہو کہ غمزدون کو کھانا بھیجین اور بعضون نے کہا ہو کہ پہلے دن کھانا بھیجنا جائز ہو کیونکہ وہ لوگ دفنانے اور کفنانے مین مشغول رہتے ہین اور دوسرے دن مکروہ ہو اگر نوحہ کرنے والیان وہان جمع ہون کیونکہ یہ گناہ کی امداد ہو کذا فی مطالب المومنین اور شیخ عبد الحق رحمہ نے مشکوۃ کے ترجمے مین لکھا ہو کہ مرنے کے پیچھے سات دن تک صدقہ دینا بہت اچھا ہو اور امام المحدثین مولانا عبد العزیز صاحب حنفی

اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ اوائل حال مین مردے راہ تکا کرتے ہین کہ زندون سے کسی طرح کی انکو مدد
پہونچے جسطرح ڈوبنے والا فریادرسون کا منتظر رہتا ہی اور صدقہ اور دعائین اور فاتحہ اُسوقت مین
بہت کام آتا ہی اسیسبب سے بنی آدم ایک سال تک خصوصًا ایک چلے تک بعد موت کے اسی طرح کی
امداد مین کوشش کرتے ہین اور مردے کی روح بھی اوائل حال مین خواب عالم مثال مین زندون سے
ملاقات کرتی ہی اور اپنا حال کہتی ہی انتہی یہان سے معلوم ہوتا ہی اوائل مین دعا اور صدقے سے مردے
کو مدد پہونچانا بہتر ہی ولیکن چالسی چھماہی برسی کا روز مقرر کرنا صحابہ و تابعین کے زمانے مین نہ تھا
کتاب جامع البرکات اور کشف الغطا مین ہی کہ آنچہ بعد سالی یا ششماہی یا چہلروز قرین دیار طعامی زنید
بخشش کنند چیزے داخل اعتبار نیست بہتر آنست کہ نخورند غرضکہ تصدق کرنا طعام کا اور ثواب
اُسکا مردے کو پہونچانا جائز بلکہ واجب ہی ولیکن انکے واسطے روز مقرر کرنا کہ خاص اُسی دن ثواب
پہونچے گا اور دن نہ پہونچیگا خطا ہی کذا فی مائۃ مسائل لمتمیمن المحدثین محمد اسحق الدہلوی واحمد اللہ الانامی
سلمہ اللہ تعالی اور اس مقدمے مین مولوی اسمعیل و مولوی رشید الدین خان سے خوب بحثین ہوئین اور
ظاہر احق یہ ہی کہ اگر کسی مصلحت کے واسطے کوئی شخص روز صدقہ دینے کے واسطے معین کرے تو مضائقہ
نہین مگر یہ جاننا کہ ثواب خاص اُسیدن پہونچے گا اور دن نہ پہونچے گا ممنوع و نامشروع ہی
اور جاننا چاہیے کہ چہلم وغیرہ کے کھانا بانٹنے سے اگر ناموری یا بھائیون کی ضیافت کا بدلا دینا مقصود
ہی تو مردے کو ثواب خاک بھی نہ پہونچے گا اور اگر مردے کو ثواب پہونچانا مطلوب ہی تو وہ کھانا صدقے
کا ہی تو انگر کو کھانا نہین اچھا قولہ تعالی اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاۤءِ یعنے نہین صدقے مگر
فقیرون کے واسطے اور مشہور ہی کہ طعامُ المَیِّتِ یُمِیتُ القَلْبَ یعنے مردے کا کھانا دل کو مردہ
کرتا ہی اور اس صورت مین بانٹنے والے کو چاہیے کہ وہ کھانا برادری کے تونگرون کو ندے
بلکہ مفلسون فقیرون کو بانٹے برادری کے ہون یا غیر تا مقصد اُسکا کہ ثواب پہونچانا مردے کو ہی
حاصل ہوئے اور قاضی عبدالکریم بریلوی قدس سرہ کہ ہمارے زمانے کے ولی تھے اپنے رسالون
مین لکھ گئے کہ تیجے مین جو رسمین کہ ہند مین ہوتی ہین جیسے فرش فروش خوشبویات وغیرہ شیرینیات مین
اور تین دن تک غمزدے کے گھر کا کھانا اور اُس سے ضیافت لینا مکروہ ہی لِاَنَّ اتِّخَاذَ
الضِّیَافَۃِ عِنْدَ الشُّرُوْرِ لَا عِنْدَ الشُّرُوْرِ وکذا فی الخزائن مسئلہ حقتعالی سے اِسطرح

ف [illegible]

دعا مانگنا کہ الٰہی بحرمت نبی یا ولی کے میری حاجت روا کر روا ہے ملا علی قاری نے قواعد الایمان میں
لکھا ہے کہ اگر بحرمت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہے تو شاید جیہ در دعاے استفتاح بحرمۃ الشہر الحرام
والمشعر العظام وقبر نبیک علیہ السلام ماثور ومرویست اور حصن حصین میں صحیح بخاری وغیرہ
سے منقول ہے کہ دعا میں توسل با نبیا وصلحا جائز ومستحب ہے اور فتاوی سراجیہ میں ہے کہ دعا میں
بحق فلان کہنا ابو الفضل کرمانی رح نے مکروہ لکھا ہے اسواسطے کہ حق تعالیٰ پر کسی مخلوق کا حق نہیں
ولیکن روایات وآثار سے اسکا جواز معلوم ہوتا ہے انتہی راقم عفا اللہ عنہ کہتا ہے کہ اگلے زمانے میں معتزلہ
کا بہت غلبہ تھا اسواسطے کرمانی وغیرہ نے بحق کہنا مکروہ لکھا ہے تا بخوبی ثابت ہو کہ اللہ تعالیٰ پر کچھ
واجب نہیں اور کسیکا حق نہیں بلکہ وہ مالک ومختار ہے جو چاہے کرے پس منع کرنا اس لفظ کا احتیاطاً
تھا ورنہ اسکے جواز میں شبہہ نہیں قال اللہ تعالیٰ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اور شیخ عبد الحق دہلوی
نے جذب القلوب الی دیار المحبوب میں لکھا ہے کہ جب حضرت علی کی امان نے وفات پائی رسول صلعم
نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهَا بِحَقِّ جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِيْ مسئلہ مدد چاہنا نبی وولی سے
اسطرح پر روا ہے کہ اسکی قبر کے پاس جاکر باواز بلند کہے کہ ای بندے خدا کے او ولی اللہ
کے میرے واسطے حق تعالیٰ سے دعا کر اور یہ جانے کہ اسکا کام صرف دعا کرنا ہے دینا نہ دینا
حق تعالیٰ کے اختیار میں ہے لیکن عوام کو اس سے بھی منع کرنا چاہیے خصوصاً اس زمانے
میں کیونکہ ان دنوں اس امر میں یہانتک غلو وافراط کرتے ہیں کہ بیشک مشرک عابد الصنم
بن جاتے ہیں اور مولوی محمد اسمٰعیل وعبد الحق ومحمد اسحٰق وغیرہم نے خوب ہی جہال کو گوشمالی دی
ہے ان لوگوں کے رسالے عورتوں کو اور مداریوں اور سالاریوں پیر پرستوں کو سنانا ضرور ہے اگرچہ
انمیں بعضی باتیں زیادہ ہیں اور شاید کہ عمل انکا اس مثل پر ہے برگشتہ بگیر تا بہ بیماری راضی شود
اور شیخ عبد الحق رح نے لکھا ہے کہ اکثر فقہا غیر انبیا سے مدد چاہنا روا نہیں جانتے ولیکن بعضے فقہا
اور جمہور صوفیہ اسے ثابت وموثر جانتے ہیں اور شیخ الاسلام کے کشف الغطاء میں ہے کہ غیر نبی
یا غیر انبیا کی قبر سے مدد چاہنا مختلف فیہ ہے ظاہرا جو فقہا مردیکو سماع ثابت کرتے ہیں استمداد روا جانتے
ہیں اور جو کہتے ہیں کہ مردہ نہیں سنتا وہ استمداد سے منکر ہیں اور دونوں روایتوں سے یہ بھی
معلوم ہوتا ہے کہ سلف کے علما انبیا کی قبر سے مدد چاہنا جائز جانتے تھے اختلاف صرف اولیا کی

قبور مین تھا اور شیخ عبدالحق نے اپنی اکثر تصنیفات مین نبی اور ولی سے مدد چاہنا جایز لکھا ہی و
لیکن جہال کے اقوال وافعال کو حرام وممنوع لکھا ہی اور قاضی عبدالکریم کا بھی یہی مذہب تھا
اور مولانا عبدالعزیز رح نے اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ بعضے از خواص اولیا اللہ جارحۂ تکمیل وارشاد
بنی نوع خود گردانیدہ اند بعد موت ہم تصرف در دنیا دادہ اند واویسیان تحصیل کمالات باطنی
از آنہا مینمایند و ارباب حاجات حل مشکلات خود از انہا می طلبند و می یابند و زبان حال آنہا
درآنوقت این مقال ست رع من آیم بجان گر تو آئی برتن + ولیکن سلاریہ مداریہ وغیرہ گوروپرستون
کو انھون نے بھی مشرکین سے لکھا ہی یہ اُس طرح کی استمداد جو بعض علما نے جایز رکھی ہی کسی طرح
شرک نہین ہو سکتی اور جو اُسکے شرک ہونے کا دعوی کرتا ہی وہ غلو وافراط پر ہی ومن الاشل
المبین قولہ تعالی وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاءٌ وقول عائشہ رض
کُنْتُ اَدْخُلُ بَیْتِیْ حَتّٰی دُفِنَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَیَّ ثِیَابِیْ حَیَاءً مِنْ عُمَرَ رواہ احمد
وقولہ الانبیاء احیاءٌ فی قبورھم یصلون رواہ السیوطی فی شرح الصدور وقولہ
من اراد عونا فلیقل اعینونی یا عباد اللہ الصالحین رواہ فی الحصن الحصین
ومنہا قصۃ ابن جلاد وقصۃ ابن المنکدر اوردھما الشیخ عبدالحق فی جذب
القلوب اور دارمی نے ابن جوزی رح سے روایت کی ہی کہ مدینے مین جب قحط پڑا حضرت
عائشہ رض نے لوگون سے کہا اُنْظُرُوْا اِلٰی قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوْا
فِیْهِ کُوًی اِلَی السَّمَاءِ حَتّٰی لَا یَکُوْنَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ سو لوگون نے ایسا ہی
کیا اور خوب پانی برسا اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ قبر موسی کاظم کی اجابت
دعا کے واسطے تریاق مجرب ہی ذکرہ الشیخ عبدالحق رح اور احیاء العلوم مین ہی کہ جس سے
زندگی مین دعا منگوا سکتے ہین اس سے بعد مرگ بھی منگوا سکتے ہین اور اس جگہ کلام کو بہت سی
جگہ ہی مگر مطلوب اختصار ہی اور مشکوۃ مین ہی کہ جب یزید کے لشکر نے مدینے پر ہجوم کیا تھا اور
صحابیون نے بسبب خوف کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد مین جانا اور اذان دینا
موقوف کر دیا تھا رسول اللہ کے مرقد مبارک سے ہر نماز کے وقت تکبیر کی آواز سنی جاتی تھی اور
رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہی کہ زندگی مین جیسا مجھے علم تھا ویسا ہی بعد موت کے بھی رہیگا

ذکرہ الشیخ عبدالحق المحدث وغیرہ اور ابوبکر بن شیبہ کی تصنیف مین علی بن حسین بن علیؓ سے یعنے امام زین العابدینؑ سے منقول ہو کہ اُنھون نے ایک شخص کو دیکھا کہ رسول اللہ کی قبر کے پاس جو سوراخ تھا اُسمین داخل ہو کر دعا کرتا تھا سو آپ نے اُسے بُلا کر فرمایا کہ مین نے اپنے باپ سے اُنھون نے اپنے باپ سے اُنھون نے رسول اللہ صلعم سے سُنا ہو کہ فرماتے تھے لَا تَتَّخِذُوا قَبْرِيْ عِيْدًا وَلَا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ وَتَسْلِيْمَكُمْ يَبْلُغُنِيْ حَيْثُمَا كُنْتُمْ یعنے میری قبر کو عید نہ بناؤ اور اپنے گھرون کو قبرین نہ بناؤ مجھپر درود بھیجو کیونکہ تمھارا درود وسلام مجھے پہونچتا ہی تم کہین ہو اس حدیث کے یہ معنی بھی ہوسکتے ہین کہ قبر یا تم کی جگہہ ہی اُسپر جاکر عید کی سی خوشی نکرو اور اپنے گھرون مین مُردون کے مانند بے ذکر اللہ تعالی کے نہ رہو لیکن ظاہر تر یہ معنی ہین کہ میری قبر پر عید کا سا اجتماع نہ کرو اور میلا نہ لگاؤ اور اپنے گھرون مین قبرین نہ بناؤ اور اس تقریر پر ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہو کہ قبر کے پاس جاکر بھی دعا کرنا اچھا نہین اگرچہ دعا خدا ہی تعالی ہی سے مانگے اور اُس مقبور کو صرف وسیلہ جانے کیونکہ یہ بات اگرچہ فی الجملہ جائز ہو لیکن اسمین بدعتون کا دروازہ کھلتا ہو کہ صلحا کی قبرون پر عید کا سا اجتماع کرنے لگتے ہین کَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا یعنے اس گمان سے کہ ہماری حاجت برآویگی ہا وا نون کا ٹھٹھ لگ جاتا ہو اور بہتیرے جاننے لگتے ہین کہ یہ بالاستقلال متصرف ہو اور خلق کو فیض پہونچا سکتا ہو حالانکہ یہ بات صاف شرک جلی ہو خواہ مردے پر اعتقاد کرے خواہ زندے پر وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا یعنے مسجدین خدا تعالی کے واسطے ہین سو نہ پکارو اللہ کے ساتھ کسیکو اور جب خدا کا بندہ کہ پیغمبر ہو کھڑا ہو کر خدا کو پکارتا ہو لوگ اُسپر ٹھٹھ ہو جاتے ہین اس گمان سے کہ شاید یہی مالک اور مختار ہو جو چاہین اس سے مانگ لیوین حالانکہ یہ گمان محض باطل ہو کیا تو نہین دیکھتا کہ حقتعالی اپنے نبی سے فرماتا ہو کہدے اے محمدؐ کہ مین اپنی جانکے نفع و نقصان کا مالک نہین کہ قُلْ لَّا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ الآیۃ اور شیخ عبدالحقؒ دہلوی نے مشکوۃ کے ترجمے مین لکھکر لکھدیا ہو کہ پیغمبرون کی دعائین قبول ہوتی ہین سب انکی بھی قبول نہین ہوتین سنو رسول اللہ صلعم نے ابن عباس سے فرمایا اِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ یعنے اگر تو سوال کیا چاہیے تو اللہ ہی سے کر اور اگر مدد ڈھونڈھا چاہیے تو اللہ ہی سے ڈھونڈھ اور کسی سے کچھ نہین ہوتا ع کہ عاجز ترست از صنم ہرچہ ہست

ظاہر امر دیہ ہی کہ جو کام حق جل وعلا سے خاص ہین اُنکو دوسرے سے مدد مانگنا نہین درست جیسے مارنا جلانا
روزی و اولاد کا دینا وغیر ذلک اور اگر بالکل سوال و استعانت غیر سے منع ہو تو بزرگون سے دعا منگوانا اور
نوکرونسے کام و منین مدد چاہنا بھی منع ہو جاے حالانکہ یہ منع نہین پھر فرمایا کہ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ
یعنے جو کچھ ہونا تھا سو پہلے سے لکھ لیا گیا اب کسیکی سعی سے کیا ہوتا ہی اُٹھا گئے قلم اور سوکھ گئے ورق فَلَوْ
جَهَدَ الْعِبَادُ اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِمَا لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ لَمْ يَقْدِرُوْا عَلَيْهِ یعنے اگر سارا عالم [illegible]
تجھے نفع پہونچایا چاہے تو کچھ بھی نہو اور کیا خوب اشعار ہین کتاب الفرج بعد الشدۃ مین قطعہ خدای عز وجل گر ترا نکوئی خواست
چہ باک باشد اگر جملۂ خلق بدخواہ اند * دگر چنانکہ بدی خواست جملۂ عالم * ازانکہ نیک رسانند دست کوتاہ اند * ہمہ بقضا
تقدیر ایزد اند اسیر * اگر کمینہ غلام ضعیف دگر شاہ اند * ای جان جہان اگر وہی مہربان تو سب ہین مہربان گر وہ نہین یوں
تو کیا دیوے سلیمان پکار کر فرماتا ہی قرآن مین لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ یعنے بے مرضی اُسکے کوئی
کسیکی سفارش نکر سکیگا اور رسول اللہ نے دعا کی ہی کہ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُّعْبَدُ یعنے بار خدایا میری
قبر کو بت نہ بنا کہ پرستش کیجاے یہانسے معلوم ہوا کہ رسول اللہ کو بھلا ے امت سے شرک کا بہت خوف تھا
اس سبب سے دعا مانگ لی کہ اللہ تعالی میری قبر کو بچاے اور اُمت کی قبرونکے واسطے یہ دعا مانگی اس سے یہ معلوم ہی
کہ آپکو کشف سے معلوم ہوا ہوگا کہ یہ فتنہ ضرور شدنی ہی اور خواجہ بہاء الدین نقشبند یہ رح کیوقت مین بھی آمدامین
لوگ افراط کرتے تھے اس سبب سے اکثر حضرت یہ بیت پڑھا کرتے تھے بیت توتا کے گور مردان را پرستی * بگرد کار مردان
گردرستی * چنانچہ مشائخ نقشبندیہ کی کتابون مین سطور ہی مسئلہ جو شخص جانے کہ رسول اللہ صلعم کو یا اور کسی نبی کو علم غیب تھا
کافر ہو جاوے وَفِيْ شَرْحِ فِقْهِ الْاَكْبَرِ لِمُلَّا عَلِيِّ الْقَارِيْ اِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْمُغَيَّبَاتِ مِنَ الْاَشْيَاءِ
اِلَّا مَا اَعْلَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَحْيَانًا وَذَكَرَ الْحَنَفِيَّةُ تَصْرِيْحًا بِالتَّكْفِيْرِ بِاعْتِقَادِ اَنَّ النَّبِيَّ يَعْلَمُ الْغَيْبَ لِمُعَارَضَةِ
قَوْلِهٖ تَعَالٰى قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ اور صحیح بخاری و مشکوۃ مین ہی کہ
انصار کی چھوکریان شادی مین دف بجا بجا کر گاتی تھین سو ایک کہنے لگی ع وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَّعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ *
یعنے ہمارے درمیان ایسا نبی ہی کہ کل کی ہونیوالی بات جانتا ہی سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے فرمایا کہ یہ نہ کہ خدای جل وعلا ہمکو اور سب مسلمانونکو شرک سے بچاوے کیونکہ یہ معاف نہین ہوتا اور اسکے سوا سب معاف
ہو جاتا ہی قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ شَيْئًا وَّيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ

الحمد للہ کہ صبح کا ستارہ تمام ہوا

رسالہ موضح الکبائر والبدعات والرسوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اور شکر اُس خداوند کو لائق ہی جسنے ہمکو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور ہماری ہدایت کے واسطے یعنے ٹیڑھی راہ ہو سیدھی راہ کی طرف بلانے اور دوزخ سے بچا کر بہشت مین لیجانے اور حرام و حلال بجھوا دینے کے لیے حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے محبوب کو جن اور انس کی طرف بھیجا اور قرآن شریف کو اُنکے اوپر نازل کیا اور اُنکو خاتم الانبیا بنایا اور سب پیغمبرون مین اُنھین سردار کیا اور سب سے بڑا مرتبہ اُنکو دیا اور اُنپر اُنکو بزرگی اور بڑائی بخشی اور اُن کا نام قیامت تک جاری رکھا اور نام اُنکا اپنے نام کے ساتھ ملایا شفاعت کا مرتبہ بخشا معجزے بے انتہا عنایت کیے اُنھون نے امورات شرعی ہمکو سکھائے یعنے کلمہ نماز روزہ حج زکوٰۃ درود تسبیح تکبیر تحمید تہلیل تلاوت خیر خیرات اور کھانے پہننے سونے بیٹھنے اور کام کرنیکے طریقے بتائے اور موت حیات کے سیکھنے سکھانے وغیرہ کے احکام بتائے اور تقوی پرہیزگاری اخلاق اتفاق محبت آپس کی موافقت کی باتین اور جو اُسکے مانند ہیں ان سب کے کرنے کا حکم کیا اور بُرے کامون سے منع فرمایا جسکی تفصیل عام وخاص مومنین کے بوجھنے کے واسطے اس کتاب مین لکھی جاتی ہی باقی اسی پر اور باتون کو قیاس کر کے اپنے تئین بچا دین کہ اللہ و رسول کے سامنے قیامت کے دن ذلیل اور شرمندہ نہو وین جن باتون کا بالفعل اس ملک ہندوستان مین زیادہ رواج ہو گیا ہی اُنکو بھی نام بنام لکھدیا کہ مسلمان اِسکو سمجھ بوجھکر ان کامون کے گرد نجاوین اور باپ دادون کے چلن سمجھکر اُنکی ریس نکرین کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہر آدمی کو اپنے کام علیحدہ علیحدہ جواب دینا ہوگا اُسوقت باپ دادے پیر اُستاد جوان باتون کے کرنے سے نہین روکتے ہین یا آپ بھی کرتے ہین کچھ کام نہ آوینگے ای بھائی مسلمانو آخر مرتا ہی اور اللہ کو منھ دکھانا ہی ابھی ہوشیار ہو جاؤ بُرے کامون سے اپنے تئین بچاؤ دنیا چند روزہ ہی پچھتاؤ گے پھر کچھ کام نہ آوے گا سیدھے جہنم کو چلے جاؤ گے

بُرے کامون کی تفصیل یہ ہی۔

شرک کرنا یعنے اللہ صاحب کی سی قدرت اور علم دوسرے مین سمجھنا اور اُسکی تعظیم کے کام دوسرے

کیواسطے کرنا یا اسکے اوپر کی نذر اور منت کسی مطلب کے لیے ماننا اسکے سوا اور کو مشکل کے وقت پکارنا
وہائی دینی اور اس سے مدد چاہنی یا اور کسیکو ہر وقت حاضر و ناظر دیکھنے والا سننے والا بوجھنا ناحق
کسی کو مار ڈالنا نشے کی چیز شراب تاڑی گانجا بھانگ پوست افیون مدک چرس وغیرہ تھوڑا یا بہت
پینا یا پلانا کھانا یا کھلانا بغیر نکاح سوای اپنی لونڈی کے دوسری عورت کے پاس جانا مرد یا عورت کے
ساتھ لواطت کرنا یعنے نجاست کی جگہہ دخول کرنا نیک عورت کو جو دوسرے کے نکاح مین آئی ہو زنا کی تہمت
دینی کافرون کے مقابلے مین جو دو چند مسلمانون سے زیادہ نہون بھاگ جانا جادو کرنا اور کروانا بن باپ
کے لڑکے کا مال ناحق کھانا ماں باپ مسلمان کو بے سبب دکھ دینا حرم مکے کے درمیان جن باتون سے منع ہوا ہے
ان کامونکو کرنا سود لینا چوری کرنی سور کا گوشت کھانا جھوٹی گواہی دینی بلا عذر گواہی چھپانا رمضان کا
روزہ بے عذر شرعی کے نرکھنا نماز نہ پڑھنی نماز کو بیوقت پڑھنا مال کی زکوٰۃ نہ دینی حج کے شرائط موجود ہوتے
ادا نکرنا جھوٹی قسم کھانی اپنایت کے رشتے کو توڑنا تولنے اور ناپنے مین یعنے لینے دینے کے وقت کم و زیادہ
کرنا مسلمانونکے ساتھ ناحق لڑائی کرنی اللہ اور رسول اور آل و اصحاب ازواج رسول کو گالی دینی یا
حقیر جاننا یا لعنت کرنی یا برا کہنا رشوت لینی مسلمانون کی چغلی حاکم سے کرنا باوجود قدرت کے امر معروف
اور نہی منکر سے باز رہنا بے ضرورت شرعی جھوٹھ بولنا مقدور رکھتے وعدہ کو وفا نکرنا قران شریف کو یاد
کرکے بھول جانا جاندار کو آگ مین جلانا عورت کو اپنے خاوند کی بے حکمی کرنا مرد کو اپنی عورت پر ظلم کرنا
عورت اور مرد کے درمیان لڑائی اور جدائی ڈالنی عالم و فاضل کی چغلی کرنی مگر عالم اسی کو جانے جسنے
اللہ اور رسول کے جاننے اور بوجھنے کے واسطے علم حاصل کیا ہوا اور اسکو اور مسلمانون کو اسکے علم سے
فائدہ پہونچتا رہے وہ عالم نہین جو دنیا کے کھانے کے واسطے کتابین پڑھے اور رات دن دنیا کی فکر
مین لگا رہے اور دین کا علم دوسرے کو نہ سکھاوے نہ پڑھاوے اللہ تعالی کی بخشش سے ناامید
ہونا اور اسکے عذاب سے نڈر ہو جانا جوا کھیلنا اللہ کے سوائے دوسرے کے نام پر جانور ذبح کرنا اللہ
کے سوائے دوسرے سے نزدیکی حاصل کرنے کو یا اسکی تعظیم کی راہ سے عبادت جانکر جانور ذبح کرنا
تکبر کرنا اور دل سے اپنے تئین اچھا جاننا مکر و فریب دغا بازی کرنی پرایا مال لینا لاڑھیاپن کرنا
کافرون اور فاسقون اور بدعتیون کو دوست سمجھنا حسد و بغض کینہ رکھنا شرع کے حکمون کو جیسا نماز روزہ
وغیرہ مکروہ جاننا اور انسے بیزار رہنا حلال چیزونکو حرام چیزون کو حلال سمجھنا دین کے کامون

مین عیب لگانا خلل ڈالنا دین کے فرایض اور واجبات کو کسی سے چھپانا امانت مین خیانت کرنی محارم سے نکاح کرنا مسجدون کو خراب کرنا بے طہارت نماز پڑھنی کلمہ ناپاک کرنا کافرون اور بدعتیون اور فاسقون کی بیخوف فتنہ تعظیم کرنی توقیر وخوشامد کرنی بغیر علم فتوی دینا بدون مہارت طبابت کرنی اپنی عقل سے قرآن شریف کی تفسیر کہنی سیدونکی اہانت کرنی پیٹھ پیچھے کسیکو بد کہنا روبرو عیب لگانا مسلمان پر گمان بد لیجانا اللہ کے سواے اور کسی چیز کی قسم کھانی قرآن خوانی کی مجلس مین اور کام مین مشغول رہنا کسی کا گلہ شکوہ بیوجہ کرنا یا سُننا یا نجومیون پر اعتقاد کرنا علم غیب کے اعتقاد سواے اللہ کے دوسرے سے رکھنا نبیون فرشتون اللہ کی کتابون بہشت دوزخ میزان پل صراط اور عذاب قبر اور جن باتون کی اللہ و رسول صلعم نے خبر دی ہے قیامت کے حال مین اُن مین کسی چیز سے منکر ہونا حدیث یعنے پیغمبر خدا کے فرمانے کو اور اجماع امت اور قیاس کو نجاننا اور اُسکے حکمون سے منکر ہونا داڑھی مونڈانی اور مونچھین بڑھانی سونے روپے کے باسن مین کھانا پینا سونے روپے کا زیور ریشمین کپڑا زریکا جوتہ زینت کے واسطے مرد کو پہننا ہاتھ پانؤن مین رنگ دانتون مین مسّی زمرد کو لگانا ڈھولک طنبورا ستار رودبارا سرمنڈلا کرنا ہو سارنگی بجانا یا قصداً سُننا اُنکے بجانیوالے کو کچھ دینا ناچ دیکھنا ناچنے والے کو کچھ دینا بجانیوالے اور ناچنے والے کی تعریف کرنی شطرنج چوپڑ گنجفہ نردگوٹی بھیج بازی آتشبازی کھیلنا اسمین اچھے وقت کو ضائع کرنا حرام چیز پر بسم اللہ کہنی جھوٹی بات پر اللہ کو گواہ ماننا کافرون کے دین کی بڑائی کرنا اور اُنکی رسمونکے موافق کچھ کام کرنا اور آنکے پوجا کی چیز کھانی کسی پیر پیغمبر امام شہید بھوت پلید پری کے نام کی چوٹی رکھنی ستیلا یا اور کسی مرض کی پوجا کرنی لونڈی غلام کو حقیر جاننا اُنکے مقدور سے اُنسے زیادہ کام لینا اگر کوئی کام سخت یا بھاری ہو تو مسلمان کو لازم ہی کہ آپ بھی اُسمین اُن کا شریک ہووے بیعزتی سے کسی کا نام لیکر پکارنا اور اپنے دلکو بُرے اندیشے مین لگا رکھنا اچھے کھانے پینے کی فکر مین رہنا مقدور ہونے ماں باپ اور حقدارونکی خدمت نہ کرنی اُستاد پیر اپنے بڑون سے بے ادبی کرنی بہانہ کرکے شرعی احکامون سے جیسا نماز روزہ حج زکوۃ سے باز رہنا اللہ کی دی ہوئی نعمت مین بخل کرنا حیض و نفاس کی حالت مین عورت کے پاس جانا عورت کو نامحرم کے سامنے ہونے دینا خلاف شرع باتون مین جورو کی تابعداری کرنی بے ضرورت جورو اِدھر اُدھر جانیکی رخصت دینا مقدور ہوتے جورو لڑکے کو کھانے پینے کی تکلیف دینی بیگانی عورت پر نظر بد

رکھنی جوروُن مین برابری نرکھنی جورو لڑکے کی خاطر سے برخلاف حکم خدا ورسول کے کام کرنا جورو
کو اپنے خاوند سے نافرمانی کرنی خاوند کے بلانے پر عورت کو حاضر نہونا ہر بات مین اُسکی ناشکری
کرنی اُس کی دی ہوئی چیز کو اپنے سے ناچیز سمجھنا بے اجازت خاوند کے سوای مان باپ کے
دوسرے کے گھر جانا اور بے حکم اُسکے کسی نامحرم کے روبرو ہونا خاوند کے مقدور سے کھانے پینے
مین زیادہ طلبی کرنی ہر بات مین اُسکے دل کو رنج مین ڈالنا اُس کے مال کی حفاظت نہ کرنی عورتون
کو سر منڈانا عورتون کو مرد کی صورت بنانا مرد کو عورت کی صورت بنانا خلاف شرع کے کسی قبر کی
زیارت کرنی یا اس واسطے سفر کرنا عورت کو عورت سے ساحقہ کرنا یعنے چپٹی لڑائی کھانی کو بُرا کہنا
کسیکے گھر مین بے اجازت گھُس جانا باوجود قدرت کے نصیحت کو ترک کرنا لوگون کے دکھانیکو عبادت
کرنی اپنی عبادت و تقوی پر گھمنڈ کرنا گرانی کی نیّت سے غلہ بند رکھنا بردہ فروشی کرنی تالاب
عیدگاہ قبر کے واسطے جانور ذبح کرنا قبر کو سجدہ یا طواف کرنا جاندار کی تصویر بنانی یا اُسکو اپنے گھر
مین رکھنا حرام کے روپیون سے مسجد عیدگاہ یا کوئی مکان عزت کا بنانا جس قبر مین لاش نہو اُسکو سلام
زیارت کرنا تعزیہ بنانا مرثیہ خوانی کرنی کسیکے غم مین گریبان پھاڑنا یا چھاتی کو پیٹنا یا چلاکر رونا یا غمی
کا کپڑا ٹھہرا کر پہننا کسی کے نام کی بدھی ڈالنی ناک کا چھیدنا اور ناک کان کے چھیدنے کو بہتر جاننا
الا لڑکیون کے کان چھیدنے مین مضائقہ نہین شب برات مین گھڑا بھرنا چراغان کرنا قبر و نیر روشنی
کرنی کھیر کھلانی سالگرہ اطفال کی کرنی مجلس بسم اللہ لڑکون کی کرنی برسی دسوم دھام سے
واجب جان کے بیڑا نکالنا اور بہت رسمین جو کافرونکی مسلمانون نے سیکھی ہین کرنی جیسے تھرا منڈھا
گھٹہ لگن باندھنا رتجگا کندوری چوتھی مرے کا سوم دسوان چالیسوان چھماہی برسی کرنی
روح نکالنی باؤنی سنکرات روٹی میٹھا ہولی دوالی دیتا جیتا کرنا مردے کے سرھانے چراغ
جلانا اُسے گھاس پر لٹانا مرنے کے سبب ہانڈی باسن آگ پھینکنا دھونا سر مین گلے مین سیندور
لگانا غلے کو ہتھیار کو کھانے کو زمین کو سلام کرنا قبر پر گھر بنانا قبر پکی کرنی چونا لگانا قبر پر کپڑا
اوڑھانا حامل سال کو پوجا کرنا ست پیر کی پوتھی سنتی غازی و مدار کا جھنڈا نکالنا لال بی بی
اولا بی بی کھڑی بی بی آسان بی بی کا روزہ رکھنا اور سولہ پہر روزہ مشکلکشا کے نام پر
رکھنا منت ماننا لال پری سبز پری شیخ سدو زین خان دریا خان کے نام کا بکرا

کرنا یا اُنکے نام پر فاتحہ دینا اور اُن سے اعتقاد رکھنا کہ یہ سب فی الحقیقت جن ہین یا شیطانون نے
لوگون کے بہکانے کے واسطے ایسے نام اپنے رکھ لیے ہین یہ سب نذر نیاز اُنکو پہونچتی ہو گائے
گرد کو چاول دوب دیکر ٹیکا دینا شگون اور فال پر اعتقاد کرنا ٹخنون سے نیچے پائجامہ یا دامن
لٹکانا اپنا ستر دوسرون کو دکھانا اور کا ستر دیکھنا جنیو اور کردھنی باندھنی پانی کے جس بدھنے
سے استنجا کیا اُس سے وضو کرنے کو حرام جاننا بے تہبند لنگوٹ مارنا ناپاکی کی حالتمین مسجد مین
جانا اور ایسی حالت مین اور بے وضو مصحف کو چھونا نماز پڑھنی یا طواف کعبہ کرنا بدن مین
گودنا گودوانا عورت کے سر کے بال چھٹے یا چٹلا ڈالنا اور مرد عورت کو پٹہ بیری زلف
رکھنا عورت کو باریک کپڑا جس سے بدن نظر آوے پہننا امام سے پہلے کوئی حرکت
نماز مین کرنی نشے کی چیز سے کمائی کرنی مشرکہ سے نکاح کرنا عورت سے نکاح کرکے اُسکو
زنا کی رخصت دینی یا اُسپر راضی ہونا جانورون سے وطی کرنا موٹھ مارنا عدت کے درمیان
مین مسلمان ہونے مین توقف کرنا آزاد مرد یا عورت کو مول لینا یا بیچنا جمعے کے وقت خرید اور
فروخت کرنا جمعے اور جماعت کو ہوسکتے ترک کرنا اللہ کی حدود مین درگذر یا سفارش کرنا جان بوجھ
کر قرآن شریف مین غلطی پڑھنی جاندار کی تصویر کھلونا بنانا یا مول لینا سلام کا جواب نہ دینا اپنی
خوشی سے زہر کھانا یا ڈوب مرنا یا ہمسائے کو دُکھ دینا دعا کے وقت آسمان کی طرف دیکھنا
کفار سے لباس اور صورت مین مشابہت پیدا کرنی جانورون کو لڑانا نسب سے خارج ہونا
یا داخل ہونا شرع کے کام پر ہنسنا مُصلّے کے آگے سے گذر جانا شارع عام تنگ کرنا روپے پیسے
مین خلاف شرع بٹا لگانا یا پھرت لینا بغیر خوف اسلام کو چھپانا روپے پیسے کو بیجا صرف کرنا
نوکرون کو اپنے منصب کی خیر خواہی نکرنی کسی قسم کے غلے یا نمک یا چینی وغیرہ بیچنے کی چیزین
وزن کے واسطے پانی یا بالو یا اور کوئی چیز ملانی یا ہلکے ہونے کے واسطے بیچنے کی چیزین جانے
بوجھے نقصان کو خریدار سے ظاہر نہ کرنا مسلمانون کے عیب ڈھونڈھنے مگر جو فاسق ہو اس نیت
سے کہ وہ اپنے فسق سے باز آئے کسی مسلمان کو دوزخی کہنا کبوتر اڑانا اور مرغ کا لڑانا فقط

تمت

خاتمۃ الطبع

حمد اس خداوند کو سزاوار ہی جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہی جس نے ایک لفظ کن سے کونین بنایا اپنی قدرت کا ایک نمونہ دکھایا زمین کو خاکساری دی مرتبہ بڑھایا کہ انسان اشرف المخلوقات کو اسپر بسایا آسمان کو سرنگون کرکے یہ سربلندی عطا کی کہ شمس وقمر نجم واختر سے زینت بخشی ودوست ودشمن کو روزی پہونچاتا ہی کفر وگناہ پر نظر نہین کرتا بے نیازی کو کام فرماتا ہی اگر رحم اسکا عام نہوتا گنہگارون کا کہین ٹھکانا نہ تھا اگر اس عالم مین کافرون سے کفر کی گرفت کرتا کہین پتہ نہ ملتا علاوہ اسکے مومنین گنہگارون کو بھی وعدۂ ادخال جنت ہو گیا عنایت ہی یہ سب انعامات اور عنایات اپنے حبیب صلعم کے طفیل سے اس امت کے حال پر مرعی رکھے کیسا محبوب خوش اسلوب جو رحمۃ للعالمین ہی شفیع المذنبین ہی راحت جان عاشقین ہی مراد دل مشتاقین ہی خاتم النبیین ہی سید المرسلین ہی سوا اسکے ۵ خدا سے کسے ایسی قربت ہوئی + کہ جبرئیل کو جس سے حیرت ہوئی الغرض یہ کتاب نایاب مومنین باتمکین کے دلونکا سیپارہ اسم بامسمیٰ صبح کا ستارہ معہ رسالہ فیض مقالہ الموسوم بہ رسالہ موضح الکبائر والبدعات والرسوم تصنیف عالم متبحر فاضل متفخر لیشت وپناہ تقوی وطہارت پابند احکام شریعت قاطع سلسلہ شرک وبدعت ہادی راہ طریقت صاحب عزوو قر وحید عصر جناب مولوی عباس علی صاحب بن ناصر علی جاجموی رحمۃ اللہ تعالے مطبع نامی منشی نولکشور صاحب سی۔ آئی۔ ای واقع کانپور مین بسرپرستی امیر عالی توقیر رئیس والاحشم خوشخصال خوشخو معلے القاب عالی جناب منشی پراگ نرائن صاحب رائے بہادر مالک مطبع دام اقبالہ باہتمام کامل منشی بھگوان دیال صاحب عاقل الحینٹ بتصحیح تمام وتنقیح مالا کلام بصد حسن وخوبی بہزاران خوش اسلوبی بماہ ستمبر سنہ ۱۹۱۰ع بار ہفتم طبع ہوا +.

نام کتاب

فہرنبوت۔ از نواب محمد مردان علیخان۔

ریاض الاربعین۔ معروف بہ نجات المین باترجمہ اردو مولفہ شیخ عبداللہ صاحب ولد محمد یوسف صاحب۔

ناصر الابرار۔ در مناقب اہلبیت اطہار از تصنیف مولوی حکیم محمد ناصر علی صاحب غیاث پوری کہ جسمین حالات آیات قرآنی جو خاص حضرات اہلبیت کی شان پاک مین نازل ہوئین مع دیگر سوانح مفصل مرقوم ہین۔

رموز القرآن۔ اوقات قرآن کا بیان

آثار محشر منظوم ذکر علامات قیامت۔

خدا کی رحمت۔ مصنفہ افضل الفقہا مولانا شاہ سلامت اللہ صاحب۔

قیامت نامہ و بہشت نامہ۔ از مولوی فیاض الحق۔

قیامت نامہ۔ مسمے بہ آئینہ نشور از مولوی شمس الدین احمد۔

تحفۂ درود۔ ملقب بہ خیر الکلام از مولوی منظور احمد۔

رسالہ کسب الانبیا۔ از مولوی ظہور الحق

مجموعۂ توشۂ عقبےٰ۔ در وظائف اسماء الٰہی و اسمائے رسالت پناہی مذہب امامیہ۔

نام کتاب

مجموعۂ نود و نہ نام باریتعالیٰ۔ شامل چھہ رسالہ (۱) دعاے مغنی (۲) قصیدہ بردہ (۳) قصیدۂ بانت سعاد (۴) قصیدۂ غوثیہ (۵) دعاے سریانی (۶) قصیدۂ حضرت یونس علیہ السلام۔

انوار محمدی۔ مع نقشۂ شجرۂ فرق قدریہ وجبریہ وغیرہ از مولوی محمد امیر اکبرآبادی۔

شرح چہل حدیث۔ از مولوی امیر علی۔

فالنامۂ یوسفی۔ مولفہ منشی محمد یوسف

مولد حسنین۔ ولادت سبطین مولفہ محمد یوسف علی شاہ چشتی۔

خمسۂ اقبالیہ۔ مع شجرۂ مولفہ سید اقبال علی خان مطبوعہ غیر درباب حالات پنجتن پاک کے۔

ہدیۂ اقبالیہ۔ مولفہ سید اقبال علیخان مطبوعہ غیر مشتمل انتخاب احادیث دینیہ۔

میلاد شریف۔ موسوم بہ مدح پیغمبر از مرزا علی خان متخلص بہ بہار۔

مجموعۂ وفات نامہ۔ شامل پانچ رسالہ (۱) وفات نامہ (۲) قصیدۂ نعتیہ۔ (۳) قصۂ حضرت بلال (۴) قصۂ حضرت دائی حلیمہ (۵) حلیہ شریف معروف

نام کتاب

به نبوت نامه۔

مولد شریف شہید۔ واضح قلم مصنفہ مولوی غلام امام شہید آلہ آبادی کاغذ سفید وحنائی۔

ایضاً متوسط قلم حسب مراتب بالا کاغذ سفید وحنائی۔

تاریخ احمدی۔ انتخاب حدیث صحیح بخاری وصحیح مسلم وحاکم مستدرک شرح السنۃ بیہقی بحر العلوم امام بحر الدین عمر سے شرح دقائق الاخبار مولد ابن جوزی محدث انیس الجلیل جمل شعۃ اللمعات مظاہر حق مصباح النبوۃ مدارج النبوۃ معارج النبوۃ روضۃ الاحباب ریاض الازہار وغیرہ سے محمد سراج الیقین نے بعمدگی تمام کیا ہے کاغذ سفید۔

مولد شریف عزیزیہ۔ از حافظ عبد العزیز

مولد شریف جدید۔ از مولوی احمد خان صوفی۔

زیور ایمان مولد شریف۔ عورات و مستورات کی زبان مین از مولوی محمد انوار علی

مجموعہ اوراد مستندہ۔ عربی و اردو شامل

مولد رسالہ مرتبہ مولوی محمد عبد العزیز خان۔

سفرنامہ حجاز۔ از حاجی مرزا عرفان علی بیگ

نام کتاب

صاحب ڈپٹی کلکٹر گونڈہ حال بستی۔

حدائق الحنفیہ۔ مصنفہ جناب مولوی حافظ فقیر محمد صاحب جہلمی بعد جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے تیرھوین صدی تک کے زمانہ مین جسقدر فقہا اور علما گذرے ہین نام بنام سب کے حالات مشعر مولد اور مسکن اور مختصر سوانح عمری اور کیفیت تلمذ و وقایع ہدایت وغیرہ وغیرہ بہ تفصیل مرقوم ہین۔

مظہر المیلاد مولد شریف منظوم از شیخ وزیر علی تخلص عاقل

شمس الضحٰی فی میلاد المصطفٰے۔ مولد شریف از مولوی حبیب اللہ۔

نسب نامہ رسول مقبول۔ حالت بعثت سے وفات مبارک تک کاغذ سفید وحنائی۔

نور نامہ شمائل نامہ۔ نور محمدی اور شمائل کا ذکر از مولوی عبد اللہ۔

رسالہ زبدۃ الاذکار۔ از مولوی سید غلام حیدر صاحب گوپاموی در بیان مولد شریف سید ابرار۔

عادت الانسان فی آخرۃ الایمان

مصنفہ حاجی محمد اراب اللہ صاحب۔

۷ ۱۹۶۲ ع - ص

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

۲۹۷ د ۲

ع - ص

مولوی عباس علی صاحب

صبح کا ستارہ

۱۶ ارتیر ۱۳۰۵ خوارج علمی ۱/۵۵ خوارج علمی

[illegible]